بعونِ صناعِ مکین و مکان بفضلِ خلاقِ زمین و زمان

۴۸

اُردو کا کلاسیکی ادب

کُلّیاتِ مومن

جلد دوم

از

محمد مومن خاں مومن

ناشر

مجلسِ ترقیِ ادب ۲- نرسنگھ داس گارڈن کلب روڈ لاہور

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

فہرست

کلیات مومن جلد دوم

عنوان	صفحہ
قصائد	
۱- الحمد لواهب العطایا	۳ - ۱۰
۲- چمن میں نغمۂ بلبل ہے یوں طرب مانوس	۱۱ - ۲۱
۳- کوئی اس دور میں جیے کیوں کر	۲۲ - ۳۳
۴- جو اس کی زلف کو دوں اپنے عقدۂ مشکل	۳۴ - ۴۱
۵- ہے یہی حسرت دیدار تو مرنا دشوار	۴۲ - ۵۳
۶- کٹتی ہے میری تیغ زباں سے زبان تیغ	۵۴ - ۶۰
۷- چاہنا خلق کو صہبا و صنم سے محروم	۶۱ - ۶۸
۸- یاد ایام عشرت فانی	۶۹ - ۸۲
۹- صبح ہوئی تو کیا ہوا ہے وہی تیرہ اختری	۸۳ - ۹۴
معمیات	۹۵ - ۹۶
۱- معما بہ اسم مومن : کیفیت وصال بس اب کچھ نہیں رہی	۹۵
۲- معما بہ اسم مومن : ازل سے جی ہی لگا سینہ میر حاصل ہے	۹۵

Marfat.com

۳۔ معما به اسم غلام علی خاں :

قید بے حد ہے خانہ بے در ہے ۹۵

۴۔ معما به اسم میر محبوب علی :

مرجا رقیب رشک سے گو ہے وصال یار ۹۵

۵۔ معما به اسم مہتاب رائے :

بنے کیوں کر کہ ہے سب کار الٹا ۹۶

۶۔ معما به اسم نواب مصطفیٰ خاں بہادر :

نوا بلبل کی بے بس کر رہی ہے ۹۶

مقطعات ۹۷

۱۔ قطعہ :

جب کہا میں نے کہ تم بے داد گر نا آشنا ۹۷

۲۔ قطعہ:

صاحبو میرا حال مت پوچھو ۹۷

۳۔ قطعہ:

وہ نوجوان عابد و زاہد کہ سب جسے ۹۸ - ۹۹

۴۔ قطعہ:

عم بزرگوار کہ ہیں عیسئی زماں ۱۰۰ - ۱۰۲

۵۔ قطعہ :

موا جاتا ہوں اب جی میں ہے اس بے درد کو لکھوں ۱۰۳ - ۱۰۵

۶۔ قطعہ تاریخ وفات جدۂ مومن :

جب کہ اس غم سرا سے کی رحلت ۱۰۶

۷۔ قطعہ تاریخ وفات شاہ عبدالعزیز دھلوی :

انتخاب نسخۂ دیں مولوی عبدالعزیز ۱۰۶ - ۱۰۷

Marfat.com

۸- قطعہ بیعت جہاد بہ دست سید احمد شہید :
جو سید احمد امام زماں و اہل زماں ۱۰۷
۹- قطعہ بیعت جہاد بہ دست سید احمد شہید :
گلاب ناب سے دھوتا ہوں مغز اندیشہ ۱۰۸-۱۰۹
۱۰- قطعہ تاریخ وفات مولوی محمد عمر :
محمد عمر کا ہوا انتقال ۱۰۹
۱۱- قطعہ تاریخ کدخدائی میرن :
مرے یار میرن کو اس سال میں ۱۰۹
۱۲- قطعہ تاریخ کدخدائی یعقوب بیگ :
ہوا کدخدا آج یعقوب بیگ ۱۱۰
۱۳- قطعہ تاریخ وفات حکیم غلام نبی خاں :
جہان نکوئی نکوے جہاں ۱۱۰-۱۱۱
۱۴- قطعہ تاریخ نکاح عباس علی خاں بے تاب :
کہاں تک تغافل بس اے بے خبر ۱۱۲-۱۱۴
۱۵- قطعہ تاریخ تذکرہ ''گلشن بے خار'' :
کیا تذکرہ شیفتہ نے لکھا ۱۱۴-۱۱۶
۱۶- قطعہ تاریخ جلوس محمد سعید خاں والئی رام پور :
رام پور اک زماں ممتد سے ۱۱۶-۱۱۷
۱۷- قطعہ تاریخ سبیل تفضل حسین :
جہاں میں پئے چارۂ تشنگی ۱۱۷
۱۸- قطعہ تاریخ وفات خلیفہ نور محمد :
خلیفہ نور محمد وہ شمع بزم حضور ۱۱۷-۱۱۸
۱۹- قطعہ تاریخ عطائے خلعت بہ نواب حامد علی خاں :
اے وزیر بلند پایہ تجھے ۱۱۸-۱۱۹

Marfat.com

۲۰- قطعہ تاریخ عطائے فیل بہ نواب حامد علی خاں
نواب کو بادشاہ نے بخشا ۱۱۹
۲۱- قطعہ تاریخ صحت نواب اصغر علی خاں اصغر :
گیا رنج نواب اصغر علی خاں ۱۱۰
۲۲- قطعہ تاریخ ولادت دختر مومن :
دخت روشن رواں ہوئی پیدا ۱۲۰
۲۳- قطعہ تاریخ ہجو کوتوال دہلی :
شحنۂ دہلی خلق آزار ۱۲۰-۱۲۱
۲۴- قطعہ تاریخ تذکرۂ ''گلشن بے خار'' :
اس تذکرے کا جو ترجمہ ہے بہایا ۱۲۱
۲۵- قطعہ تاریخ کدخدائی میرنواب پسر میرتفضل حسین :
وہ تفضل حسین یار قدیم ۱۲۲
۲۶- قطعہ تاریخ وفات میاں کالے صاحب :
ہوئی جس دم وفات حضرت کی ۱۲۲

مثنویات ۱۲۵

۱- مثنوی اول ''شکایت ستم'' :
ساقیا دے چک آب آتش رنگ ۱۲۵-۱۷۷
۲- مثنوی دوم ''قصۂ غم'' :
کج دار و مریز کب تلک یوں ۱۷۸-۲۲۴
۳- مثنوی سوم ''قول غمیں'' :
ساقیا زہر پلادے مجھ کو ۲۲۵-۲۷۵
۴- مثنوی چہارم ''تف آتشیں'' :
کھولیو ساقی منہ کو سبو کے ۲۷۶-۳۰۷

Marfat.com

۵- مثنوی پنجم ''حنین مغموم'' :
ساقیا اب ناز بے جا کس لیے ۳۵۵ - ۳۰۸
۶- مثنوی ششم ''آہ و زاریٔ مظلوم'' :
الٰہی نالۂ اخگر فشاں دے ۴۰۴ - ۳۵۶
۷- اشعار مثنوی ناتمام :
کہاں ہے تو اے ساقیٔ تیز ہوش ۴۱۵ - ۴۰۵
۸- مثنوی ناتمام دیگر :
پلا ساقیا جام کوثر مجھے ۴۳۲ - ۴۱۶
۹- مثنوی بہ مضمون جہاد :
پلا مجھ کو ساقی شراب طہور ۴۳۶ - ۴۳۳
۱۰- مثنوی نامۂ مومن بہ جانب بوبۂ دل نواز :
اے چارہ گر مریض بے تاب ۴۴۰ - ۴۳۷
۱۱- مثنوی نامۂ مومن بہ سمت معشوقۂ طنّاز :
اے گلِ گل ستانِ رعنائی ۴۴۳ - ۴۴۱

Marfat.com

Marfat.com

(۱)

”گہر ریزیٔ خامہ بہ ستایش یگانہ ایست
کہ در یک دانہ بہ آب رساندۂ
اوست و گوہر شب چراغ
بہ تاب آوردۂ او۔“

الحمد لواہب العطایا
اس شور نے کیا مزہ چکھایا

والشکر لصانع البریہ
جس نے ہمیں آدمی بنایا

احسان ہیں اس کے کیا گراں بار
سر سبع شداد کا جھکایا

کیا پایۂ منت سلیماں
اک بات میں تخت پر بٹھایا

کیوں شکر کریں نہ آل داؤد
افسونِ شہنشہی سکھایا

وہ تیر آسماں لطافت
جاں سوز مناظر و مرایا

اب بھی نظر اس مجاز میں ہے
کیوں مہر نگہ میں سمایا

Marfat.com

نظم

نے عقل بسیط اس کا پر تو
نے نور مجرد اس کا سایا

سبحانک یا الٰہ عالم
عالم ترا عجز نے دکھایا

ہر جائے ہے تیرا جلوہ لیکن
دیکھا تو کہیں نظر نہ آیا

یاں عقل ہے گم کہ بس تجھی کو
پایا ہر شے میں پر نہ پایا

اللہ رے تیری بے نیازی
یعقوب کو مدتوں رلایا

یوسف سے عزیز کو کئی سال
زندانِ عزیز میں پھنسایا

یاں شعلے کو سرکشی کی کیا تاب
ابلیس کو خاک میں ملایا

تجھ کو ہی سزا ہے کبریائی
کرسی کا نہ عرش کا یہ پایا

مومن کو بقا ہے بعد دیدار
کیا مژدۂ جاں فزا سنایا

گو وصف ہے ''یومنون بالغیب''
پر بندہ تو اس سے باز آیا

یاں تاب کسے کہ خاک و خوں میں
بے تابیِ شوق نے لٹایا

اللہ دکھا دے اپنا دیدار
آ دشمن جھانک استغنایا

Marfat.com

عظمت نے سجود کی ، فلک کو
گرد کرۂ زمیں پھرایا

وہ خاتم مرسلیں محمد
جس نے ہمیں شرک سے بچایا

جب بندہ ہے تیرا تو رہا کون
پھر لائق بندگی خدایا

تو واحد بے نظیر و ہمتا
تو حاکم و خالق برایا

تجھ کو بھی نہ کہہ سکے ترا مثل
یاں تک نقش دوئی مٹایا

یعنی وہ فنا ازل سے ہے اور
اس ذات کو کب زوال آیا

آوے تری حمد کا توہم
یہ حوصلہ میں کہاں سے لایا

کام آئی نہ شوخی خموشی
دل کی تپشوں نے جب ستایا

ہوں بندۂ شور عجز ادراک
ناکام کو کام سے لگایا

کیا جانیے ایسے بے زباں نے
کس طرح یہ شور و غل مچایا

معلوم خرد کی نکتہ یابی
یاں علم نے عقل کو گنوایا

"لا علم لنا" کے بعد میں جانا
سب کچھ مجھے عجز نے بھلایا

Marfat.com

تھا دھیان میں عذر ''لایحیطون''
جب سینے میں دم ذرا سمایا

کیا صعب گزار ہے رہ حمد
جبریل کا پاؤں لڑکھڑایا

چکر میں ہے عقل عرش اعظم
اس نے بھی مگر تجھے نہ پایا

مرغان دراز اجنحہ کو
اس اوج نے خاک پر گرایا

ہے جزو ضعیف، جوہر عقل
عرفاں کے جو غور نے کھٹایا

میں روح قدس کا ہم زباں ہوں
یہ مرتبہ عجز نے بڑھایا

مومن ہے زمان[1] عرض احوال
میں نے تجھے بے خرد جتایا

رو رو کے دعا کر اک ذرا دیکھ
کیا ابر کرم ہے سر پہ چھایا

اللہ غم بتاں میں یک چند
بے فائدہ جان کو کھپایا

یہ عشق وہ بد بلا ہے جس نے
ہاروت کو چاہ میں پھنسایا

سمجھا نہ کہ ہے رہ خطرناک
دین و دل و عقل کو لٹایا

۱۔ ''زمان'' نسخۂ اول (صفحہ ۹) میں لیکن نسخۂ طبع دوم (صفحہ ۷) طبع ششم (صفحہ ۹) نسخہ مطبع جوہر ہند دہلی (صفحہ ۳) میں ''زبان'' ہے (مرتب)۔

Marfat.com

حاصل نہ ہوا سوا ندامت
کس تخم کو خاک میں ملایا

کی گریہ نے کتنی آبیاری
دریا مری چشم سے بہایا

گرداب مرے ڈبونے کو تھا
جو قطرہ کہ خاک پر گرایا

ہر حلقۂ دام آرزو نے
طوق لعنت مجھے پنہایا

دل گرمی شوق شعلہ رو نے
کیا کیا مجھے خاک پر لٹایا

کہ ساقی سرخ لب کے غم نے
خون ناب دل و جگر پلایا

ہم بزمی سادہ وش نے کھوے
جوں بادر سحر تنک جگایا

بتخانے کو رشک کعبہ سمجھے
گر شوق نے گرد خانہ پھرایا

تھا شور ''فداک'' ، جائے ''لبیک''
اس دشمن دیں نے گر بلایا

کرتے رہے شکر بخت بیدار
ساتھ اپنے صنم نے گر سلایا

۱- ''مجموعۂ قصائد مومن'' مرتبہ [illegible]
پریس لکھنؤ ۱۹۲۵ء (صفحہ ۲) میں ''[illegible]'' [illegible]
نول کشور پریس کے مطبوعہ نسخوں میں ''[illegible]'' [illegible]

Marfat.com

بوسہ جو دیا ذقن کا گویا
سیب خلد بریں کھلایا

یہ بے خبری کہ یاد جس کی
تھی واجب و فرض اسے بھلایا

روٹھا کوئی نازنیں صنم گر
سوگند دروغ کھا منایا[1]

کتنی ہی قضا ہوئیں نمازیں
پر سر کو نہ پاؤں سے اٹھایا

گل پیرہنوں کی آرزو نے
اکثر خز و پرنیاں پنھایا

آیا نہ کبھی خیال حج کا
تلوا سو بار گر کھجایا

نیت ہی تھی توڑنے کی گویا
گر اس نے نماز میں ہنسایا

افسوس شکست صوم یک سو
یہ شکر کہ اس نے ساتھ کھایا

واعظ کی کبھی کوئی نہ مانی
کتنا ہی عذاب سے ڈرایا

ہر چند کہ قول ناصحوں کا
کچھ تلخ نہ تھا، ولے نہ بھایا

توڑا نہ وفا کے سلسلے کو
توبہ ہی پہ زور آزمایا

۱۔ ''منایا'' طبع اول نول کشور (صفحہ ۱۰)۔ دوسرے نسخوں میں ''بٹھایا'' ہے۔ (مرتب)

Marfat.com

اللہ مرے گناہ بے حد
وہ ہیں کہ شمار کو تھکایا

ہے عام خطاب ''یا عبادی''
اس نے تو کچھ آسرا بندھایا

عالم میں نہ ہوئے گا وگرنہ
مجھ سا کوئی ''منکر السجایا''

کیوں کر نہ ہو تیری آس تو نے
افلاک کو بے ستوں تھمایا

اس دام سے مجھ کو تو چھڑا دے
داؤد نے جس میں دل پھنسایا

دل زلف سے ہو رہا تو جانوں
''زندان رنگ'' سے [illegible]

وہ عشق دے جس کا نام اسلام
وہ شیوہ نبی نے جو بتایا

وہ نعرہ ''علمہ بحالی''
جس نے کہ اس آگ کو بجھایا

[illegible] آب زنی ڈرے نہیں تو
سر نار جحیم نے اٹھایا

نسخۂ اول طبع [illegible] لاہور ۱۹۲۳ء (صفحہ ۱۱) ''[illegible]''
''[illegible]'' نسخۂ [illegible] لاہور [illegible] ۱۹۳۰ء
''[illegible]'' [illegible] ''علمہ بحالی''
(''علمہ بحالی حسبی عن سؤالی'' [illegible] علم ہے'' ۔
حضرت ابراہیم نے حضرت جبرائیل سے پرسش حال کے وقت کہا تھا ۔)

Marfat.com

مجھ کو بھی بچا لے جیسے تو نے
یوسف کو گناہ سے بچایا

وہ رفعت حال دے کہ جس نے
منصور کو دار پر چڑھایا

اس کا مرے دل پہ ایک پرتو
جس شعلے نے طور کو جلایا

"مومن" کہے کس سے حال آخر
ہے کون ترے سوا خدایا

———

Marfat.com

(۲)

زمزمہ سنجیٔ طبع بہ مضمونِ بادخوانیِ نسیم گلشنِ نبوت و شمالِ چمنِ رسالت

چمن میں نغمۂ بلبل ہے یوں طرب مانوس
کہ جیسے صبح شب ہجر، نالہائے خروس

ہے اس طرح فرح انگیز کوکوے قمری
کہ جیسے فوج مظفر میں شور و غلغل کوس

نوائے طوطی شکر فشاں کی لذت سے
سماع و رقص میں، اہل مذاق جوں طاؤس

غبار صحن چمن کیمیائے عیش و نشاط
بہار لالہ و گل سیمیائے عرض شموس

صفا سے وہ در و دیوار باغ کا عالم
کہ آشیانے میں دشوار طائروں کو جلوس

زہے فریب صفا خاک بیز دے گل چیں
پڑے جو وسعت گل زار میں گلوں کے عکوس

ہجوم سبزہ نے کی بس کہ رنگ آمیزی
زمیں پہ چادر مہتاب بن گئی ہے سدوس[1]

ہوئی ہے سقف فلک مانع قدافزائی
وگرنہ بید کہاں اور ترقی معکوس

۱- سبز مصری چادر۔

Marfat.com

ہو کیوں کہ ایسی رطوبت پہ سنگ راہ نسیم
بنا ہے شبنم گل ، آب گینۂ فانوس
خزانہ خاک میں ہر تنگ دل ملاتا ہے
زبس کہ لفظ خزاں جانتے ہیں سب منحوس
نوید مالک گلزار کو کہ زر کی جگہ
ہر ایک کاسۂ گل میں ہے گنج دقیانوس
یہ آب و رنگ کہاں لعل اور زمرد کا
مگر دیا ہے گل و سبزہ نے انھیں ملبوس
چمن کی خاک سے گل گونہ اب بناتے ہیں
شگفتہ تا دم رخصت بھی ہو عذار عروس
خمیدہ شاخ سے یوں رنگ گل چمکتا ہے
کہ جس طرح سے بھڑک اٹھے مشعل منکوس
پڑھے ہے مرغ گلستاں وہ مطلع رنگیں
کہ سن کے بس جسے رہ جائے "سن" ہی بلبل طوس

مطلع ثانی

زبان لال کہاں اور مدیح تاج خروس
گرا ہے خاک پہ کیا لعل افسر کاؤس
ہزار داغ ہو پروائے آفتاب کسے
پرستش گل خورشید میں ہے گرم مجوس
شگفتہ تر ہے چمن ، روضہ ہائے جنت سے
ہنسی کی جا نہیں گر صومعہ نشیں ہے عبوس
خلل پذیر رطوبت ہوا دماغ بہار
عجب کہ سبزۂ خوابیدہ کو نہ ہو کابوس

Marfat.com

ہے دشت ، بزم طرب ، کثرت نتائج سے
نہ کیوں ہو شکل جاری کو ناز شکل عروس

ہوائے سیر چمن زار کی وہ مستی ہے
کہ خلق کو ہوئی مشکل حفاظت ناموس

عجب نہیں ہے گل رنگ کی ہوس سے اگر
خود آ کے شیشۂ خالی میں ہو پری محبوس

مزاج دہر میں یہ اعتدال آیا ہے
کہ جس نبات کو دیکھو وہ صالح الکیموس

عجب نہیں کہ بسان مگس عسل اگلے
گر ان دنوں ہو کوئی مبتلائے ایلاؤس

نمو کی معجزہ صلی[1] علیہ پنیر گندم
ہوائے جنبش غربال سے بنے سبوس

رطوبت ایسی نظر آئی داغ لالہ میں
کہ چاک چاک حسد سے ہوا دل افیوس

قبائے گل کو در اطلس سے دیجیے تشبیہ
سیاہ پوش "جعل" ہو درون ماتم "سوس"

قوائے نامیہ کو ناگوار ہے اتنا
کہ ہضم رابعہ محتاج ہو سوئے کیلوس

ہوا ہے اب لب یہ سرمایۂ لطافت آب
کہ پشت ماہی پہ ال غائے اشرفی ہیں فلوس

کہیں جہان میں کدی نظر نہیں آتی
کہ صرف رنگرزاں ہو گئی خزانے "ایوس"

۱- "صلی علیہ" [illegible]
لکھنؤ (صفحہ ۱۲) اور نسخۂ طبع اول [illegible] (صفحہ [illegible])
نسخۂ طبع ششم (صفحہ ۱۲) میں "صل علی اللہ" ہے - (مرتب)

Marfat.com

سرایت نم آب وضو سے دور نہیں
جو سبزہ زار بنے ریش زاہد سالوس

بعید کچھ نہیں شادابی زمیں سے اگر
زیادہ تر کرے سیلان خوں گل شاموس[1]

گر اس بہار کی یعقوب کو ہوا لگ جائے
شمیم جامۂ یوسف کبھی نہ ہو محسوس

ہوا سے بس کہ گل شمع بھی ہے عطر آگیں
عدیل طبلۂ عطار بن گئی فانوس

یہ گل کھلاتی ہیں آب وہوا کی تاثیریں
کہ ہے پیاز کو لاف منافع ببوس

ہوائے جنبش اوراق سے ہیں عطر فروش
لغات ورد کہ ہیں ثبت صفحۂ قاموس

فسوں گری دم مشاطۂ نسیم کی دیکھ
کہ مشک نافہ ہوئے غنچہ ہائے زلف عروس

صفات آئے جو آئینۂ ہوا میں نظر
لگا[2] خواص و عوارض کو اعتبار نفوس

صدا نکلتی ہے مل کر ہوا سے کیا ہو فرق
کہ بانگ خندۂ گل ہے کہ نالۂ ناقوس

---

۱ ''شاموس'' نسخہ مجموعۂ ''قصائد مومن'' مطبوعہ الناظر پریس (صفحہ ۱۳) - نول کشور پریس کے نسخوں میں ''خاموس'' ہے - (مرتب)

۲- نسخہ طبع اول و دوم نول کشور (صفحہ ۱۳ ، حاشیہ صفحہ ۹) ''اڑا'' نسخہ مطبوعہ مطبع جوہر ہند دہلی (صفحہ ۵) میں بھی یہی ہے - طبع ششم نول کشور (صفحہ ۱۳) میں ''ہوا'' ہے اور ''قصائد مومن'' مطبوعہ الناظر پریس (صفحہ ۱۳) میں ''لگا'' ہے - (مرتب)

Marfat.com

عجب ہوا ہے کہ فیض' ہوا سے ہوتا ہے
شکم میں ''خمتہ'' کے نشوونمائے اصل السّوس

غریق آب خجالت ہوا کے فیض سے ہوں
کہ گل ہوا ہے مرا غنچۂ دل مایوس

ہوا ہے کون سی ایسی مگر ''مدینے'' کی
دم مسیح کو ہے جس کی حسرت پابوس

شرف مدینے کو جس سے ہے ہو نہ ہو وہ ہو'
جسے بتاتے ہیں محبوب حضرت قدوس

جو خواب میں بھی کبھی دیکھتی جمال اس کا
تو دیتی دل کوئی" یوسف کو دختر طیموس

جو شمع بزم کہوں اس کے روئے تاباں کو
کتان و ماہ بنے نور شعلہ و فانوس

وہ کون؟ احمد مرسل، شفیع ہر دوسرا
جو خلق کا سبب اور باعث معاد نفوس

جہاں مطاع، شہنشاہ آفتاب نشاں
فلک سریر و قمرطلعت و ملک ناموس

سیاہ چشموں کو مشکل نگاہ دزدیدہ
یہ اس کے حفظ سے ہے ملک معدلت محروس

۱- طبع اول نول کشور (صفحہ ۱۳) ''نفس'' ہے اور بقیہ نسخوں میں ''ہوا'' ہے - (مرتب)

۲- ''ہے'' نسخہ ''قصائد مومن'' مطبوعہ [illegible] پریس (صفحہ [illegible]) بقیہ نول کشور پریس کے نسخوں میں ''ہو'' ہے - (مرتب)

۳- نسخہ اول نول کشور (صفحہ [illegible]) میں [illegible] لکھا واضح نہیں - طبع [illegible] (صفحہ [illegible]) [illegible] نول کشور طبع دوم (حاشیہ صفحہ ۹) اور نسخہ [illegible] (حاشیہ صفحہ ۵) میں ''کوئی'' ہے جو بے معنی [illegible] ہے - (مرتب)

Marfat.com

نگاہ بانیٔ عصمت سے وہ رواج حیا
کہ چار چشم نہ ہوں نرگس اور ادافیوس[1]
سنے ہے دور عدالت میں اس کے شیرغریں[2]
شباں[3] کی ضربت بے جا سے نالش جاموس
کرم میں دوں اسے نیساں سے کس طرح تشبیہ
کروں میں جان کے کیوں کر ترقیٔ معکوس
کہ جس کی بخشش یک روزہ کو وفا نہ کریں
ہزار سالہ گہر ہائے قلزم و قاموس[4]
یہ جی میں ہے کہ پڑھوں اور ایک وہ مطلع
جو ہو ہر اک متنفس کی طبع سے مانوس

۱۔ نسخۂ اول نول کشور (صفحہ ۱۳) ''نرگس و اذانیوس'' طبع دوم (صفحہ ۱۰) ''نرگس و اذقیوس'' میں طبع جوہر ہند [illegible] میں ہے۔ طبع ششم نول کشور (صفحہ [illegible]) ''نرگس [illegible]'' اور نسخہ [illegible] ''قصاید مومن'' مطبوعہ الناظر پریس (صفحہ ۱۶) میں ''اذفیوس'' [illegible] گل) ہے۔ (مرتب)

۲۔ نسخہ ''قصاید مومن'' (صفحہ ۱۶) اور طبع ششم نول کشور (صفحہ ۱۳) میں ''شیر غریں'' اور طبع اول و دوم (صفحہ ۱۳، ۱۰) میں ''شیر غرل'' اور نسخہ ''دیوان مومن'' مطبوعہ مطبع جوہر ہند (حاشیہ صفحہ ۵) میں ''شیر غزل'' ہے۔ ''غرل'' بہ معنی [illegible] و مردم و نرم اندام و سست خلقت، (دیکھیے ''نفس اللغات'' جلد [illegible] صفحہ ۹۳) (مرتب)۔

۳۔ ''سناں کی ضرب بے جا'' نسخہ مطبع جوہر ہند (حاشیہ صفحہ ۵) میں ہے جو غلط ہے۔ (مرتب)

۴۔ ''قاموس'' نسخہ ''قصاید مومن'' مطبوعہ الناظر پریس (صفحہ ۱۶) میں ''قابوس'' نول کشوری نسخوں میں۔ (مرتب)

Marfat.com

مطلع ثالث

ترے ہے فیض سے ہر قطرہ آبیار عجوس
ترے ہے نور سے ہر ذرہ جلوہ زار شموس

ہمیشہ عفو ترا طالب گنہ گاران
مدام رحم ترا دردمند کا جاسوس

ترے حسود کی نسبت سے جل رہی ہے نہ کیوں
ہجوم شعلہ سے دوزخ ملے کف افسوس

تری غلامی کی دولت سے خاک پائے بلال[1]
سفیدۂ رخ فغفور چین و خسرو روس

خمیدہ کس لیے ہے آسماں بے تجھے بھلا
نہ تھا ازل سے جو مد نظر ترا پابوس

ہما بھی ڈالتی ہے ماہی دفینہ ہائے زمیں
یہ زہ لی ترے سکے سے قدر تا بہ فلوس

ہے احتساب ترا مانع لباس حریر
نہ پھینک دیوے کہیں چرخ اطلس ملبوس

ترا وہ خوف کہ رنگ جانے نہ دور اندر
نہ نکلے معبد ترسا میں نالۂ ناقوس

یہ مے کو تری جہاں سوز نے جلایا ہے
کہ مغ نہ کر سکے فرق صراحی و فانوس

۱۔ نسخۂ اول و دوم مطبوعہ نول کشور پریس اور مطبوعہ مطبع جوہر ہند دہلی میں ''بلال'' ہے، مگر نسخہ ... اول نولکشور پریس (صفحہ ۱۴) میں ''ہلال'' ہے جو غلط ہے۔ (مرتب)

Marfat.com

زبس شراب کو بھی آفتاب کہتے ہیں
نہ آسماں کے واژوں رہے مدام کیوس

فریب وعدہ پہ چھوڑی بتوں نے جھوٹ قسم
سنا زبس کہ زباں سے تری وعید غموس

دم مصاف ترے دشمنوں سے لشکر میں
صدائے نوحہ و شیون ہے شور و غلغل کوس

دو نیم ہوں تری شمشیر کے تصور سے
بہ سان ساغر خورشید کسہ ہائے رؤس

ملا دے گو زمیں گو چرخ سے نیزہ
بٹھا دے خاک پہ شیر سپہر کو دبّوس

قطعہ

اگر کہے مددے یا محمد عربی!
صفیر مرگ ہو رستم کو نعرۂ الکوس[۱]

مخالفوں کو ترے دو جہاں جہنم ہے
کہ تاب مہر سے جلتے رہے ہیں یاں بھی مجوس

براق اسپ ترا ابروے فرشتہ رکاب
کہاں ہو چشم بشر ایسے پاؤں سے ممسوس

نہ جس کے دھیان میں مضمون قاب قوسین آئے
وہ دیکھ لے ترے زہن و کماں کا قربوس

۱- ''الکوس'' نسخہ مجموعہ قصائد مومن مرتبہ ضیاء احمد بدایونی مطبوعہ الناظر پریس (صفحہ ۱۸) - ''لاکوس'' نسخہ طبع اول و دوم و ششم مطبوعہ نول کشور (صفحہ ۱۴، ۱۰، ۱۴) میں - (مرتب)

Marfat.com

ترے عدو کی خرابی کا کچھ علاج نہیں
نہ ہو قبول دعا سے بھی رفعت بسّوس[1]

ترے خیال سے اصحاب کہف کو ہے یہ چین
وگرنہ خواب کہاں اور زمان دقیانوس

ظہور میں ہوئی تقدیم انبیاء کہ نہ تھا
ترے وسادۂ دولت پہ احتمال جلوس

شہا ستم ہے کہ تیرے مدیح خواں پہ کرے
ہزار گونہ ستم روزگار نامانوس

کچھ انتہا بھی کواکب کے دور بے جا کی
ہمیشہ ہے مرے طالع میں اجتماع نحوس

جو اپنی حسرت و ارمان میں بیان کروں
نہ تاب لائے دل سخت زاہد سالوس

جفا کو آئے مری دل شکستگی پر رحم
بلا کرے مرے احوال زار پر افسوس

ملے ہیں خاک میں کیا کیا مرے فنون و علوم[2]
خدا کسی کو نہ دے ایسے طالع منحوس

حکیم وہ ہوں کہ جاتے رہیں حواس اگر
ترے معارضہ میں دفتر عقول و نفوس

طبیب وہ ہوں نہ ہو سوز سینہ بلبل
نظارۂ رخ گلرنگ سے تجلی محسوس

۱- "بسّوس" نسخہ "العصائد" [illegible] ١٩ [illegible]
طبع اول و دوم و نسخہ نول کشور [illegible] (مرتب)

۲- نسخہ نول کشور طبع ١٨٧٦ [illegible] ١٠ [illegible] ١٨٨٠ [illegible]
"فنون معلوم" ہے اور طبع اول [illegible] ١٩٢٠ [illegible]
"فنون و علوم" ہے۔ (مرتب)

Marfat.com

جو ہوں معالج سبطوں تو قابض ارواح
کرے دعاے رواج طریق جالینوس
ورم ہو چارہ گر قبض تا بہ دست لئیم
کیا ہو میں نے جو تجویز وزن مغز فلوس
کروں جو گردش انجم کی میں رصد بندی
فدا ہو وجد میں آ کر روان بطلیموس
گواہ عصمت مریم ہو کثرت اولاد
عقیمہ مجھ سے سنے گر بیان شکل عروس
طلسم ماہ لکھوں گر بے زباں بستن
بنائے مہر دھن چرخ نکتۂ جاسوس
یقیں کہ زہرہ و خورشید میں مقابلہ ہو
پڑھوں جو میں بے دوری دعاے بدریطوس
جو میری نثر کے دیکھے لآلیٔ منثور
اٹھا لے مسند حشمت حجاب سے کاؤس
بہ فرض گر کرۂ خاک کو کہوں دائر
شکستہ[1] اسپ گلی ہووے پیش تاز[2] فروس
فنون نظم میں میں نے نکالی ایسی راہ
طریقۂ شعراے سلف ہوا مطموس
سرے کلام ثریا نظام کا منکر
وہ تیرہ روز جو برجیس کو کہے منحوس

۱- نول کشور کے چاروں نسخوں (طبع ۱۸۶۸ء طبع ۱۸۷۶ء - (صفحہ ۱۱) طبع ۱۸۸۰ - طبع ۱۹۳۰ء (صفحہ ۱۵) میں ''شکست'' ہے البتہ طبع ۱۹۳۰ء (حاشیہ میں نوٹ شکستہ) اور ''قصائد مومن'' میں ''شکستہ'' بھی ہے - (مرتب)

۲- ''پیش تاز'' نسخہ مطبوعہ مطبع نول کشور ۱۲۸۴ھ ۱۹۳۰ء (صفحہ ۱۵) میں - بقیہ نسخوں میں ''پیشتاز'' ہے - (مرتب)

Marfat.com

جو دیکھیں میری طبیعت کی گوہر افشانی
شریک درد ہوں محمود و نکتہ پرور طوس

دیے ہیں میرے حسد نے زبس ہزاروں داغ
رہا ہے بالدیدہ گر عندلیب کو طاؤس

تلاش دیکھ کے رنگینیٔ سخن کا مرے
حریر لالہ و گل شرم سے ہوا مدروس

خدا کے واسطے گرم دعا ہو بس ''مومن''
کہ منتظر ہے ازل سے اجابت قدوس

ہے جب تلک گل و بر قسمت نہال و شجر
ہے جب تلک دل لالہ میں داغ حسرت و بوس[1]

مدام پھولے پھلے دوستوں کا نخل مراد
رہین داغ عدو کا رشک دل مایوس

۱- ''قصائد مومن'' مطبوعہ ... میں (صفحہ ...) ''حسرت و بوس'' ہے - نول کشوری نسخوں میں ''حسرت ...'' ہے - (مرتب)

Marfat.com

(۳)

بیعت معانی بردست عبارت سراپا اعجاز
به فیض مدیح اولیں دستور صداقت طراز

کوئی اس دور میں جیے کیوں کر
ملک الموت ہے ہر ایک بشر
داد خواہوں کے شور سے دیکھو
چونک پڑتا ہے فتنۂ محشر
آئنے نے بھی اس زمانے میں
تیغ کے سے نکالے ہیں جوہر
آتش لعل شعلۂ[1] جاں سوز
آب نیساں ہے ایک بد گوہر
جس کو دیکھو سو سایۂ بے داد
کیا ہوا گر نہیں ہے سیمیں بر
ذکر انساں سے دیو مجنوں ہو
آدمی سے پری کو آئے حذر
ہے پئے اشتیاق ویرانی
شاہ فرہاد و بے ستوں کشور

۱۔ ''سینۂ جاں سوز'' نول کشوری نسخوں میں۔ مجموعۂ قصائد مومن (مطبوعہ الناظر پریس لکھنؤ صفحہ ۲۳) میں ''شعلۂ جاں سوز'' ہے۔ (مرتب)

130245

Marfat.com

نہ امیروں کو پائے بندی عدل
نہ رعایا مطیع و فرماں بر

اس کو ہو[1] رستم زماں کا خطاب
جو کرے قتل خورد سالہ پسر

کم تریں خانہ زاد طعنہ زن
طرز حرف سلامت مادر

ہیں گدا پُر غرور شیرویہ
بے گنہ جو کیا ہے خون پدر

چمن آرا کو رسم پیرائش
اک بہانہ ہے بہر قطع شجر

دشمن جان عاشقاں دیدار[2]
کر[3] نگہ تیغ، ہے مژہ خنجر

خوش وہ مایۂ دل آشوبی
جس کو بہر غم نہ ہو جاں بر

وہ جو سر کاٹ کر پشیماں ہو
رحم کر آئے نیم بسمل پر

وہ نہ تھی جس نے حال کی میرے
عمداً کیا کہ بھول کر بھی خبر

۱۔ "ہو" مجموعہ قصائد مومن (صفحہ ۲) میں ۔ "ہوا" نول کشوری نسخوں میں ۔ (مرتب)

۲۔ دل دار ۔

۳۔ "کر نگاہ تیغ ہے" نسخۂ کلیات مومن طبع [illegible] (صفحہ ۱۶) میں، طبع اول و دوم مطبع نول کشور (صفحہ [illegible]) اور [illegible] دہلی ۱۳۰۵ھ (حاشیہ صفحہ [illegible]) میں "[illegible]" ہے ۔ اور مجموعہ قصائد مومن مطبوعہ [illegible] پریس ۱۹۲۵ء (صفحہ ۲۴) میں "کر نگہ تیغ" ہے ۔ (مرتب)

Marfat.com

وہ کہ مومن کی ضد سے مومن ہو
یہ گر اس کے لیے بنے کافر
ہائے مجھ سا عزیز ہو یوں خوار
حیف خورشید زیر خاکستر
واہ اے چرخ تیری نافہمی
مہ اوج کہاں فل اختر
اسے دینا تھا رحم ''نوشابہ''
مجھے دی تھی جو عقل ''اسکندر''
اسے ''بلقیس'' گر بنایا تھا
میں بھی زیبندہ تھا ''سلیماں'' فر
زہرہ پیرایہ گر کیا تھا اسے
مجھے لازم تھی شاہی' خاور
یاں بھی ہوتی کلاہ زریں گو
تھی جو واں سر پہ گوہریں معجر
ملک ''پرویز'' چاہیے تھا مجھے
اسے ''شیریں'' حشم کیا تھا اگر
روتے ہیں تیری جان کو ظالم
ایک میں کیا کہ سارے اہل ہنر
سینہ صافوں کو سلک مروارید
نہ ملے جز سرشک دیدۂ تر
لب رنگیں بیاں ہے اور خوناب
تیرہ باطن ہے اور سے احمر
قاضی ''مشتری'' کہاں سے ہیں
ہندوان ''زحل'' شیم برتر

Marfat.com

منشیان "عطارد" آسا کو
نور خورشید سوز حسرت زر

صدر انجم شناس سے تاباں
مہ کامل کی طرح داغ جگر

ہوس خوشہ سے بسان مغاں
عید خورشید روز شہریور

"من و سلوا" کباب سے آلود
زاہد اتنے ہیں جوع سے مضطر

پا کے الزام دست خالی سے
فلسفی پیٹتا ہے اپنا سر

آب و ناں کے لیے گرو رکھیں
رستمان زمانہ تیغ و سپر

شعرا کو بہ آرزوے شعیر
خوان عیسیٰ ہے نیم خوردۂ خر

کام آئے نہ نغمۂ شیریں
طوطیوں کو ہے حسرت شکر

سروران سپہر مرتبہ ہیں
بس کہ جاہل نواز و دوں پرور

کہاں ہے وہ سرمۂ صفاہانی
جس سے انکھے کہاں نور بصر

دیکھے نرگس حسد سے جانب گل
خوردہ بیں ہوگئے ہیں اہل نظر

واعظوں کی زباں پہ آتا ہے
برملا شکوۂ قضا و قدر

Marfat.com

بن دنداں سے کھائے نال قلم
خوش نویسوں میں جو ہے سر دفتر
کہے مفتی سوال کو واجب
کسب مفقود جو ہوئے یک سر
خاک اڑاتا ہے پشت آئینہ
دیکھ کر زرنگار آئینہ گر
پھلے پھولے ہیں بے خرد کیا دور
بیدمجنوں بھی گر لے آئے ثمر
سختی و کاہلی کی دولت سے
دامن کوہ میں ہیں لعل و گہر
باندھتے ہیں سخن سرا موزوں
کس طرح ہو نصیب سرو کو بر
جام نمرود کا فسانہ کہیں
چارہ فرما پئے علاج سہر۱
سن کے ''لا یحتسب'' کا مژدہ ہوا
کافروں کو بھی گونہ گونہ خطر
جب نہ تب ''والضّحیٰ'' پڑھے ہے امام
مقتدی تا سنیں ''فلا تنہر''
قدردانی کا نام ہی نہ رہا
چند ناداں ہوئے ہیں نام آور
اک امیر سخن شناس نہیں
لاکھ ہیں شاعر ثنا گستر

۱۔ ''سہر'' نسخۂ نول کشور طبع ۱۹۳۰ء (صفحہ ۱۸)۔ ''سحر'' نسخۂ نول کشور طبع اول و دوم و سوم (صفحہ ۱۳)

Marfat.com

کہیے گر بادشہ کو عرش سریر
کہیے میری بلا کو ہو چکر

صد "ارسطو" کہیے سے مانے برا
حکما کو سنا جو ہے کافر

اے لب یاوہ گوے ہرزہ درائے
بس کہاں تک یہ نا ستودہ سمر

کب تلک شکوۂ جفائے فلک
تا کجا طعنۂ قمر چاکر

ہجو گوئی نہیں ہمارا کام
ایسی باتوں سے خامشی بہتر

پڑھ کوئی وہ غزل کہ اعدا بھی
حبذا حبذا کہیں سن کر

مطلع ثانی

لاؤں اس مفلسی میں سوزن زر
ہونٹ سینے دے کر نصیحت گر

جو مری سننے میں تھی اس کی سنوں
کہ زباں گنگ ہے نہ گوش ہے کر

دیا کہوں جی یہ کیا ڈرتی ہے
یہ ستم کس کو آئے ہے باور

اپنی حسرت نہ پوچھ علاج نہیں
یار ہو بخت یا فلک یاور

ہے یقیں یہ کہ خاک ہی میں ملے
آرزوئے وصال سیمیں بر

Marfat.com

نکلے ارمان کیا کہ نکلے ھیچ
نالہائے شب و فغان سحر

دیکھو انصاف سے کہ ظلم ھے ظلم
گر نہ ھو روے التفات ادھر

تاب رخسار و تیرہ روزی سے
وہ اگر مہر ھے تو میں ھوں قمر

نہ کوئی سایہ دار حسن اتنا
نہ کوئی مجھ سا عاشق بے زر

وہ بھی ایسا نہیں کہ یوں محروم
رکھے مستوجب کرم کو مگر

مانعین زکات ھیں اغیار
یاد ایام نصفت سرور

مسندٔ آرائے محفل تقدیس
اولیں جانشین پیغمبر

خاکساری پسند، عرش مقام
آدمی صورت[1] و فرشتہ سیر

سلک دل، سریر جاں خرگہ
شاہ دیں تاج معدلت کشور

سینہ سرشار مہر یزدانی
چشم لبریز جلوۂ محشر

۱- نسخہ طبع اول نول کشور پریس (صفحہ ۱۹) اور طبع دوم اور ششم میں ''صورت فرشتہ'' لیکن نسخۂ مطبوعہ مطبع جوھر ھند دھلی (صفحہ ۹) میں ''صورت و فرشتہ'' ھے۔ (مرتب)

Marfat.com

لب وہ آب حیات جس کے لیے
تشنہ کام صد آرزو کوثر

آز پابوس میں پئے خورشید
ذروۂ اوج ، پایۂ منبر

چرخ و آشوب دور میں اس کے
جوش یاجوج و سدّ اسکندر

کیا گنے خوبیاں کوئی اس کی
اک سخاوت شمار سے باہر

لکھیے اس ہاتھ کو جو پنجۂ مہر
ذرہ پائے رواج خوردۂ زر

ذکر میں اس کے جود مبہم کے
مبتدا ایک دے ہزار خبر

خاک بیز اس کی کہ ڈالے ہے
خاک مذکور گنج قاروں پر

ہم بہا اس کی درفشانی سے
تار اشک یتیم و سلک گہر

اس کے دروازے کے گدا کی زدت
ملک ''خاقان'' و حشمت ''قیصر''

کچھ نظر میں سمائے تو دیکھے
پنجۂ خور کو اس کا دست نگر

خُلق ایسا کہ ذکر میں جس کے
بھولے عاشق حکایت دل بر

دم بھرے اس کے لوٹنے دل کس کا
باغ جنت میں بھی نسیم سحر

Marfat.com

بس کہ ہے کین و دشمنی اس کی
قدر کاہ و بہا شکن یک سر

ربط سے زخم ہائے اعدا کے
قطرۂ خوں ہو مشک بار دگر

رافت اس کی ہو جب ضعیف نواز
آب ہو جائے شرم سے عنبر

جب ''اولی الفضل منکم'' اے حاسد
اس کے حق میں کہے جہاں داور

افضلیت میں کیا سخن، یہی بات[1]
سب سے بہتر کہ سب سے ہے بہتر

حکم سے اس کے بے سر و ساماں
سر جم سے اتار لے افسر

اور پڑھتا ہوں ایک وہ مطلع
جان دے جس پہ ہر سخن گستر

مطلع ثالث

اے مسیح دم رواں پرور
زندگی بخش دین پیغمبر

گرمیٔ التفات سے تیری
خشک ہو عاصیوں کا دامن تر

ہے سراپا تو مہرۂ تریاک
تجھ کو کیا نیش مار سے ہو ضرر

۱- ''مجموعۂ قصائد مومن'' (صفحہ ۳۳) میں ''ہے یہ بات'' اور بقیہ نول کشوری نسخوں میں ''یہی بات'' ہے - (مرتب)

Marfat.com

ہے ترے خار جیب کا قصّہ
شریان حسود کو نشتر

تو وہ سلطاں کہ بارگہ کا تری
پست کا شانہ[1] ہے فلک منظر

قصر جاہ و جلال میں تیرے
فخر کیواں ہے پاسبانیٔ در

ذرۂ خاک در کی تابش سے
جل گیا مہر آتشیں پیکر

گر تری بے رضا کرے گردش
ٹوٹے دولاب چرخ کا محور

ماجرا سن کے تیغ کا تیری
الاماں الاماں کہیں کافر

ذکر کرتے زبان کٹتی ہے
کیا بیاں کیجے، تیزیٔ خنجر

دیکھ کر گرز خاردار ترا
ہو زرہ فرق خصم پر مغفر

تیری چین کمند دل کش کا
دم بھرے جذبۂ دہ اژدر

کچھ تعجب نہیں جو چڑھ جاوے
قلعۂ چرخ پر ترا لشکر

کہ ہے قدسی نہر، ملک فطرت
جیش منصور میں ہر ایک بشر

۱- ''پست کا شانہ'' مجموعۂ ''قصائد دومن'' (صفحہ ۳۳) میں اور نول کشوری نسخوں میں ''شت کا شانہ'' ہے۔ (مرتب)

Marfat.com

تیری تلوار کی وہ آنچ کہ گبر
چھوڑ دیویں پرستش آذر

دیکھ کر تیری تیغ کوہ شگاف
ٹوٹ جاتی ہے سرکشوں کی کمر

خط نصف النہار ہو محسوس
گر فلک کو عدو بنائے سپر

دور نصفت میں تیرے ، فتنے کا
پاس "اصحاب کہف" کے بستر

تو وہ عادل کہ ذکر "کسریٰ" میں
عدل کی تجھ سے داد چاہے "عمر"

نرد بازوں کو عہد میں تیرے
شش جہت جیسے مہرۂ ششدر

"دزد" چوری سے جی چراتے ہیں
گو نہ ہووے ذرا مقام خطر

فتنہ سازوں کو وہم فتنہ نہیں
دل ترا ہے جو کاشف مضمر

بادہ کش ایسے تلخ کام ، کہ ہے
کف مار سیہ ، مئے احمر

خم واژوں فلک ، سبوئے تہی
دور بگزشتہ ، گردش ساغر

عیب جو ، خوردہ بیں کا یہ احوال
دوپہر کو فلک نہ آئے نظر

ذکر میں انتقام حق کے ترے
مترادف ترحّم و کیفر

Marfat.com

خوف عصمت سے تیرے آئے جو پاس
شمع پروانے کے جلا دے پر
لکھیے، گر ہے ترا مثل بالفرض
صفحے سے محو ہو خط مسطر
زر و سیم نثار کردہ ترا
ہے عروس زمانہ کا زیور
"مومن" اب کر دعا کہ سنتا ہے
تیری تقریر گوش دل سے اثر
جب تلک گردش سپہر سے ہے
انتساب حدوث نیکی و شر
تیرے احباب نیک بخت مداد
تیرے اعدا ہمیشہ فال اختر
جب تک اس تیرہ خاک داں میں ہے
کوئی گم کردہ رہ، کوئی رہبر
تیرے حاسد ہوں غول صحرائی
تیرے پیرو ہوں پیشوائے خضر
نیک خواہ اور خوبیٔ دارین
بدسگال اب سے خوار تا محشر

---

(۴)

خطبہ خوانی دل و زبان بہ امید ثواب بہ اثبات خلافت امیرالمومنین عمرابن الخطاب

جو اُس کی زلف کو دوں اپنے عقدۂ مشکل
تو بوالہوس کا بھی ہرگز کبھی نہ چھوٹے دل

تم اور حسرت ناز ، آہ کیا علاج کروں
میں نیم جاں نہ رہا امتحان کے قابل

امید حور بہشتی پہ لاؤں کیا ایماں
کہ برھمن ہوں تو رد کردۂ بتان چگل

وہ شوخ برق عناں ، خاک میں ملا دیوے
اگر ہو حسرتؔ دنبالہ گردیٔ محمل

چلا ھی جاتا ہوں میں ، گو چلا نہیں جاتا
غضب ہے شوق رسائی و دوریٔ منزل

میں کیوں کہ مطربۂ مہروش کو رام کروں
چلے نہ "زھرہ" پہ زنہار "جادوے بابل"

مثال دیتے ہیں روز فراق سے کیا دور
بلائیں ہوں شب یلدا میں چرخ سے نازل

سزا ہے وصل کا ھجراں سے پیش تر یعنی
گل خزاں زدہ کو کیا بہار سے حاصل

ہوں بے گناہ ولے خوں بہا معاف کیا
کہ وارثوں سے کہیں ملتفت نہ ہو قاتل

Marfat.com

خدا سے ڈر بت بے درد ، ہے یہ کیا انصاف
کہ تو جفا سے نہ ہو ، اور وفا سے ہوں میں خجل

جو سیکھے فتنہ گری ''رخ عشق سے ''یاجوج''
نہ ہو سکے کبھی ''سد سکندری'' حائل

یہ کیا غضب ہے کہ تجھ کو تو ربط غیر سے اور
مجھے یہ حکم کہ زنہار تو کسی سے نہ مل

جلا پزیر ہو میرے غبار دل سے تو زنگ
فنائے آئنہ کے بعد بھی نہ ہو زائل

میں اپنی کشتی طوفاں رسیدہ سے خوش ہوں
کہ بحر عشق میں کام نہنگ ہے ساحل

وصال غیر کے طعنوں سے جی جلا آس کا
کہاں وہ گرمی صحبت کہ خود ہوا میں خجل

نئی طرح سے میں کرتا ہوں اب غزل خوانی
عدو بھی چاہیے اس زمزمے کے ہوں قائل

مطلع ثانی

دل اب کی بار ہوا ایسی بے جگہ مائل
کہ جان کو بھی لپیٹے لگا رہے نہ دل

فغاں کہ دلبر خود کام سے پڑا مجھے کام
حصول کار ہے بے عذر و سعی بے حاصل

وہ تندخو کہ اگر جور سے پشیماں ہو
تو بہر عذر کرے ناز خانۂ تاب بسمل

وہ پر فریب کہ ہو دل نشیں تغافل کا
ہمیشہ حالت عاشق سے اگر رہے غافل

وہ سخت گیر کہ رہوے نہ طاقت جنبش
تو نیم جان غم عشق کو لگے کہ دھل

Marfat.com

وہ بے وفا کہ مکر جائے جاں شکستن تک
کرے جو وعدۂ روز جزا دم بسمل
وہ شمع انجمن ناز ہائے حوصلہ سوز
جو سمجھے خواریٔ مشتاق ، رونق محفل

وہ جنگ جو کہ اگر سہیے رشک دشمن بھی
تو بے حیائی کے طعنے ہوں جان کے قاتل
وہ بے نیاز کہ لیلیٰ بھی گر رکاب میں ہو
نہ پھر کے دیکھے کہ کون آئے ہے پس محمل

وہ بدشعار و طرح دار ، دل ربا جس سے
امید وصل خطا ، ترک آرزو مشکل
وہ شوخ بے سبب آزار و بے گنہ ، خوں ریز
کہ جرم قاتل ''عثماں'' کا نہ ہو قائل

وہ نکتہ داں کہ ''تقیہ'' کو اصل دیں کہیے[۱] تا
دم شکایت عاشق نہ ہو جفا سے خجل
وہ دوربیں کہ خدا پر کرے ''بدا'' ثابت
نہیں ہے غیر زبس اعتماد کے قابل

وہ کج ادا ، صنم خود پسند ، کافرکیش
کہ جس کے زعم میں باطل حق اور حق باطل
وہ فتنہ گر ، بت حق ناشناس ، ناانصاف
جو قرض عین گنے ، دین داور عادل

۱- طبع ۱۸۷۶ع نول کشور پریس میں اور نسخہ مطبع جوہر ہند دھلی میں ''کہیے'' اور طبع اول و ششم میں ''کہیے تا'' ہے - (مرتب)

Marfat.com

امام اہل یقیں ، شہر یار کشور عدل
امیر لشکر دین و مبارز مقبل[1]

بلند پایہ عمر، جس کے قصر رفعت کا
گدائے خاک نشیں ، شاہ آسماں منزل

جو شمس ، شمسۂ قصر اس کا ہو تو ہندسہ داں
کریں نہ مدخل ظل سے تمیز مخرج ظل

شہ سریر خلافت ، مہ سپہر کمال
محیط ابر نوال و سحاب دریا دل

وفور بذل و کرم یوں پکارے کہتا ہے
کہاں ہے "معن" کریم اور "حاتم" باذل

یہ احتساب کی اس نے نئی نکالی راہ
ہوا وفور سخاوت سے مانع سائل

حساب دفتر احساں کا اس کے مشکل و سہل
کہ بے شمار ہے گو ہے فقط مد فاضل

جو دیوے تلخئ خصم لئیم سے تشبیہ
کوئی بلید تو "سقمونیا" نہ ہو مسہل

رہے نہ بیم خسوف اور احتمال ہبوط
جو اس کی رائے سے ہو مستضی مہ کامل

معاندو جو کہا "خاتم رسالت" نے
کہ میرے بعد نبوت کے تھا "عمر" قابل

یہی خلافت راشد کی اس کو بس ہے دلیل
یہی امامت برحق کی اس کو بس ہے سجل

۱- "مقبل" نسخہ "قصائد مومن" (صفحہ ۹۳) میں ہے ، دوسرے نسخوں میں "مقتبل" ہے ۔ (مرتب)

Marfat.com

بڑھا یہ پایۂ الہام رائے صائب سے
کہ مشورے پہ ہوئی اُس کے وحی بھی نازل
یقیں کہ راہ نمائی ہے پیروی اُس کی
نہیں تو سایے سے کیوں بھاگتا ہے دیو مضل
مثال عدل میں نوشیرواں کو تجھ سے غلط
کہ بت پرست کہاں فارق حق و باطل
رواج حسن عمل تیرے دور میں یہ ہوا
کہ گفتگو میں بھی مرفوع ہوگیا فاعل
یہ جوش خانۂ کفار کی خرابی کا
کہ خود گرائے کلیسا کو راہب خاملا[1]
دم خرابی و تسخیر تیرا گوشۂ چشم
نگاہ لطف و غضب سے مثلث عامل
وداد و خشم ترا صوفیوں نے دیکھا ہے
جبھی تجدد امثال کے ہوئے قائل
ترے زمانے میں صدسالہ پیر فانی سے
زیادہ تر ہیں جوانان فتنہ گر کاہل
نہیں ہے جان میں جان ''رستم'' و ''نریماں'' کی
ترے قتیل شجاعت کے جو ہوے ناقل
یہ خوف ہے کہ اگر کیجیے ذکر خوں ریزی
عدوے منقبض الطبع کو ترے ہو سل
مثال دوں جو زرہ پوشیٔ مخاصم سے
ہزار پارہ ہو بے صدمہ دانۂ فلفل

۱- نسخۂ اول و دوم و ششم مطبع نول کشور (۲۵، ۱۸۶۳ء) میں ''خامل''
اور نسخہ مطبوعہ جوہر ہند دہلی (صفحہ ۱۲) میں ''جاہل'' ہے - (مرتب)

Marfat.com

وہ آنچ تیغ میں تیری کہ کہتے ہیں دشمن
ابھی سے ہم تو جہنم میں ہو گئے داخل

گرا دے جب تری تکبیر ، قلعۂ اصطخر
تو کیا عجب ہے کہ کلمہ پڑھیں بتان چگل

شہا کسی نے نہ دی یاں مرے ہنر کی داد
کہ نکتہ فہم نہ تھا ایک سرور باذل

وہاں صلے میں نعیم جناں کی ہے امید
اگر ہو لطف ترا ، میرے حال کے شامل

وحید عصر ہوں میں ، عقل اولیں ہے گواہ
فرید دہر[1] میں ہوں ، صفحۂ زماں ہے سجل

یہی صلہ ، یہی ممدوح ، مجھ کو زیبا تھا
یہی سخن ، یہی مداح تھا ترے قابل

یہ وہم ہے نہ مناجات کبریا جو کروں
تو "انصتوا" کہے ذاکر سے عابد شاغل

سنے جو ذوق شب وصل مجھ سے ماہ لقا
کبھی نہ گردش ایام ہو سکے فاصل

۱- نسخہ طبع اول و دوم مطبع نول کشور (صفحہ ۲۵-۱۲۵):
"فرید دہر میں ہیں صفحۂ زماں ہے سجل"

نسخہ طبع ششم مطبوعہ مطبع نول کشور (صفحہ ۲۴):
"فرید دہر میں ہوں صفحۂ زماں ہے سجل"

نسخہ مطبوعہ مطبع جیون شاہ دہلی ۱۳۰۶ھ (صفحہ ۱۲):
"فرید دہر میں ہیں صفحۂ زماں ہے سجل"

"قصائد مومن" (صفحہ ۴۳)
فرید دہر ہوں میں صفحۂ زماں ہے سجل۔ (مرتب)

Marfat.com

مری بیاض پہ وہ انتخاب کے نقطے
سپند جس پہ ہوئے گردن بتاں کے تل
جہاں ہو ذکر مری دانش آفرینی کا
سفیہ ہے وہ جو "بہلول" کو کہے عاقل
اگر پڑے مرے پیک خیال کا سایہ
گرا دے شاہ سواروں کو رہرو راجل
مرے کلام سے ہیں گونہ گونہ فائدہ مند
ادیب و نبض شناس و منجم و فاضل
یہ فیض دیکھ کے اپنی خطا سے ہو آگاہ
گر اعتراض کرے کوئی حاسد جاہل
یہ معجزہ مرے سحر حلال کا کہ ہے کفر
ہر ایک مذہب و ملت میں جادوئے بابل
زحل پرست جو میری عزیمت منظوم
پڑھے تو لخلخۂ مشک ہو دخان مقل
اگر میں گریۂ مستانہ کا کروں مذکور
زمین مے کدہ بے ابر آذری ہو گل
ہے فرق لفظ جدید اور معنئ نو میں
نہ کیوں کہ چپ مرے آگے ہو افصح وائل
کلام حد سے زیادہ مزا نہیں مومن
مباد طعنۂ طول مقال دے سبطل
خموش تا بہ کجا لافہائے بے معنی
خموش تا بہ کجا، ترّہات لاطائل
دعا پہ ختم سخن کر کہ شور آمیں سے
اٹھا بٹھائیں گے مردوں کو عرش کے حامل

Marfat.com

نصیب روز جزا جب کرے ، نزول جلال
زمیں پہ چرخ سے تخت شہنشہ عادل
موافقوں کو بہشت و ترقی درجات
مخالفوں کو جہنم کا طبقۂ سافل[1]

۱۔ ''اسفل'' نسخہ '' [illegible]
نسخوں میں ''سافل'' ہے ۔ (مرتب)

Marfat.com

(۵)

نامہ راجبہ چوں مہر و ماہ نورانیست همانا
بہ فیض مدیح ذوالنورین درافشانی است

ھے یہی حسرت دیدار تو مرنا دشوار
دم شماری کی مری عمر ھے تا روز شمار

بدگمانی نے دعا سے بھی رکھا محروم آہ
راز دل غیر سے کس طرح میں کرتا اظہار

دور اتنے رھے محرومیٔ قسمت سے کہ ھم
سمجھے ھندی صنموں کو بھی بتان فرخار

دیکھ اتنا میں ترے عشق میں رویا کہ ھوئی
جلوہ گر مہر گیا دشت سے لے تا کہسار

بے سبب قتل سے آیا نظر انجام اپنا
سرمۂ دیدۂ دشمن ھے مری خاک مزار

دھوم ھے تابش خورشید قیامت کی مگر
مجھ سے اللہ نہ پوچھے گا عذاب شب تار

درد سر میری شکایت سے نہیں یہ تم کو
بزم دشمن میں جو مے پی تھی سو اُس کا ھے خمار

تاب بھی دیکھ کر اُس بت کی تجلی نہ رھی
میری قسمت میں نہ تھا ھائے خدا کا دیدار

پہنے تو غیر کے بھیجے ھوئے کنٹھے افسوس
دست گل خوردہ مرا ھو نہ گلے کا ترے ھار

Marfat.com

خاک ڈالی ہے جو سر میں تو اسی کوچے کی
یوں میں دیوانہ ہوں پر کام میں اپنے ہشیار

حیف صد حیف اگر غیر کے دم میں آئے
میں اسی بات پہ مرتا تھا کہ تم ہو عیار

سیر کو باغ میں وہ شاخ گل آجائے اگر
سرو و شمشاد سے قمری نہ کرے فرق چنار

ہم سے دشمن نے ترے راز کہے مستی میں
ایسے کم ظرف کو دیتے نہیں جام سرشار

پرسش گور کا اب ڈر ہے غلط فہمی سے
ہائے جو دشمن جاں تھا اسے جانا دلدار

بے وفا، بوالہوس اور آپ ستم گر سچ ہے
نہ تمہارا کوئی عاشق نہ ہمارا کوئی یار

کیا ترا تیر مرا تشنۂ خوں ہے ظالم
واں سے آتا ہے لبے بزا[1] دہان سوفار

حور کا ذکر ہوس ناک سے کر اے واعظ
مجھ کو اس بت کے سوا اور سے کیا ہے سروکار

میرے سینے پہ قدم زور سے مت رکھ ظالم
ہاں نہ چبھ جائیں کف پا میں کہیں دل کے خار

کس کی دل گرمی نے جانے جلایا جی کو
کہ ہے خاکستر "دخن" مری خاطر کا غبار

پہلوئے خم میں نہ جائے یہ خمار اے ساقی
ہوں میں خمیازہ کش حسرت آغوش و کنار

۱- "لبے بزا" "قصائد مومن" (صفحہ ۳۶) میں - "لبے بار" نول کشوری نسخوں میں - (مرتب)

Marfat.com

بات میری جو کسی طرح سمجھتا ہی نہیں
وہم آتا ہے کہ ناصح بھی نہ ہو عاشق زار

غیر کو بام پہ آ ، جلوہ دکھایا تم نے
یہ نہ سوجھا کہ پڑا ہے کوئی زیر دیوار

نور خورشید سے ہے جرم قمر کی تابش
مے سے ہو کیوں نہ فزوں ، حسن رخ ماہ عذار

بیم رسوائی و اندیشۂ بدنامی سے
کیا کروں کر نہ سکا وحشت دل کا اظہار

تجھ کو دکھلاؤں تماشا میں جنوں کا اپنے
آ رہے کوئی پری وش جو ترے قرب و جوار

دیکھتا ہے تری ابرو کی طرف یوں مہ عید
جس طرح سوئے ہلال رمضاں بادہ گسار

ننگ ہم صحبتی آخر مرے کام آئے گا
واں نکالیں گے جہنم سے مجھے اہل دیار

شاد شاد آئے عیادت کو دم آخر تم
ایسے بے درد پہ کرتا ہے کوئی جان نثار

اور اک کھینچتے ہیں شعلہ فشاں نالۂ گرم
کیا کریں یوں ہی نکالیں گے ذرا دل کے بخار[1]

مطلع ثانی

نیک نامی نہ سہی ، مجھ کو ہے تم سے سروکار
چھوڑ دوں آج وفا ، گر ہو وفا سے بیزار

۱- ''کا غبار'' ''قصائد مومن'' (صفحہ ۴۸) میں - نول کشوری نسخوں میں ''کے بخار'' ہے - (مرتب)

Marfat.com

آگیا لب پہ دم اور بات نہ پوچھی تم نے
بوسے دینے کا اسی منھ سے[1] کیا تھا اقرار

کس ادا سے مجھے کہتے ہیں کہ حیوان ہو تم
چھیڑنے کو جو کہا میں نے کہ اے گل رخسار

گر تمھیں صحبت اغیار سے پرہیز نہیں
ہم بھی کچھ چارۂ آزار کریں گے ناچار

سچ ہے مفلس کو نہیں عشق کی لذت کہ مجھے
زخم دل کے لیے پیدا نہ ہوا مشک تتار

وہ جلے محفل دشمن میں جو ہو شمع لقا
مجھ کو چھیڑا نہ کرو، تم سے کہا ہے سو بار

پاے خم ہی تھی سزاوار یہ[2] زیبا نہ ہوئی
محتسب کے سر ناپاک پہ اپنی دستار

رنج کے بعد ملوں کیا کہ رہائی معلوم
ہاتھ آجائے جو صیاد کے رم کردہ شکار

فائدہ وصل ہوس ناک سے وہ بات کرو
جس سے ہر دم مجھے رنجش ہو نہ تم کو آزار

کیا کہوں نسخۂ طغیانی دریاے سرشک
دیکھ لو آئینہ چرخ کے زیر زنگار

۱- نسخہ مطبع نول کشور لاہور ۱۹۳۱ء (صفحہ ۲۰) اور "قصائد مومن" (صفحہ ۲۱۰) میں "سے" اور ... ۱۸۸۰ء (صفحہ ۱۹) میں "سے" ہے (مرتب)

۲- نسخہ مطبع نول کشور لکھنؤ (صفحہ ۲۶ - ۱۹۳۱ء) اور "قصائد مومن" (صفحہ ۸۴) میں "یہ" اور ... ۱۸۸۰ء (صفحہ ۱۹) میں "یہ" ہے (مرتب)

Marfat.com

رشک وہ شے ہے کہ ہر اک ملک الموت مجھے
نظر آتا ہے فرشتہ ہی اگر ہوں اغیارا

نقد جاں اپنی تجلی کی نہ کہنا قیمت
صبح محشر کہیں بن جائے نہ روز بازار

کیا ہو گر اس کے ستم روز جزا بھی نہ کھلیں
میں نے واعظ سے سنا ہے کہ خدا ہے ستار

دائم اس جان کے دشمن سے جدا ہی رکھا
تھا سپہر ستم ایجاد ، کہاں کا سرا یار

بے مروت مری نظروں میں ہیں انداز ترے
آج کل کچھ نگہ لطف ہے سوئے اغیار

آپ دیکھا نہ سنا اور سے پر جھوٹ نہیں
تیری آنکھیں کہے دیتی ہیں نہ کرنا انکار

اے صنم چاہیے مومن کی فراست سے حذر
کیا نہیں تو نے سنا قصۂ شاہ ابرار

سوئمیں زیب دہ صدر خلافت عثماں
جس کی مسند کے حسد سے فلک اطلس خوار

لطف سے اس کے زمیں غیرت باغ فردوس
خلق سے اس کے زماں رشک دکان عطار

اس کے احسان فراواں کا جو مذکور چلے
کم ہو مستعمل تقریر بجائے بسیار

قلزم جود کا وہ جوش کہ پانی پانی
آگے خط ہائے کف دست کے موج انہار

۱- ''اغیار'' ''قصائد مومن'' (صفحہ ۴۹) میں - نول کشوری نسخوں میں ''استار'' ہے - (مرتب)

Marfat.com

آتش مہر و حمل کو نہ بجھا دیوے کہیں
شعلۂ رشک سے جلتا ہے سحاب آزار

''بیر روسہ'' کی حکایت میں کہا رضواں نے
سلسبیل اُس کے ہے دریائے سخاوت کا کنار

کرۂ آب ہو گر قطرۂ عماں ہمم
صدف چرخ کرے شکوۂ طغیان بحار

دست یاقوت فشاں دھووے لب جو وہ اگر
کوہ سیلاں پہ ہنسے خاک فضائے گل زار

کرم اُس کا ہو اگر پایہ فزائے اعداد
ذروۂ عرش کو بھی صفر گنے ، حد شمار

ذکر بخشش میں پڑے جھڑتے ہیں منہ سے موتی
مدح خواں کے لیے ہے یاں صلہ پیش از ایثار

اُس کے تمکیں سے اگر کوہ کو دیجے تشبیہ
ہے یقیں شعلۂ جوالہ کو آجائے قرار

نظر لطف سے گر چارہ گر عاشق ہو
کرے حیرت سے بدل سرمہ کو چشم بیمار

اُس کے دروازے کے صحن کا آرام تو دیکھ
ہو گیا دشمن بسمل کو تڑپنا دشوار

شرط ایمان ہے یہاں خلافت اُس کی
وہ مسلماں ہے کیا ، جس کو ہو اس میں انکار

قصۂ ''بیعت رضواں'' میں اشارہ ہے یہی
ورنہ کوئی نہیں ہمسر دست رسول مختار

؎ ''بیر روسہ'' ''قصائد مومن'' (صفحہ ۵۰) میں ۔ ''بیر رومہ'' نول کشوری نسخوں میں ۔ (مرتب)

Marfat.com

احتساب اُس کے سے گو محفل کفار بنی ہو
ذکر تحریم مزامیر کرے موسیقار

آپ ہی سایۂ مژگاں سے لگائے دُرے
چشم خوباں کو جو بالفرض کوئی شاعر سے خوار

گل ہوا بیم سے پھر غنچہ کہ تھا صورت جام
دیکھ کر باغ میں مستانہ صبا کی رفتار

جب تلک فتویٰ برجیس نہ ہو کیا مقدور
کہ کوئی کام کرے ، یہ فلک ناہموار

توڑ دیں سبحۂ زاہد کے لیے یوں ہندو
ہیں اسی واسطے گویا کہ پہنتے زنار

کاٹ لے ہاتھ ہی پہلے وہ اگر روز وغا
اپنے مرنے سے ذرا جان چرائیں کفار

اُس کی تلوار کے آہن کا گر آئینہ بنے
زرد تر چہرۂ عاشق سے ہو رنگ رخ یار

معنیٔ روشن و مضمون بلند اور سنیں
سامعیں کو ہے اگر مطلع نو پر اصرار

مطلع ثالث

اے شہ عرش سریر و مہ خورشید عذار
در دولت پہ ترے انجم و افلاک نثار

توسن چرخ سے تشبیہ فرس کا ترے ننگ
کلب جبار سے نسبت سگ در کو ترے عار

سائلوں کا ترے کوچے میں دم فیض ہجوم
جیسے گلزار میں ہنگام سحر جوش ہزار

Marfat.com

جل رہے ہیں پس مردن بھی نہیں کیوں گریاں
تیرے حسّاد کے احوال پہ ہے شمع مزار

صرصر عاد سے غالب ہے کہ جنبش نہ کرے
وہ ورق جس میں رقم ہوں ترے اوصاف وقار

جا کے جنت میں بھی رہتی ہے ترے در کی ہوس
ورنہ مرغان اولی اجنحہ کیوں ہوں طیار

بحر ارشاد و ہدایت سے تری ہو جاوے
فیض یاب نم تاثیر اگر ابر بہار

موسم گل میں سیہ مست جواں تائب ہوا
روز باراں میں کرے، پیر مغاں استغفار

دل روشن نے ترے بس کہ کیا تنہا حیران
صرف آئینہ ہوا، خاطر حاسد کا غبار

شکوۂ غمزۂ سفاک نہیں عاشق کو
اٹھ گئی تیرے زمانے میں یہ رسم آزار

آز بے صرفہ میں افلاک ہیں کیوں سرگرداں
کب ہوا ایسے سرپروں کو تری بزم میں بار

مقتبس ہیں مہ و خور رائے درخشاں سے تری
ہے منجم کو اسی واسطے، کشف اسرار

راکب حزم ترا ناقۂ صالح نہ ران
رائض عزم ترا، دوش ملائک پہ سوار

گیند کیا چرخ ترے حکم کے چوگاں کے لیے
لامکاں کیوں نہ ہو پر تنگ بہت ہے مضمار

۱- طبع ششم مطبع نول کشور لکھنؤ (۱۸۶۲ء) ''ہوا'' اور طبع اول و دوم میں ''ہو'' ہے - (مرتب)

Marfat.com

سن کر افسانۂ یوسف ترے ایام میں گرگ
غم تہمت میں ہوئے جنس سے اپنی بے زار
سیل خود دوڑے ہے گل کے لیے لے کر پانی
کرے تعمیر مکاں کا جو ارادہ معمار
پایۂ عرش پہ ہو کیوں نہ غلاف اطلس چرخ
پوشش ساق نبی ، تیری حیا سے ہے ازار
صوفیوں نے ترے چہرے کا جو دیکھا عالم
ہوئے قائل کہ تجلی کو نہیں ہے تکرار
خوف سے تیری عدالت کے لگا کر مسّی
سرخیٔ لب کو چھپاتے ہیں بتان خوں خوار
اوج لاہوت کا ہے طائر اندیشہ کو شوق
واں سے آتا ہے نظر جو تری رفعت کا حصار
اے شہ پایہ فزا ، مدح سرا گر تیرا
پستیٔ بخت نگوں سار سے ہو شکوہ گزار
ہووے فریاد رسا ، سمع خراش قاروں
پر ترحم کہ ہے بے صرفہ نہ آئے زنہار
طالع پست کی نسبت سے سرے ، واژوں چرخ
بخت تیرہ سے سرے ، روز مہانور تار
روز ''باحور دن'' اور رات ''شب یلدا'' ہے
دونوں نقطوں پہ ہے یوں ہم سری لیل و نہار
میرے اقبال کا آجائے اگر دور قریب
تو ثوابت سے گراں‌رو ہوں نجوم سیار
ذروۂ اوج سے برجیس کو رجعت ہو جائے
ثور میں زہرہ کرے ، مہ کے قراں سے انکار

Marfat.com

تا کہ ہو جائے ہر آزار کا مصدر اک ایک
سخت تحسین[1] کو ہے دفع طبیعت پہ قرار
بندھے امید گر اک خوشۂ گندم کی مجھے
''زہرہ'' تحویل سے ہو برج شرف کی بزار
گر حصول زر مسکوک کی سمجھوں میں دلیل
ناخن شیر سے ہو سینۂ خورشید فگار
خون کے میرے ارادے سے ہوا ذابح سعد
قتل پر میرے کمر باندھے ہے شکل جبار[3]
زیست اپنی ہے تو تربیع و تقابل کے سوا
بھول جاویں گے منجم جو ہیں باقی انظار
حور و جنت کی بھی امید خدا سے نہ رہی
شور محشر سے نہ ہوں گے مرے طالع بیدار
نہ ہنر کی مرے پرسش نہ سخن کی مرے قدر
نہ گہر کی مرے ارزش، نہ طلا کی معیار
کس قدر ''حکمت اشراق'' سے جی جلتا ہے
ہو گئے شعلۂ دوزخ مرے دل کے انوار
غم بے قدری ''ہیئت'' سے جگر چاک ہوا
خرق افلاک سمجھتا تھا میں کتنا دشوار

۱- ''تحسین'' قصائد اردو (صفحہ ۲۰۱) [illegible] ''تحسین'' ہے (مرتب)

۲- ''عطارد''

۳- نسخہ طبع اول [illegible] (صفحہ ۲۱) ''جبار'' - طبع [illegible] ''جبر'' [illegible] (صفحہ ۵۶) میں ''شکل جبر'' [illegible] ہے - (مرتب)

Marfat.com

کیا حساب اس لیے سیکھا تھا کہ گھر میں بیٹھے
کیجیے درہم و دینار کو داغوں کے شمار
نہ ہوا بس کہ مریضوں سے حصول الا رنج
کر دیا مجھ کو مری چارہ گری نے بیمار
در منشور مرے زینت صد صدر ہوے
لیک بزم اسرا میں نہ ملا مجھ کو بار
موشگافی کی بہت شعر میں پر فائدہ کیا
ہے وہی دست تہی ، شانۂ دست ادبار
نہ صلہ مدح کا پایا ، نہ غزل کا انعام
ہائے ناکامی یاقوت[1] و لب لعل نگار
کف رنگیں نے کیا خون خیال رنگیں
دست دربار کی شاکی ہے زبان دربار
اب تنک ہاتھ بھی خالی ہے بغل بھی خالی
کیا امید بر سیمین و زر دست افشار
واہ قسمت کہ نہ دے خردۂ گل بھی گل چیں
زمزمے مرغ گلستاں کے سے کھینچوں میں ہزار
کیا قیامت ہے کہ اک دم نہ ٹھہرنے پاؤں
دوں اگر خلد سے تشبیہ دکان خمار
در نایاب تو کیا خاک سے بھی منہ نہ بھرے
جس کے در پر میں کروں لولوے شاداب نثار
مدح خوانی کا مری جائزہ شاہی بھی نہیں
واے حرماں کہ ہیں بے جائزہ ایسے اشعار

۱- ''یاقوت و لب لعل نگار'' ''قصائد مومن'' (صفحہ فہرست اغلاط میں - متن میں ''یاقوت لب و لعل نگار'' ہے - نول کشوری نسخوں میں بھی یہی ہے - (مرتب)

Marfat.com

ھیں ھنر سب سبب رنج جہاں میں کہ گیاہ
خاصیت سے ھو سزاوار شکنج عصّار

مومن اے ھرزہ درا ، نالہ و افغاں سے حصول
ذکر کیا ، راہ پر آئے فلک ناھنجار

بس بس آھنگ دعا سنجیٔ ممدوح کہ ھے
متصل عرش معلیٰ سے نزول آثار

جب تلک گردش افلاک سے اس عالم میں
ایک کے دل کو قلق ، ایک کے دل کو ھے قرار

تیرے احباب رھیں تکیہ زن مسند عیش
تیرے حساد ھوں آوارۂ دشت ادبار

Marfat.com

(٦) تیزی زبان کلک گوہر نثار، برہان ساطع حقیقت امامت خداوند ذوالفقار

کٹتی ہے میری تیغ زباں سے زبانِ تیغ
کیوں کر سخن فروش ہوں سوداگرانِ تیغ

میرے نفس کی دیکھ کے معجز نمائیاں
کیا دور ہے کہ دم نہ رہے درمیانِ تیغ

"فردوسی" ایک خار جنان بیان تھا
گل ریز میرے دم سے ہوئی داستانِ تیغ

حساد سر سے پاؤں تلک خوں میں ڈوب جائیں
جوہر اگر دکھاؤں میں اپنے بسانِ تیغ

میدان کشت و خوں میں مرا دست نے[1] سوار
جاوے عناں کشیدہ تو ہو ہم عنانِ تیغ

یہ دل خراشیاں مرے اشعار شوخ کی
سینے پہ منکروں کے ہیں لاکھوں نشانِ تیغ

ہرگز نہ کر سکے مرے خامے سے سرکشی
پیدا سر نگوں سے ہے عجز عیان[2] تیغ

---

۱ - "بے سوار" نسخہ طبع ششم صفحہ ۳۰ - (مرتب)
۲ - "عیان" نسخہ طبع اول اور دوم (صفحہ ۳۳، ۲۲) میں - "بیان" نسخہ طبع ششم (صفحہ ۳۱) - (مرتب)

Marfat.com

جس جائے خطبہ خواں ہو مری تیزیٔ زباں
واں جائے فرض سجدۂ منبر فسان تیغ

پابوس گر کرے مرے خامے کا بند ہوں
شیرینیٔ سخن سے لب خوش بیان تیغ

خجلت سے آب و تاب سخن کی ہے آب آب
کیوں کر چھپے چھپائے سے شرم نہان تیغ

مت پوچھ مجھ سے خون عنادل کا ماجرا
ہر گل زمین شعر پہ ہے آسمان تیغ

ہووے نہ میری حجت قاطع کے سامنے
سر گرم لاف و دعویٔ برش ، زبان تیغ

کیسی شکست رونق بازار ہو گئی
ہے تختہ بند ، دست قلم سے دکان تیغ

میری بدیہہ سنجی کی جلدی کشی کو دیکھ
نظروں سے گر پڑا ستم ناگہان تیغ

اک بات میں تمام ہے یاں کار مدعی
کس کی بلا ہو بار کش امتنان تیغ

آہن گداز[1] نالہ مرا دیکھ کر نہ ہو
پیکاں ضمان خنجر و خنجر ضمان تیغ

کیا تاب میرے حرف پہ انگشت رکھ سکے
ہر خط پہ نکتہ چیں کو ہے وہم و گمان تیغ

---

۱ - نسخہ طبع اول و دوم مطبع نول کشور (صفحہ [illegible]) اور نسخہ مطبع جوہر ہند (صفحہ [illegible]) میں "گداز" ہے اور نسخہ طبع [illegible] نول کشور (صفحہ ۳۱) میں "گزار" (مرتب)

Marfat.com

گر شوق زخم عشق کی لذت بیاں کروں
ہرگز ہما نہ کھائے بہ جز استخوان تیغ
دل ہی میں حسرت نفس خوں چکاں رہی
میرے معاندوں پہ ستم ہے امان تیغ
پڑھتا ہوں اور مطلع رنگیں کہ من جسے
سر گرم آفریں ہو لب خوں چکان تیغ

مطلع ثانی

نہلا دیا عدو کو لہو میں بسان تیغ
میری زباں کے آگے چلے کیا زبان تیغ
پھر جوش آ گیا دم خوں نابہ ریز کو
پھر تیزیٔ زباں پہ ہے قرباں زبان[1] تیغ
صد سجدۂ جراحت منکر حسود کو
کرتا ہوں رزم گہ میں ، میں امتحان تیغ
''مومن'' کو آرزوے ثواب جہاد ہے
کفار کاش آ کے سنیں داستان تیغ
آئی ہے لب پہ مدح خداوند ذوالفقار
لے جاؤ منکروں کے لیے ارمغان تیغ
شیر خدا علی کہ شجاعت سے جس کی ہے
سر پنجۂ اسد پہ زنخ زن بنان تیغ
غالب کہ سرچڑھائے سے اُس کے ہو فرض عین
تعظیم تیغ و مکرمت تیغ و شان تیغ

---

۱ - ''قربان جان تیغ'' قصائد مومن (صفحہ ۱۰۶) میں - نول کشوری نسخوں میں ''زبان تیغ'' ہے (مرتب)

Marfat.com

کیا دور اس کے دست کرم کے اثر سے گر
یاقوت ریز ہو مژۂ خوں فشاں تیغ

اے ابر تند بار ظفر ، خرمن عدو
ہے محو گرم پائی برق تپاں تیغ

وہ آنچ تیری تیغ میں جل جائے مثل طور
گر تو صنم کدے پہ کرے امتحان تیغ

کہتے ہیں دیکھ کر ترے دشمن ہلال عید
دکھاوے سوائے زخم کے کیا میہماں تیغ

جوہر ترے مخالف مجروح میں نہیں
کوئی ، مگر یہی کہ وہ ہے قدرداں تیغ

حسرت ہے تیرے بوسۂ دست بلند کی
کس طرح چرخ پر نہ چڑھے کہکشاں تیغ

دشمن کا ایک نیم اشارے میں کام ہو
ابرو کا تیرے عکس پڑے گر میان تیغ

کوشش نے تیری حرف تعصب مٹا دیا
کیوں بید خواں دھر نہ ہوں باد خواں تیغ

تمکیں کو[1] تیری دیکھیے گر کوہ سے مثال
روئیں تنوں سے اٹھیے نہ بار گران تیغ

آب حیات چارہ کرے ، یا دم مسیح
ممکن نہیں جییں ترے خوں کردگان تیغ

منکر تری امامت حق کے ہیں گرم جنگ
درکار ہے وضو کو جو آب روان تیغ

---

۱ - ''تمکیں سے تیری دیکھیے گر کوہ کی مثال'' قصائد مومن (صفحہ ۶۲) - نول کشوری نسخوں میں مطابق متن ہے (مرتب)

Marfat.com

کیا سرکشی کی تاب کسی سخت کوش کو
جھکتا ہے تیرے آگے سر قہرمان تیغ
تیرے عدو گر اپنا گلا آپ کاٹ لیں
کام آئے کوشش و کشش رائگان تیغ

نسبت سے تیرے[1] ہاتھ کی چشمک زنی کرے
ابروے دلربا پہ خم جاں ستان تیغ
کیا بات تیرے پنجۂ آہن فشار کی
ورد زباں ہے غلغلۂ الامان تیغ

سرخی ترے عدو کے لہو سے ہے جا بہ جا
رنگین کس طرح سے نہ ہو داستان تیغ
ظالم ہیں تیرے دور میں نالاں کہ وقت جنگ
بانگ شکست تیغ ہے شور و فغان تیغ

کوئی کرے نہ گرمی روز نشور میں
بسمل پہ تیرے مہر مگر سائبان تیغ
وہ دست زور[2]، مظہر سر پنجۂ خدا
وہ تیغ باعث شرف دودمان تیغ

۱- نسخۂ کلیات مومن مطبوعہ ۱۹۳۱ع (صفحہ ۳۰) میں ''تیری ہاتھ سے'' اور نسخۂ طبع اول و دوم و سوم میں ''تیرے ہاتھ کی'' ہے (مرتب)

۲- ''زور'' طبع دوم و ششم مطبع نول کشور (صفحہ ۲۳، ۳۲) اور دیوان مطبع جوہر ہند دہلی (صفحہ ۱۸) میں ہے لیکن طبع اول مطبع نول کشور (صفحہ ۳۵) میں ''روز'' ہے جو غلط ہے۔ (مرتب)

Marfat.com

لرزاں تھے مثل بید ترے رعب سے جو ہاتھ
پھل باغیوں کو کچھ نہ ملا جز زیان[1] تیغ

پتھر کو بھی نہیں ترے حملے کی تاب ہے
یاقوت زرد ، شاھد بیم نہان تیغ

جرّاح گیا کبھی ترے زخمی کا ماجرا
سوزن کی بھی زبان[2] ہوئی ترجمان تیغ

یہ کہکشاں نہیں کہ رہا خوف سے جو دھیان
سو پڑ گیا ہے دل پہ فلک کے نشان تیغ

پایہ ترے مدیح شجاعت سے بڑھ گیا
کیوں کر رہے نہ تارک سر پر زبان تیغ

ہر بار کیوں نہ ہو تری تلوار تیز تر
دشمن کی ہے قساوت قلبی فسان تیغ

سیف و قلم ہیں دونوں ستون کاخ دین کے
حیراں ہوں باب علم کہوں یا جہان تیغ

رنگیں بیاں ہو کر ترے غزوے کے ذکر میں
پڑھنے لگے درود لب خوں چکان تیغ

غازی بھی تو شہید بھی تو تیرے دم سے ہے
سرگرم جلوہ فصل بہار و خزان تیغ

زہراب دیں اگر تری دولت کے دور میں
عمر خضر ہو زندگی جاودان تیغ

---

۱ - ''زباں'' قصائد ذوق (صفحہ ۳۴) میں - نول کشوری نسخوں میں ''زیان'' ہے - (فائق)

۲ - ''زبان نہ ہوئی'' طبع ۱۸۸۳ نول کشور (صفحہ ۳۲) میں اور بقیہ نسخوں میں ''زبان ہوئی'' ہے - (فائق)

Marfat.com

گرم دعائے شاہ ہو "مومن" کہ کب سے ہے
آمیں سرا زبان اجابت فشان تیغ

روز نبرد حادثہ ریز شکست و فتح
جب تک کہ ہے نشیب و فراز جہان تیغ

تاج ظفر ہو زیب دہ فرق دوستاں
اعدا کا سر رہے تہہ بار گران تیغ

ء

Marfat.com

(۷) قصیدہ در مدح حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

چاہنا خلق کو صہبا و صنم سے محروم
ایسی نیت پہ بہشت آپ کو واعظ معلوم

محتسب نے خم سے چھین لیا یا قسمت
ایسے کم بخت[1] کے ہاتھ آئے ہمارا مقسوم

پاک دامن ہو تو بدگو کے نہ دم میں آنا
سنتے ہیں لوط کے یہاں کوئی افتاے لزوم[2]

ہم ہیں اور عشق حقیقی کہ بجز ذات خدا
نہیں پایا کہیں دنیا میں وفا کا مفہوم

ہائے لینے نہ دیا نام عدو غیرت نے
ورنہ کیا کیا مرے ویرانے میں[3] تھی کثرت بوم

کہیں ایسا نہ ہو وہ غیرت حور آ جائے
ہے بہت میرے جنازے پہ فرشتوں کا ہجوم

---

۱ - نسخۂ اول و دوم مطبوعہ نول کشور (صفحہ ۹۰) [illegible] (صفحہ ۱۰۲) میں "کے" اور طبع ششم (صفحہ ۳۳) میں "کا" ہے - (مرتب)

۲ - "سدوم" قصائد مومن (صفحہ ۱۶۵) "لزوم" [illegible] نسخوں میں - (مرتب)

۳ - "پہ" نسخہ مطبوعہ نول کشور [illegible] طبع اول و طبع دوم ۶-۱۸۱ع و سوم ۱۸۷۰ع [illegible] "میں" ہے - (مرتب)

Marfat.com

گاہ کہتا ہے جنوں عشق کو، گہ کفر و حرام
جہل کرنے کو پڑھے تھے مرے ناصح نے علوم
گرمیٔ شوق شہادت ہوئی فولاد گداز
رہ گیا تشنۂ آب دم خنجر حلقوم

گر نہ ہو مے کشی و وصل صنم کی تعزیر
تو یقیں آئے مجھے یہ کہ جہاں ہے موہوم
مصرع زلف کبھی ہاتھ نہ آیا اپنے
نہ ہوا پر نہ ہوا، حال پریشاں منظوم

جوش وحشت ہے پہ ناصح نہ پنہاؤ زنجیر
دیکھ دیوانہ نہ ہو، میں نہیں پابند رسوم
نوجواں جب کوئی جاتا ہے جہاں سے ناشاد
تازہ ہوتا ہے مجھے داغِ امید مرحوم

کر دیا خواہش بے داد نے احوال تباہ
تو تو ظالم نہیں زنہار، پہ میں ہوں مظلوم
زلزلے آتے ہیں جب سے میں تہہ خاک آیا
چین دیتے نہیں اب تک بھی مجھے طالع شوم

چاہیے صبر مقدر پہ دریغ اے واعظ
تو خدا کا نہیں، جیسا ہوں میں دل کا محکوم
طعنۂ وصل ہوس ناک پہ ہنس دیتے ہیں
مکر الزام و ندامت نہیں لازم ملزوم

تیری رفتار قیامت، مری زاری طوفاں
حسن وعشق یہ کیوں کر نہ پڑے خلق میں دھوم

Marfat.com

پاک بازی کی طمع ہم سے گنہگاروں سے
کیا ہوئے عشق میں اے زہرہ جبیں وہ معصوم[1]

نالۂ گرم نے دلبر کو بنایا دل دار
معجز عشق سے جاں بخش ہوئی باد سموم

یاں کی لاکھوں خلشیں واں کی ہزاروں فکریں
ایک جاں اس پہ یہ ہنگامۂ آلام و غموم

کیا کہیں آج ترے کوچے سے گزری تھی نسیم
ویسے ہی تازہ ہیں گل ہائے مکرر مشموم

محتسب آپ کے آنے سے ہوئے دیر خراب
قصد کعبے کا نہ کیجے گا بہ ایں یمن قدوم

آ چک اے صبح طرب کٹ نہیں سکتی شب غم
جلد جائیں مع اغیار جہنم میں نجوم

مجھ کو بدنام کیا کیوں نہ فزوں ہو عزت
دود افغاں سے ہی پیر فلک کو خرطوم

دلیاں دے کے زمانے کو کروں نہ تسخیر
ہیں پسند فلک سفلہ ، صفت مذموم

جب ستایا مجھے[2] اس نے وہی الفت ، وہی دل
یہ غلط ہے کہ اعادہ نہیں ، ہر معدوم

سبب شادی دشمن تو بتا دو پہلے
پوچھنا پھر یہ تجاہل سے تو کیوں ہے مغموم

---

۱ - نسخہ طبع اول (صفحہ ۶۳) میں ''معصوم'' [illegible] شم (صفحہ ۲۲ ، ۳۳) میں ''معصوم'' ہے - (مرتب)

۲ - ''ستایا'' قصائد دوین (صفحہ ۱۶) میں [illegible] دوسری نسخوں میں - (مرتب)

Marfat.com

سبزہ رنگی نے تری قتل کیا ہے ظالم
یاد آتا ہے مجھے حال امام مسموم

افضل الناس حسن ابن علی ، سبط نبی
سید و سرور و مولا و مطاع و مخدوم

ابر بارندۂ دانش ، گہر فیض کمال
قلزم حسن عمل ، منبع دریاے علوم

مظہر شان الٰہی ہے یہاں تک کہ حکیم
متزلزل ہے دم بحث وجوب اور لزوم

علم اعجاز اسے ، معجزۂ علم اسے
جس میں اندیشہ ہو عاجز وہ سب اس کو معلوم

فکر الزام حکیم و متکلم ہو اسے
تو مجسم نظر آ جائیں نکات[1] موہوم

اثر ذکر سے ہو صاف دلی کے اس کے
نقش مرآت ہوا ، عکس ضمیر مکتوم

سائلوں کو جو وہ دیتا ہے طلب سے پہلے
فرط بخشش سے نہ مجمع رہے کوچے میں نہ دھوم

جود ہر بار[2] فزوں سے ، کف بے فاصلہ بخش
دشمن مایۂ معمول و کف مرسوم

ہیں مشابہ بہت اس دست کرم کے تل سے
کیوں کر اصفار نہ ہوں مرتبہ افزاے رقوم

---

۱ - ''نقاط'' قصائد مومن (صفحہ ۹۶) ''نکات'' نول کشوری نسخوں میں - (مرتب)

۲ - ''جود ہر بار'' طبع اول اور دوم مطبوعہ نول کشور (صفحہ ۳۷ حاشیہ صفحہ ۳۲) میں اور طبع ششم (صفحہ ۳۰) میں ''جود و بار'' ہے - (مرتب)

Marfat.com

شبه کیا عصمت لخت جگر احمد میں
جب مسلم هو که معصوم هے جزو معصوم

عہد میں اُس کے جو گل، زاری بلبل په هنسے
هو نسیم سحری ، هم اثر باد سموم

کہیں منکر کو نه انکار قیامت هو زیاد
عدل سے اُس کے هے آبادی هر کشور و بوم

نه وه خالق هے مگر هے اثر باعث خلق
نه وه رازق هے ولے قاسم رزق مقسوم

السلام اے روش آموز طریق اسلام
السلام اے خضر جادۂ جنت ملزوم

وه ترا پایه هے اے شاه جوانان بہشت
که کوئی حسرت [illegible] کی تمنا [illegible]

اگر کہے کوئی که [illegible] ہے ترا
ذکر کیا پھر کوئی تقدیر کو سمجھے [illegible]

کیا ترے [illegible] کی [illegible]
لیک کاغذ [illegible]

یه سبک رو که بیان [illegible] دو میں اُس کے
منه سے مفتوح نکلتے ہیں حروف مضموم

ہے بجا دیجیے اگر تجھ کو سلیماں سے مثال
که مسخر ہے پری اور ہوا ہے محکوم

تیری افواج کے میداں میں وہ جلوے خروش
بلبلوں کو "[illegible] آزار" گلستاں میں ہجوم

مدعی کو تری تلوار سے [illegible]
کر دیا تیغ [illegible] نے دوباره [illegible]

Marfat.com

تیرے اعدا کو سمجھو تو کریں جان پہ رحم
آدمی تو نہیں یہ ، پر ہیں جہول اور ظلوم

بوسہ دے تیرے دم تیغ کو تو آ جاوے
جس کو آتی نہ ہو تقطیع کلام منظوم

تیر باراں سے ترے کیوں کہ نہ بھاگیں اعدا
جانتے ہیں کہ شہب بہر شیاطین[1] ہے رجوم

آج کچھ دے ترے قاتل کی سزا داور حشر
تو عجب کیا ہے کہ جاتی رہے تاثیر سموم

مدد غیب پہ کی ، لشکر مغلوب سے صلح
کہ مسلمان نہ ہوں معتقد طالع شوم

نہ مقابل ہو ترے قصد کے عزم افلاک
نہ برابر ہوں ترے حکم کے احکام نجوم

ہو دل آزردہ کوئی گر ترے دشمن کے سوا
طبع[2] تحسین سے جاتی رہے تاثیر غموم

جہد شاہانہ یہی ہے تری کوشش سے ہوئی
خانقاہ فقرا بارگہ قیصر روم

امنیت ایسی ہوئی دور حراست میں ترے
ڈھونڈھتی پھرتی ہے تاثیر فغان مظلوم

---

۱ - طبع اول اور دوم مطبع نول کشور (صفحہ ۳۸ ، ۲۵) میں ''ہے'' اور طبع ششم (صفحہ ۳۵) میں ''ہیں''۔ غالباً تصحیح قیاسی سے طبع ششم میں کام لیا گیا ہے، نیز قصائد مومن (صفحہ ۷۱) میں بھی یہی ہے - مرتب

۲ - ''نحسین'' قصائد مومن (صفحہ ۷۲) میں - ''تحسین'' نول کشوری نسخوں میں - (مرتب)

Marfat.com

ھیں مخاصم ترے بد بخت پہ کم بخت نہیں
یعنی کثرت سے ھے قسمت میں حمیم اور زقوم

''مرحبا یا[1] بن علی'' کی چلی آتی ھے صدا
اب تلک روضۂ رضواں سے ، زھے فیض قدوم

دعوت عام تری سب کو بنا دیوے خاص
گر قضا کو نہ ھو پاس صفت فیض عموم

''ختم اللہ'' کا مورد ھے زبس قلب سیاہ
تیرے دشمن کو ھے خوں نابہ رحیق مختوم

دوستوں کو نہیں ڈر وسوسۂ شیطاں کا
ھیں جو دشمن متصدیٔ شعار مذموم

جام سے گر کوئی پی جائے تری نہی کے بعد
زھر کھاوے پئے درماں خراش ہلعوم

تیرے ایام میں باقی نہ رھا بس کہ فساد
چشمۂ خضر ھیں انہار عروق مجذوم

بدی خلق سے افزوں تھی نکوئی تیری
کر دی انصاف الٰہی نے یہ امت مرحوم

گر کہے ''یرحمک اللہ'' ترا خصم لئیم
عطسہ زن پھر نہ ھو زنہار دماغ مزکوم

تا سحر شاہ عبادت تری شب بیداری
شارح ''آیت کرسی'' بس ''حی القیوم''

---

۱ - ''ابن علی'' قصائد مومن (صفحہ ۳۷) میں - ''[illegible]ن علی'' نول کشوری نسخوں میں - (مرتب)

Marfat.com

'مومن آھنگ دعا ختم سخن کا ھے یہ وقت
آپ تو آپ ھیں دانائے قوانین و رسوم

جب تلک ذلت و عزت طرب و غم^۲ ھوں خلق
گوشہ گیر انجمن افروز سمین و معدوم

تیرے احباب مطاع اور توابع رھیں شاد
تیرے حساد خراب اور تیرے اعدا مغموم

ء

۱ - نسخۂ طبع اول مطبع نول کشور (صفحہ ۳۹) میں یہ شعر اسی مقام پر ہے اور طبع دوم اور ششم (حاشیہ صفحہ ۲۵ ، ۳۶) میں شعر "جب تلک الخ" پہلے ہے اور بعد میں شعر "مومن الخ" ہے - اس لیے ترتیب طبع بحال رکھی - (مرتب)

۲ - "کہ ہو" نسخۂ مطبوعہ نول کشور ۸۰ء (صفحہ ۲۵) و ۱۹۳۱ء (صفحہ ۳۶) - لیکن نسخۂ مطبوعہ ۱۲۸۴ھ و ۱۸۶۷ء میں "ھوں" ہے اور قصائد مومن (صفحہ ۴۷) میں "جب تلک ذلت و عزت ، طرب و غم سے ہو خلق" (مرتب)

Marfat.com

(۸) قصیدہ[1] (در مدح نواب وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خاں نصرت جنگ والی ریاست ٹونک

یاد ایام عشرت فانی
نہ وہ ہم ہیں نہ وہ تن آسانی

جائیں وحشت میں سوئے صحرا کیوں
کم نہیں اپنے گھر کی ویرانی

خاک میں رشک آسماں سے ملی
ہائے کیسی بلند ایوانی

کر دیا گردش سپہر نے حیف
برج خاکی، مسیر کیوانی

ایسی وحشت سرا میں آئے کون
بے دری کر رہی ہے دربانی

نکتہ سنجوں سے جی میں ہے پوچھوں
کہ میں شہری ہوں یا بیابانی

۱- غالباً یہ قصیدہ مدح حضرت [illegible]
''دیوان مومن'' مطبوعہ نول کشور لکھنؤ [illegible]
مطبع کی جانب سے غلط لکھا گیا ہے۔ اس قصیدے کے [illegible]
ممدوح وزیر کے لقب سے موسوم ہے۔ [illegible] نواب [illegible]
ہیں۔ (فانی)

Marfat.com

کیا ہوئی وہ بلندیٔ دیوار
کیا ہوئے وہ عماد طولانی

جائے گل ہیں چمن میں ریزۂ سنگ
کاہ کرتی ہے ناز ریحانی

اٹ گئے حوض و نہر غیر از چشم
ایک قطرہ کہیں نہیں پانی

نہ ملا کچھ نشان آب رواں
خاک سارے جہان میں چھانی

سقف رنگین و زر نگار کہاں
جز سپہر و نجوم نورانی

شور زاغ و زغن ہے سمع خراش
اب کہاں بلبل و غزل خوانی

نظر آتی نہیں وہ تصویریں
نقش دیوار کیوں نہ ہو مانی[1]

صرف دلق گدا ہوئے پردے
زینت افزائے کاخ سلطانی

آپ کاشانہ فرش خاک ہوا
کیسے قالیچہاے[2] کاشانی

یا ظروف و بساط سے مجھے تھا
دعویٔ قیصری و خاقانی

۱- نسخۂ اول و دوم مطبع نول کشور (صفحہ ۳۹ ، ۲۶) میں ''بانی'' اور طبع ششم (صفحہ ۳۷) اور قصائد مومن (صفحہ ۷۶) میں ''مانی'' ہے ۔ نسخہ مطبع جوہر ہند دہلی (حاشیہ صفحہ ۱۸) میں بھی یہی ہے ۔ (مرتب)

غالیچہ ہائے ۔ قصائد مومن ، صفحہ ۷۶ (مرتب)

Marfat.com

یا نہیں ہے مرقع و کشکول
تا کروں تازہ رسم ساسانی

مسند گوہریں کا دھیان آیا
پوچھتے کیا ہو وجہ گریانی

بالش سنگ و خواب واویلا
بار خاطر ہوئی گراں جانی

ہم ہیں اور حسرت مے گل گوں
خوں پلاتا ہے قہر یزدانی

زہر ملتا نہیں کہ پی جاؤں
اب کہاں وہ شراب ریحانی

شور مستی دعائے نوح نہ تھا
کشتیٔ مے ہوئی جو طوفانی

وہ گزک کیسی، وہ کباب کہاں
نقل مجلس ہے دل کی بریانی

ق

با پہاں پرنیان و اطلس سے
جلوہ در تہی سپہر سامانی

یا یہ احوال ہے کہ چاک ہوا
تنگیوں سے لباس عریانی

کیا کہوں اپنی گردش ایام
صبح نوروز ہے شبستانی

اس چمن زار کو خزاں تھی ضرور
میں نے کیا تہ کی بات سمجھانی

کر دیا خالق دو عالم نے
امتیاز ریاض رضوانی

Marfat.com

ہائے وہ رقص خوش قداں جس کے
صدقے[1] انداز سرو بستانی

ہائے وہ زمزمہ سرا جن کی
سحر ہاروت ، زہرہ الحانی

ہائے وہ ساز و برگ عیش و نشاط
قوت افزائے روح انسانی

تیر باراں فاقہ نے مارا
بک چکی تھی کلاہ بارانی

پنبۂ داغ دل کو حیراں ہوں
نہ رہا خرقۂ زمستانی

ایک دن یوں ہجوم یاراں تھا
جیسے اب مجمع پریشانی

کس سر پُر غرور کو دی ہے
تنگیٔ غم نے چین پیشانی

مجھے دونوں جہاں سے کھویا
کیا کہوں ظلم چرخ دورانی

یعنی اس حال پر فزوں تر ہیں
آرزو ہائے نفس شیطانی

حسرت لعل سیم تن میں ہوئے
گوہر اشک چشم مرجانی

اے فلک دل کو داغ کرتی ہے
زر خورشید کی درخشانی

۱- ''شکل'' قصائد مومن (صفحہ ۷۷) میں - نول کشوری نسخوں میں ''صدقے'' ہے - (مرتب)

Marfat.com

بے زری سے مری تجھے حاصل
کچھ نہ ہوگا بجز پشیمانی

طالع عمر بدیعا سنج میں ہے
کیا ضرورت ہبوط میزانی

جان مومن پہ گونہ گونہ ستم
کفر اتنی بھی نامسلمانی

تا کجا اے یزید شمر خصال
فتنہ ہائے فریب سروانی

اس سے کاوش نہ کر نہ ہو ظالم
آپ اپنا تو دشمن جانی

تجھے معلوم ہے نہ ہے وہ کون
کھول دوں میں یہ راز [illegible]

مدح خوان شہ وزیر لقب
ختم جس پر ہوئی سخن دانی

پایہ [illegible] [illegible] [illegible]
فوق [illegible] [illegible]

کیا کہوں اس کے دست ہمت کی
میں گہر باری و زر افشانی

ہر ادا کی ہے زینت [illegible]
رشک ترجیح [illegible] [illegible]

۱- "[illegible]" [illegible]
۲- "[illegible]" [illegible]
میں "زر افشانی" ہے (مرتب)

Marfat.com

اس کے احساں سے غرّۂ شوال
اھل تقویٰ کو سلخ شعبانی

کہیں نیرنگیٔ زماں سے فزوں
خوان نعمت کی اس کے الوانی

سور کو وہ جواد دے ڈالے
شوکت و حشمت سلیمانی

کر دے سارے جہان کو سیراب
بحر ھمت کی اس کے طغیانی

بخشش بے شمار سے مشکل
ھے دبیر فلک کو دیوانی

اس کے خوان نوال سے بہ مثل[1]
آز اشعث کی کند دندانی

اس کے عہد کرم کی نسبت سے
بڑھ گئی عمر عالم فانی

بے سخاوت اسے قرار کہاں
کہ ھے عادت طبیعت ثانی

اس کے ھے روزگار میں یکساں
ابر کو بہمنی و نیسانی

دوری اپنی نہیں ھے مانع فیض
مہر کو کیا حجاب ظلمانی

۱- ''ھو مثل'' نسخہ مطبوعہ نول کشور طبع اول و دوم (صفحہ ۱۰ حاشیہ صفحہ ۲۷) اور نسخہ مطبع جوھر ھند دھلی (صفحہ ۵۰) میں ''شل'' نسخہ مطبع نول کشور ۱۹۳۰ء (صفحہ ۳۸) میں - قصائد [illegible] (صفحہ ۸۰) میں ''بہ مثل'' ھے - (مرتب) -

Marfat.com

گرگ نے دور عدل میں اس کے
سیکھ لی راہ و رسم چوپانی
آشیان عقاب و شاہیں میں
روز کنجشک کی ہے مہمانی
حملۂ شیر گیر سے اس کے
نعرہ زن ضیغم نیستانی
اس کے اک ایک لشکری کا تنک
دعوئ سامی و نریمانی
خنجر جاں شکاف میں اس کے
ابروے یار کی سی بترانی
افعی رمح دیکھ لے اس کا
تو عصا بھول جائے ثعبانی
گرز سے اس کے بار گردن ہے
مغفر شدعی کی سندانی
اس نے شمشیر جب علم کی ہے
دو گردوں ہوئی ہے قربانی
موج دریائے خوں سے روز مصاف
ہووے کشتی زمیں کی طوفانی
ہیں مخاصم بھی سخت شکر گزار
عمر جو کٹ گئی بہ آسانی
تیر خارا شگاف سے اس کے
لعل جو ہے سو لعل پیکانی
زیر راں اس کے توسن چالاک
رشک اسپ سپہر گردانی

Marfat.com

شوخیٔ یار کی سی چالاکی
نگہ شوق کی سی جولانی

دم گل گشت وہ سبک رفتن
اهتزاز نسیم بستانی

روز جنگ اس کے نیم جولاں میں
صرصر عاد کی سی طغیانی

کثرت باد عنصری اس کی
مثبت انقلاب ارکانی

اس سے دیتے سپہر کو تشبیہ
گر نہ ہوتا ستارہ پیشانی

مانع سعی دل پسند اس کو
ملک عالم کی تنگ میدانی

تیرے اوصاف[1] کے صحیفے میں
صنعت کارنامۂ مانی

گل جبینی پہ تیری قرباں ہوا
نوبہار ریاض رضوانی

برومندیٔ آرزوے حصول
کشت مطلب کی تیرے دہقانی

آستانے پہ تیرے چرخ نہم
ہو نہ جائے بلند بنیانی

سمجھے ہے درجۂ شرف کیواں
قصر رفعت کی تیرے دربانی

۱۔ ''ہوں'' نسخہ نول کشور طبع ۱۲۸۳ھ اور ۱۸۷۶ع اور ۱۸۸۰ع (صفحہ ۲۴ ، ۲۸) میں نسخہ مطبع جوہر ہند دہلی ۱۳۰۵ ہجری (حاشیہ صفحہ ۲۰) نسخہ نول کشور ۱۹۳۱ع (صفحہ ۳۸) میں ''ہو'' ۔ (مرتب)

Marfat.com

شعلۂ شمع بزم کو تیرے
دعوے حسن ماہ کنعانی

داغ سے تیرے جام عشرت سے
گل دامن کی پاک دامانی

تیرے دشمن کے واسطے عاشق
زلف جاناں سے لے پریشانی

اے سخن سنج نکتہ داں تیری
کس زباں سے کروں ثنا خوانی

مجھ سے ناکس کی ہم نشینی نہ
تجھ سے داور کو شوق پنہانی

نہ یہ سمجھا ہوں سیر اختر سے
علم غنی نہ ہووے ایقانی

حامل دفتر مدیح سے یوں
مجھے پہنچا تنہا علم اذعانی

کہ نہیں کیوں خیال خوف حرم
موسن اور اتنی نا مسلمانی

تجھے معلوم کیا نہیں ناداں
فرض ہے حج بہ نص قرآنی

کیوں کہ ہو عذر بے زری مقبول
ہے خلاف قیاس [illegible]

۱- "گل داماں کی پاک دامانی" [illegible] -
"گل دامنی [illegible]" [illegible]
(صفحہ ۳۳ [illegible])

Marfat.com

اول اس در پہ سجدہ ریزی کر
تا ملے مفت جاہ کیوانی

پھر طواف حرم میں ہو مشغول
تیرے صدقے شروط ایمانی

کب تلک اعتکاف بت خانہ
کب تلک کنج دیر و رہبانی

یوسف مصر نکتہ سنجی حیف
یوں گرفتار چاہ کنعانی

کیا پیام اور کیا پیام گزار
جس کی ہر بات وعظ عرفانی

آب و تاب کلام سے اس کے
آب ہو لولوی و مرجانی

عالم مُحمل[1] حدیث رسول
واقف نکتہ ہائے فرقانی

اس کے آگے علوم پیر فلک
سبق کودک دبستانی

دیکھ اشراق اس کا افلاطون
کہے ہٰذا حکیم ربّانی

۱- ''مُحمل'' نسخہ کلیات مومن طبع اول اور دوم (صفحہ ۳۴ حاشیہ صفحہ ۲۸) میں اور طبع ششم (صفحہ ۳۰) اور نسخہ دیوان مومن مطبوعہ مطبع جوہر ہند دہلی ۱۳۰۵ھ میں ''مجمل'' ہے - (مرتب)

Marfat.com

جبہہ ، خورشید سے فروزاں ترا
جبہہ سے دل زیادہ نورانی

شام پیری میں اس کا وہ عالم
زرد رو جس سے صبح ریعانی

''کرم اللہ'' نام و ذات اس کی
مظہر لطف ہائے یزدانی

ہے مجھے بھی خیال طوف حرم
خضر رہ کر ہو فضل رحمانی

تاکہ صحن ''منا'' میں کر ڈالوں
نفس امارہ کو بھی قربانی

اس سے افزوں ہے شوق اس در کا
جس سے حاصل ہو نہ بہ آسانی

کہ محرک ہے التفات نہاں
تاب فرسا ہے جذب روحانی

نہ کہوں کیا کہ بن نہیں آتی
ورنہ میں اور [illegible]

دشت گردی کے شوق نے مارا
ہوں تو دیوانہ لیلے [illegible]

سوچ سوچ اپنے دل میں ڈرتا ہوں
نہ ہوں وسواس ہائے شیطانی

۱۔ [illegible] اول و دوم مطلع [illegible]
نسخہ مطبع جوہر ہند دہلی (صفحہ ۱۲) میں ''[illegible]'' [illegible]
نول کشور (صفحہ ۳۰) میں ''افزوں تر ہے'' ہے (مرتب)

Marfat.com

ہے ابھی آرزوے وصل صنم
ہے ابھی حسرت ہوس رانی

فکر انجام سد راہ ہوئی
سن چکا ہوں ''حدیث صنعانی''

بعد یک چند گر خدا چاہے
میں ہوں اور تیرے در کی دربانی

آکے اس بزم میں دکھاؤں گا
شعلہ ہاے خرد کی نیرانی

میرے سینے کے صفحے میں ہے رقم
علم دانا دلان یونانی

مجھ تلک پہنچے ہیں اب وجد سے
ورثۃً نکتہ ہاے لقمانی

مہر افلاک عقل و دانش ہوں
فطرتی ہے مری درخشانی

''نسر طائر'' کو سمجھے ہے بے پر
مرغ فکرت کی بال جنبانی

وہ خرد مند ہوں کہے ہے مجھے
''عقل اول'' حکیم لاثانی

میں روش دان حکم برجیسی
میں ادا فہم سیر کیوانی

ہوں وہ نباض جس کے ناخن میں
حرکات عروق شریانی

آئنہ ہے صفا سے دل میرا
کہ ہوا پر نہیں ہے حیرانی

Marfat.com

میرے خامے کے جوش گریہ سے
روئے دیتا ہے ابر نیسانی

سامنے میری تر زبانی کے
نطق الکن "حدیث سحبانی"

میرے ربط کلام کو پہنچے
نثر "سعدی" نہ نظم "سلمانی"

جاں فزائی مرے سخن کی دیکھ
سم گئے خضر و آب حیوانی

میرے زاغ قلم کی نیم صریر
صد صفیر ہزار دستانی

میرے گوہر تمام ناسفتہ
میرے یاقوت سب بدخشانی

میری نیرنگیٔ تخیل سے
سمیا گر ہے روح نفسانی

میں وہ سرمایۂ بلاغت ہوں
جس کے در [illegible]

"انوری" کے بیان میں ہے [illegible]
میری تقریر کی سی [illegible]

ملک معنی کا شہریار [illegible]
دیکھو "خسرو" مری قلم [illegible]

میری نسبت سے خاک ہند کو ہے
رونق سرمۂ صفاہانی

آج ہوتا "[illegible]" [illegible]
اب تخلص مرا ہے [illegible]

Marfat.com

"مومن" اب ختم کر دعا پہ سخن
تا کجا لاف ہائے طولانی

جب تلک باعث نشاط و ملال
ہے وصال و فراق جانانی

تیرے حساد و رنج گونا گوں
تیرے احباب اور تن آسانی

تیرا اقبال روز افزوں ہو
جیسے مومن پہ لطف رحمانی

ء

Marfat.com

(۹) قصیدہ در مدح راجا اجیت سنگھ

صبح ہوئی تو کیا ہوا ، ہے وہی تیرہ اختری
کثرت[1] دود سے سیاہ ، شعلۂ شمع خاوری

چشم ستارۂ سحر ، لون[2] زحل سے سرمہ سا
دشنۂ ترک چرخ سے ، تیز[3] نگاہ مشتری

خط بیاض صبح وہ ، شعلہ دم اژدر سپید
عکس سے جس کے آب ہو ، آئنۂ سکندری

یاد ہوا ہے کوئی یار ، خانہ خراب و جاں گداز
خفیہ شمال میں سموم ، باد صبا میں صرصری

سامعہ سوز و دل خراش ، گریہ فزا و زخم ریز
نغمۂ نوک عندلیب ، قہقہۂ گل طری[4]

مجھ کو فغاں سے کام اور ذکر میں اہل خانقاہ
دیر میں شور بید خواں ، میکدے میں نوا گری

---

۱ - دود گناہ - نسخہ مطبع نول کشور ۱۹۳۱ ع ، صفحہ ۲۳ -
۲ - ''لون زحل'' قصائد مومن (صفحہ ۱۱) - ''بون کے زحل سے'' نول کشوری نسخوں میں (مرتب)
۳ - ''تیز'' قصائد مومن (صفحہ ۱۱) میں - ''تیر'' نول کشوری نسخوں میں - (مرتب)
۴ - ''طری'' قصائد مومن (صفحہ ۱۱) میں - ''تری'' نول کشوری نسخوں میں - (مرتب)

Marfat.com

چار طرف ہے غلغلہ ''حیّ علی الفلاح'' کا
بدظنیوں سے عذر لنگ ، شدت ضعف و لاغری

شعلۂ شمع سے فزوں چہرہ مرا زریر گوں
رنگ شفق سے بیش تر ، گریہ مرا معصفری

رشک فزا نظارۂ صحبت ساکنان قرب
پستیٔ بخت کو دکھائے گھر کی بلند منظری

صبح مری شب مریض ، شب ، شب اولین گور
زور[1] گزار ہم شام ، سختیٔ روز محشری

غم نہ سما سکا مرا ، بس کہ جہان تنگ میں
چرخ میں یہ محدبی آ گئی اور مقعری

صبح کی جب بہار ہے ساقیٔ غنچہ لب ہو پاس
مے سے عذار لالہ رنگ ، لب سے مذاق شکری

ہر حرکت محرک شوق و مہیّج ہوس
قل قل[2] شیشہ قاہ قاہ ، مطرب طرفہ زیوری

بسترگل پہ خواب خوش ، سرخوشی نشاط خواب
عطر لباس سے گلاب جرم دماغ کی تری

رطل گراں دم صبوح ، مست مے شبینہ روح
سر بسر امتیاز[3] طبع ، رنج خمار سرسری

---

۱ - ''زور'' نسخہ قصائد مومن (صفحہ ۸۹) میں - ''روز'' نول کشوری نسخوں میں - (مرتب)

۲ - ''قل قل'' نسخہ قصائد مومن (صفحہ ۹۰) - نول کشوری نسخوں میں ''قم قم'' ہے - (مرتب)

۳ - ''اہتزاز'' قصائد مومن (صفحہ ۹۰) - نول کشوری نسخوں میں ''اسیاز'' ہے - (مرتب)

Marfat.com

عطر مشام حور عیں نُہ فلک نوا آفریں
ادخنہ و بخور سے عنبر و بان مجمری

ایک سے ایک کامیاب ، سینۂ حاسداں کباب
ایک طرف شراب ناب ، ایک طرف گزک دھری

جب نہ رہی طمع تو کیا خلد میں گر ملے بہ فرض
قصر زبرجد و مے لعل و جام گوہری

میرے یہ بخت ہائے بخت ، ایسے نصیب یا نصیب
چارۂ یاس ، امید حشر ، مرگ علاج مضطری

طول امل کی حد نہیں ، ساز طرب کہاں سے آئے
بادشہی جہاں ہو کم ، حیف وہاں قلندری

یاں کے ہوئے نہ واں کے ہم جیسے فقیر بت پرست
بندگیٔ خدا تو ہو گر نہ ہو صاحب افسری

چرخ نے جیسے جیتے جی کیں پدری عنایتیں
خاک کرنے کی بعد مرگ ، ویسی ہی مہر مادری

عشق عیاں کا کیا بیاں ، حسن عیاں رہا نہاں
قمریٔ نالہ کش زباں میری ہے دل صنوبری

وہم بروں شدن خیال ، قید سے چھوٹنا محال
یاں سے گریز کیا مجال ، بند گراں پہ ہے دری

چھوٹ بھی لئے تو راہ بند ، جائے بہ جائے لامکاں
کوئی عجب طلسم ہے گنبد چرخ چنبری

---

۱ — "نوا آفریں" [illegible]
[illegible]

رغبت وصل پر حذر یار کو ہائے ہائے ہے
نا کسی[1] آفت قرار ، نے ہوس ستم گری

کل سے زیادہ آج ہے غم کی فراہمی مباد
آج سے کل زیادہ ہو ، حال کی اپنے ابتری

چرخ سے جنگ اور ایک جزو ضعیف چرخ یہ
طالع دوں خراب ہو ، آپ کرے جو یاوری

نالے سے میرے گرم و خشک ، زہرہ و ماہ کا مزاج
گریے سے میرے سرد و تر طبع بروج آذری

جان جہاں کو دل دیا ، دشمن جاں ہوا جہاں
سر میں ہوا ، نظر میں یاس ، سینے میں آرزو بھری

یک دل و گونہ گونہ زخم ، یک تن و فوج فوج خصم
یک جگر و ہزار نیش، یک سر و صدگراں سری

جور سہوں ، وفا کروں ، حق وفا ادا کروں
یہ نہ کروں تو کیا کروں قہر ہے عشق و بے زری

قدر ہنر کو چاہیے عقل و تمیز و درک و فہم
دست کشادہ ، دل فراخ ، منعمی و تونگری

سو امرائے عصر تو بے خرد اور جہل دوست
بخل کے ساتھ ہر جگہ ، جمع بہیمی و خری

ایک جہاں میں قدرداں سو وہ بہ رغم آسماں
آج یہاں ہے کل وہاں ، واہ کہاں داوری

''راجا اجیت سنگھ'' نام ، کام روائے خاص و عام
جود سے جس کے بے نظام ، کار جہاں کی ابتری

---

۱ - ''نہ آئے طاقت قرار'' قصائد مومن (صفحہ ۹۱) میں ''نا کسی آفت قرار'' سول کسوری نسخوں میں - (مرتب)

Marfat.com

فیل نشیں بنا دیا ، خاک نشیں کو اُس نے اب
خاک نہیں فلک کو زیب ، لاف و گزاف برتری

چین سے زر عدن سے در کان سے لعل و گوہر آئے
بس کہ جہاں میں شہرہ ہے ، اُس کی غریب پروری

دست گہر فشاں سے وہ ، نامہ اگر کرے رقم
دام ہما ہو حسرت مرتبۂ کبوتری

لیتے ہوئے گرائے[1] جو بار عطا سے لعل و در
کلبۂ خاک روب کو جیسے دکان جوہری

"حاتم و معن" پائمال ، اُس کے صف نعال میں
صدر نشین بزم کام بخشی و فیض گستری

لعل لب اُس کے درفشاں جیسے گہرنثار دست
جائزہ کم نہ آفریں ، دونوں میں ہے برابری

یکشنبہ خرج[2] بزم کا ، نیمہ خراج "نیمروز"
بخشش ہفتہ حاصل و فائدۂ ہفت کشوری

ایک جہاں گدائے در اور وہ سب جو معتقد
بے طمعی سے تیغ وقت ، جس کا سوال قیصری

دور کرم میں اُس کے لعل خشکی لب کا ہے بہا
در یتیم کو بکے ، چشم یتیم کی تری

اس سے زیادہ اور کیا ، ہووے گی بخشش و عطا
کم رہے آنکھوں سے ملک ، بیش نہ ہو مقرری

---

۱ - "گرائے" قصائد مومن (صفحہ ۹۳) [illegible]
نسخوں میں "در آئے" ہے ۔ (مرتب)

۲ - طبع اول ، دوم ، ششم (صفحہ ۴ ، ۲۱۳ ، ۱۸۸) میں "یک نمہ چرخ" اور قصائد مومن (صفحہ ۹۴) میں "یک شنبہ خرج" (مرتب)

Marfat.com

رونق لولیان بزم ، دیکھ کر اس کی جود سے
خیرہ نگاہ بس کہ ہے لولیٔ چرخ چنبری

گرم دعاے[1] بازگشت ، شکل بشر میں سوے خاک
بہر حصول زیور و چارۂ رشک زیوری

اس کے ادیم حشمت و مائدۂ جلال پر
خستہ ذباب کی طنیں ، طنطنۂ سکندری

جوش طراوت مشام ، وجہ عطاس عز و جاہ
لطف نسیم مشک بیز ، خلق شمیم عنبری

بوسہ روا بہ ہر طریق ، سجدہ و فرق ہر فریق
سنگ در اس کا اک صنم ، رشک بتان آذری

تو وہ بہار حسن باغ جس پہ کرے نثار جاں
لالہ رخی ، سہی قدی ، گل بدنی ، سمن بری

لب کو مثال کس سے دوں ، لعل و عقیق بے مزا
گل میں کہاں یہ نازکی ، مل میں کہاں یہ احمری

چشم کا تیری امتزاج ، روح فزا ، نظر فزا
گریۂ مستی و نگہ ، روح[2] و گلاب عبہری

فصل بہار بعد یاس ، کس لیے غنچہ پھر ہوا
بزم میں تیری گر نہ تھی ، گل کو امید ساغری

جمع جو تجھ میں عدل و حسن جن سے خرابیاں خراب
مست شراب لب شراب ، محو پری رخی پری

---

۱ - ''دعاے'' نسخہ مطبوعہ نول کشور پریس ۱۲۸۳ھ ، ۱۸۶۷ء (صفحہ ۲۴ ، حاشیہ صفحہ ۱۰۳) میں ، طبع ششم (صفحہ ۴۴) دی ہے - (مرتب)

۲ - ''روح گلاب و عبہری'' قصائد مومن (ص ۹۵) - نول کشوری نسخوں میں ''روح و گلاب عبہری'' - (مرتب)

Marfat.com

اطلس چرخ[1] زیر گرد جوش ہوائے رشک سے
آتش سینۂ نجوم ، خجلت آب پیکری

تو وہ سوار یکہ تاز ، عرصۂ رزم گاہ میں
جامہ دریدہ جس کے ساتھ قطرہ زنی سے صفدری

توسن باد پا ترا ، روز وغا بگاڑ دے
صرصر عاد کی ہوا ، دم میں دکھا کے صرصری

سیر ریاض میں نسیم ، سطح ہوا پہ بوئے گل
عرصۂ بحر طے کرے ، آن میں بے شناوری

روز نبرد گرچہ ہو خصم جبان[2] کے زیر راں
توسن برترین فلک ، تو بھی محال[3] جاں بری

اس تگ و دو کو کیا کہیں چرخ رس ایک جست میں
تیر قدم پہ رہ گئی ، طائری و تکاوری

ہائے سبک عنانیاں ، واہ گراں رکابیاں
وہ غزال چین ہے وہ ، وہ پلنگ بربری

مجھ سے مدیح سنج کو ، ایک خیال گر نہ ہو
شاہ سوار کیا کرے ، جس سے ہو[4] اس کی چاکری

---

۱ - ''زیر'' طبع اول اور دوم مطبوعہ نول کشور [illegible] صفحہ [illegible] طبع [illegible] (صفحہ [illegible]) اور [illegible] (صفحہ [illegible]) میں [illegible] ہے - (مرتب)

۲ - ''جبان'' [illegible] معنی بزدل [illegible] نسخہ [illegible] اور نول کشوری نسخوں میں ''جہان'' [illegible]

۳ - ''محال'' نسخہ [illegible] (صفحہ [illegible]) [illegible] نسخوں میں ہے (مرتب)

۴ - ''ہو'' طبع اول اور دوم (صفحہ [illegible] ، ۳۲) میں - طبع [illegible] (صفحہ [illegible]) میں ''ہے'' - (مرتب)

Marfat.com

کر دے دشمن اس لیے تو نے زبون و سرنگوں
سجدہ گہہ صفات بد تا کہ ہو نیک محضری

تختہ حریف کا تباہ حال و تغیر کعبتین
نیل مرام و شش جہت سہرہ و قید شش دری

جس نے مقابلہ کیا ، بے جگری سے چل دیا
کیا کھلے ایک حملے میں گرچہ کھلے دلاوری

چرخ سے کم تو کیا ہو وہ خود جو ضرب گرز اٹھائے
حربے سے پہلے سر شکن ، ہر عدو یہ مغفری

ساکن بحر و بر تمام رام نہ ہوں تو کیا کریں
تیغ میں یہ نہنگی اور طبع میں[1] ہے غضنفری

افعی رمح سینے کو چیر کے دل نکال لے
مار سیاہ زلف سے ہو نہ سکے یہ دلبری

بال و پر فرشتۂ موت ہیں یا پر خدنگ
دشنہ[2] دشنۂ قضا ، یا ترے تیر کی سری

خندۂ برق تیغ میں ، گرمی مہر "تیر[3]" ماہ
گریۂ زخم تیر میں جوش سحاب آذری

شہرت ظلم و جور سے دور میں تیرے کیا عجب
ہفت پدر اگر بہم ترک کریں برادری

---

۱ - "ہے" نسخہ اول و دوم (صفحہ ۹۴ ، ۳۲) - طبع ششم (صفحہ ۷۵) میں "یہ" ہے - (مرتب)

۲ - "دشنۂ دشنۂ" نسخہ کلیات مومن طبع ۱۲۸۳ ھ (صفحہ ۳۲) ۱۸۷۶ ع و ۱۸۸۰ ع (مطبع نول کشور) - اور "دشنہ ہے دشنہ" طبع ۱۹۳۱ ع (صفحہ ۷۵) (دستہ دشنۂ ؟) (فائق)

۳ - "ماہ تیر" نسخہ قصائد مومن (صفحہ ۹۸) - نول کشوری نسخوں میں "تیر ماہ" ہے - (مرتب)

Marfat.com

رونق بزم و عزم رزم ، فرّ جلال و قدر جاہ
تو نے بہ غایت کہاں جمع کیے ، نہ سرسری

سینے پہ روے دلبراں ، بر میں قبائے رستمی
پاؤں پہ فرق سروراں ، سر پہ کلاہ سروری

اس قدر اعتبار پر ، اس قدر انقلاب حال
یعنی ترے خدم کے ہیں طالع و بخت سنجری

ہے ترے در پہ منحصر اب جو شرف تو جائے تنگ¹
ماہ کو بیت زہرہ اور زہرہ کو برج مشتری

بس کہ خلف محال تھا ہو گئی نسل منقطع
ذات پہ تیری اس قدر ختم ہے پاک گوہری

ہے خرد مجسم و نکتہ نواز قدرداں
دیکھ نگاہ غور سے تو مری نکتہ پروری

شاعر بے نظیر ہوں ، سحر بیاں دبیر ہوں
دم ہے مرا نمونۂ معجزۂ پیمبری

سحر حلال سے مرے جادوے سامری خجل
طور کلیم اوج فکر ، نور خدا فسوں گری

لاف زنی بس مادح ، رسم نہیں کیا کروں
اس غم تازہ سے نہیں مجھ کو امید جاں بری

کفر حکایت غرور ، اس کے بغیر یہ خیال
تو "متنبی" و "جریر" عار ہے مجھ کو ہم سری

میری زباں میں وہ بات جس سے ملک سخن پرست
میرے بیاں میں وہ سحر جس سے جنوں زدہ پری

۱ - "تنگ" مطبوعہ دیوان (صفحہ ۹۹) میں اور قلمی [illegible] نسخوں میں "تنگ" ہے - (مرتب)

Marfat.com

حیرتیٔ عقوبت تازہ سوکلان قہر
بس کہ میرے حسد سے ہے تیرہ روان انوری

تجھ کو یہ گل زمیں پسند آگئی اتفاق سے
مزرع غیر میں کسے ورنہ سر کدیوری

نان گدا پہ رغبت شاہ جہاں غلط، غلط
با ہمہ برتری دروغ، آرزوے فروتری

اب نہیں کی ہے اختیار نظم کو میں نے یہ زباں
آپ ہیں لب پہ بوسہ زن ہندی و تازی و دری

باغ میں اپنے ہر شجر تابہ چنار و سرو، بید
اول و آخر بہار باد فروش نو بری

لذت مدح جاں فزا، تلخی ہجو تاب کاہ[1]
شہد ہے یاں تو شہد ناب، صبر ہے تو سقوطری

میری طلاقت لسان، میری فصاحت کلام
چارۂ صدرہ آزما[2] از پئے گنگی و کری

میرے معاند و حسود، ہرزہ ستاے رفتگاں
ہاجی خویش و بے خبر مست بہ لب کف آوری

ہیں یہ سگان جیفہ خوار، مغز سخن سے بے نصیب
کافر استخواں پرست، طرفہ سگی و کافری

---

۱ - ''کاہ'' نسخہ اول و دوم (طبع ۱۲۸۳ھ ۱۸۶۷ع (صفحہ ۵۰ و حاشیہ صفحہ ۳۲) میں ہے اور طبع ششم (صفحہ ۳۶) ''کاہ''۔ (مرتب)

۲ - ''صدر آزما'' نسخہ مطبوعہ ۱۲۸۳ھ و ۱۸۶۷ع و ۱۸۸۰ع (صفحہ ۵۰، ۳۳) مطبع نول کشور ''صد مریض'' ہے نسخہ ۱۹۳۱ع (صفحہ ۳۶) صدرہ آزما'' نسخہ قصائد مومن (صفحہ ۱۰۱) میں - (مرتب)

Marfat.com

میں وہ شہ سریر فضل ، جس کے خطیب کے لیے
اوج و حضیض آسماں پست و بلند منبری

فرط جہال سے نہیں گرچہ لباس کا خیال
تو بھی تو بکر فکر کو ، ننگ ہے زہرہ معجری

قیمت حسن یوسفی ، میرے سخن کی رونما
ہے یہ وہ حسن جس کی بیع ، مایہ فزائے مشتری

حضرت مومن اس قدر لاف اگرچہ ہے درست
طول مقال عیب و شعر جملہ عیوب سے بری

ختم سخن دعا پہ ہو ، تا نہ اثر میں ہو کلام
آپ[1] یہ قصہ مختصر ختم ہوئی سخنوری

تا کہ ہے بیت هفتمیں ، قوت لولیٔ فلک
تا کہ نہم میں ہے فرح ، بہر عروس خاوری

تجھ کو نصیب دولت صحبت نوجوان نگار
تجھ کو همیشہ عشرت تازہ عروس دلبری

تا رہے الفت آزما ، نازو غرور دل ربا
تا رہے آرزو فزا ، طرز ادائے دلبری

جور پہ تیرے جاں نثار ، غارتیان دین و دل
وصل سے تیرے کامیاب لب شکران عسکری

تا کہ ہو نوبہار میں قسمت رند مشربان
مستی و بے حجابی و نغمہ زنی و مے خوری

بہر حسود جام زهر ، ساغر مے ترے لیے
تا نہ هو ناگوار طبع تلخیٔ بادہ شکری

---

۱ - ''آپ یہ'' طبع اول (صفحہ ۱۰۱) ''آب ...'' طبع دوم (صفحہ ۳۳) ''آپ یہ'' طبع نسیم (صفحہ ۳۰۲) - (مرتب)

Marfat.com

رقص و سرود سے تری انجمن نشاط گرم
شعلۂ دود و عارض روشن و زلف عنبری

سوے ہزار گوش جاں ، روے زمیں پہ زرفشاں
باغ میں جب تک اس طرح ، جلوہ کرے[1] گل طری

تجھ کو نصیب بزم میں داد دہی ، صلہ دہی
مجھ کو مبارک ایک سو مدح گری ، گداگری

---

۱ - ''جلوہ گری گل طری'' نسخہ اول اور دوم (صفحہ ۵۰ ، ۳۳) - ''جلوہ کرے گل تری'' طبع ششم (صفحہ ۷۴) - (مرتب)

معما به اسم مومن

کیفیت وصال بس اب کچھ نہیں رہی
کیوں کہ نہ ہوں ''ملول میں'' شب کچھ نہیں رہی

ایضاً

ازل سے جی ہی نگہ سینہ میں حاصل ہے
بہا سرشک سے شاداب گلشن دل ہے

معما به اسم غلام علی خاں

قید بے حد ہے خانہ بے در ہے
تو بھی صاحب غلام سے ما ہے

معما به اسم میر محبوب علی

سر جا رقیب رشک سے لوٹے وصال یار
ہے اس کی چشم شوخ ادا میرے واسطے

۱- غم ۔ نسخہ ''دیوان مومن'' مطبوعہ مطبع نول کشور [illegible]
۱۸۴۶ء و ۱۱۰ ء (صفحہ ۹۰ و ۱۲۲) [illegible] ۱۹۳۱ء [illegible]
نسخہ مرتبہ ضیا طبع ۱۹۷۲ء (صفحہ ۲۶۶ [illegible]

Marfat.com

معما بہ اسم مہتاب رائے

بنے کیوں کر کہ ہے سب کار اُلٹا
ہم اُلٹے ، بات اُلٹی ، یار اُلٹا

معما بہ اسم نواب مصطفیٰ خاں بہادر

نوا بلبل کی بے بس کر رہی ہے
بہار اک جام بے جا بھر رہی ہے
صدا بے درد قمری کی بلا ہے
سر طاقت بھی جس کا نقش پا ہے
فلک کو کل نہیں بے جور و بے داد
سر مے کیا ہو ، گو ہے فصل خرداد
کہ وہ سرو خراماں یاں نہیں ہے
سرور اپنا تو اب امکاں نہیں ہے
بہار سبز پا کے پاؤں ٹوٹیں
کہ درد بے حد حسرت سے چھوٹیں

Marfat.com

مقطعات

جب کہا میں نے کہ تم بے داد گر نا آشنا
بے مروت ، بے وفا ، بیگانۂ احباب ہو
ہنس کے فرمایا کہ میں تو خیر جو کچھ ہوں سو ہوں
تم بھی تو بے چین ہو بے صبر ہو بے تاب ہو

ایضاً

صاحبو میرا حال مت پوچھو
بندہ سخت بے وفا ہوں میں

چھوڑ دلی [illegible]
[illegible] میں [illegible] ہوں میں

عذر ہے جو [illegible] سرکشی کے لئے
[illegible] ہے سب جفا ہوں میں

اے خداوند [illegible]
[illegible] ہوں میں

مجھ سے پوچھو دو میرے صاحب [illegible]
[illegible] ہوں میں

Marfat.com

ایضاً

وہ نوجوان عابد و ازہد کہ سب جسے
کہتے تھے ''مومن'' اور بہت دین دار تھا
کل ایسے حال سے نظر آیا کہ کیا کہوں
جو تھا سو اس کو دیکھ کے زار و نزار تھا
عبرت کی جا ہے ان صنموں نے کیا خراب
ملنے سے جن کے معتقد ننگ و عار تھا
بیمار کر دیا شب ہجر بتاں نے آہ
کیا ہوگئے وہ روز کہ پرہیز کار تھا
یا تو ہمیں ڈراتے تھے خورشید حشر سے
یا اپنے سر پہ داغ جنوں شعلہ بار تھا
اختر شماریٔ شب غم نے بھلا دیا
جتنا خیال پرسش روز شمار تھا
در ایک کی طرف نگہ بےکسانہ تھی
کس کی نگاہ لطف کا امیدوار تھا
ہمت سے اور ناز اٹھانے کی آرزو
باقی تھی گو کہ ضعف سے جینا بھی بار تھا
ہر دم ہوائے آہ سے اڑتی تھی منھ پہ خاک
جتنی کہ سر میں گرد تھی، دل میں غبار تھا
زخموں میں بس کہ مشک بھرا تھا میں کیا کہوں
عالم بدن کا اس کے عجب لالہ‌زار تھا
آنکھوں سے چند جدول خوں نابہ تھیں رواں
چہرہ جو ناخنوں سے سراپا فگار تھا
نے راحت و فراغ نہ آسائش و شکیب
نے طاقت و تواں نہ سکون و قرار تھا

Marfat.com

نے ہوش و بے حواس و بے آرام و بے قرار
بے صبر و بے تحمل و بے اختیار تھا

کیا کش مکش نے دونوں کو بے حال کر دیا
نے زور ہاتھ میں، نہ گریباں میں تار تھا

جنبش بھی تھی محال، تڑپنا تو اک[2] طرف
کاہیدہ جسم ضعف سے کوہ وقار تھا

ہو خود ہی بے حواس تو احوال درد دل
کس سے کہے خبر ہی نہیں کون یار تھا

کچھ ہاتھ سے اشارہ نہ تھا، نے زباں سے بات
تو بھی تو حال دست و زباں آشکار تھا

اس واسطے کہ خاک بر انگشت دست سے
لکھے یہ حال بندہ خدایا نگار تھا

اور اب یہ شعر شعلہ فشاں و زبانہ زن
تب خامہ ریز گرد و زبان[3] دار بار تھا

آغاز کار عشق میں انجام کار تھا
میں کیوں فنائے ہستی بے اعتبار تھا

۱۔ "و" نسخۂ طبع قدیم (صفحہ ۹۔۱) میں نہیں ہے۔ (مرتب)
۲۔ "ایک" طبع اول (صفحہ ۹۲) میں اور بعد کے نسخوں میں [illegible]
ہے۔ مرتب
۳۔ "زباں" طبع اول (صفحہ ۹۲) میں [illegible]
[illegible] (۹۔۱) [illegible]
ہے۔ (مرتب)

ایضا

عمّ بزرگ وار کہ ہیں عیسیٔ زماں
نسخے کا جن کے معجزے سے مشکل امتیاز
سقراط زہر خوردہ کا گر چارہ وہ کریں
عمر خضر سے ہو نفس واپسیں دراز
وہ سب ہی جس کی فطرت عالی کے ہیں مقر
وہ جس کی رائے خیل طبیباں میں سرفراز
ہو آب آب قول قدیم و جدید سے
تمریخ قابضات کا ان سے سنے جو راز
ہو ناف پیچ رشک سے بے تاب "بو علی"
قولنج مادّی کے اگر ہوں وہ چارہ ساز
حضرت کے خوان فضل سے وہ فضلہ چیں نہیں
قے میں نہ کیوں محقق طوسی کے ہو براز
خاکستر ان کے نسخۂ اکسیر اثر کی ہے
کحل الجواہر رمد چشم حرص و آز
بالفرض گر شراب میں ترکیب ان کی ہو
ہرگز رہے نہ گردن مینا میں پھر کزاز
از بس کہ زندگی کی توقع نہیں رہی
وہ بھی مرے علاج سے کرتے ہیں احتراز
کیا نار عنصری کے اُڑا ڈالے گی[1] دھوئیں
دل گرمیٔ حرارت عشق جگر گداز

۱- "ڈالے گی" طبع اول (صفحہ ۱۹۳) - "ڈالیں گے" طبع دوم و سوم (صفحہ ۱۲۳، ۱۸۰) - مرتب

Marfat.com

سوئے دماغ ابخرۂ دل کا یوں صعود
سجدے سے جیسے رکعت اول ، صف نماز

یہ حال ہے کہ ضعف سے کھلتی نہیں ہے آنکھ
ہے یاد کس کی ، نرگس [illegible] نہ باز

میں کیا کہ دم میں چلنے کی طاقت نہیں رہی
بیٹھا ہے پاؤں توڑ کے جب ایسا ہرزہ تاز

دوران سر کو دیکھ کے چکر میں آ گئی
وہ عقل جو کہ ہرزہ دوی سے ہے بے نیاز

کر نفس ناطقہ کو نہیں لگ گئی ہے چپ
ورد زباں ہے کیوں ہذیاں سے حدیث راز

کس کے خیال میں یہ پراگندگی ہوئی
احساس کو ذرا نہیں وسواس احتیاز[1]

اعصاب خود زلف شکن در شکن ہوئے
گردن میں ہے تشنج [illegible] سے دراز

میں کیا کہوں حقیقت رنگ عذار زرد
سمجھو تو حضرت یرقاں اس سے ہے مجاز

گر یہ بھی زور ضعف قویٰ سے عجب نہیں
دشوار ہو رہے عمر رواں کو بھی اجتواز

منہ کا مزا یہ تلخ نہ شیریں ہے اس سے تو
بے وجہ سرکہ روئی زعفراں [illegible] سبز

۱- ''احتیاز'' طبع [illegible] (صفحہ ۱۰۲) [illegible]
[illegible] (صفحہ ۱۰۰) [illegible] ۱۲۳ ،
۱۲۳ - (م ب)

صندل سے درد سر کو ہو کیا جب تلک جبیں
میں اس کے آستاں پہ نہ رگڑوں بہ صد نیاز

یاں شوق سرکہ روئی صندی صنم ہے خاک
صفرا شکن ہو سرکہ انگوری حجاز

یاں بوسے چاہییں گرہ زلف یار کے
ممکن نہیں کہ دانۂ آلو ہو چارہ ساز

لازم ہے میرے سینے پہ رخسار ماہ وش
کافور کی ہو قرص سے کیا چارۂ خراز

جھوٹی شراب یار کی درکار ہے کہاں
تسکیں پذیر ہو عرق بید سے جواز

اس جائے بوسۂ شکریں لب کا کام ہے
گل قند سے ہو کیوں کہ طبیعت کو اہتزاز

باقی رہی ہے ، بچنے کی تدبیر کون سی
اے ناصح شفیق ، جگر سوز ، چارہ ساز

الّا یہی کہ پہنچوں وہاں جس کی خاک در
کرتی ہے آج خاک شفا پر ہزار ناز

وہ مایۂ حیات ، وہ سرچشمۂ بقا
جس کا کہ ہے لعاب دہن ، آب جاں نواز

صد سالہ مردہ زندہ ہو گر اپنی بات پر
آ جائے اس صنم کا لب معجزہ طراز

رحم آئے تو عجب نہیں ، آخر غلام ہوں
اور وہ غلام خاص کہ یوسف تھا یا ایاز

پہنچاوے کاش کوچے میں اُس سبزہ رنگ کے
مرتا ہوں اپنی جان سے عمر خضر دراز

Marfat.com

ایضاً

موا جاتا ہوں ، اب جی میں ہے اس بے درد کو لکھوں
کہ مجھ کو تختۂ مشق اطبا کیوں بنایا ہے

نہ یہ سمجھیں سبب نے کچھ علامت سے مرض پایا
سڑی ہیں آپ "مالیخولیا" مجھ کو بتایا ہے

کوئی کہتا ہے "آلو" دو کہ صفراے کراتی ہے
"سیہ رو" نے ہرا جو رنگ کو چہرے کے پایا ہے

کوئی کہتا ہے "نیسر غس"[1] ہوا جب بے خودی چھائی
مجنبیے وسواس "سرسام دروغیں" سچ ہی آیا ہے

کوئی کہتا ہے میں سمجھا یہ سر جو اٹھ نہیں سکتا
"ہزال روح نفسانی" نے بارہ سر اٹھایا ہے

کوئی کہتا ہے جانتا ہے یہ گرمی "غب خالص" کی
اسی جاں سوز شعلے نے دھواں دل کا اڑایا ہے

کوئی کہتا ہے ترکیب اور غالب "خلط بلغم" ہے
رطوبت گر نہیں تو کیوں پسینے میں نہایا ہے

کسی کو "قشعریرہ" سے عفونت کا جو دھیان آیا
تو آخر سونگھنے کو "بول" کا شیشہ منگایا ہے

کوئی کہتا ہے یہ "سکتہ" ہے نظروں میں ٹھہری تو
کئی بار احمقوں نے لا کے آئینہ دکھایا ہے

کوئی سمجھا جو [illegible] کی [illegible]
تو کہتا ہے [illegible]

۱- "نیسر غس" طبع اول اور [illegible] (صفحہ ۱۰۲) [illegible]
طبع دہلی (صفحہ ۱۰۲) "نیسر غس" [illegible] (صفحہ ۱۲۰) [illegible]

کوئی اطراف کی سردی سے گرم شور و غوغا یوں
کہ سینکو چارۂ بالضد مکرر آزمایا ہے

کوئی کہتا ہے دیکھو ممتلی ہے نبض، مسہل دو
ولیکن پیش تر سے کر کوئی منضج پلایا ہے

کسی کو کم غذائی سے، گماں ہے ناتوانی کا
تو کہتا ہے کہ جلدی لاؤ کر کچھ بھی پکایا ہے

کسی نے شربت ورد مکرر کی جو ٹھہرائی
تو کوئی سن کے مثل غنچۂ گل مسکرایا ہے

کوئی کہتا ہے اب تو ہو گیا "کیلوس" بھی ناقص
کہ سالم ویسے ہی ہیں گرچہ ہونٹوں کو چبایا ہے

کوئی کہتا ہے پاؤں جو "تشنج" سے سکڑتے ہیں
کہ "قطرب" شے یہی "قانون" میں میں نے پڑھایا ہے

کوئی کہتا ہے یہ "سوزش غریزی" ہے کہ نسخے میں
سبھی اجزا ہیں بارد بندہ "تحفہ" ساتھ لایا ہے

کوئی کہتا ہے اس آتش کا اطفا سخت مشکل ہے
مگر دے دو کوئی گر برف کا کوزہ جمایا ہے

کوئی کہتا ہے، ہے بالخاصیت ہی برف میں گرمی
تمہیں ہندی مداوا کس ستم گر نے سکھایا ہے

کوئی کہتا ہے روغن دیجیے بادام مقشر کا
یہ نکتہ مرتے دم، استاد نے مجھ کو بتایا ہے

مگر عم فلاطوں منزلت میرے یہ کہتے ہیں
مرض وہ ہی ہے لیکن شرم کے مارے چھپایا ہے

یہ سودا عشق ہے تیرا، یہ تپ سوز غریبی وہ
کہ بے جا گرمئ صحبت نے تیری جی جلایا ہے

Marfat.com

یہ تلخی ذوق کی وہ تلخ کاسی ہے کہ حسرت نے
لب شیریں کے بوسے کا مزا مجھ کو چکھایا ہے

یہ خضرت لوں کی پرتو ہے تیری سبزہ رنگی کا
زہے نیرنگ شوق خوبت کیا رنگ لایا ہے

عرق وہ اشک ہے جو پاس رسوائی سے روکا تھا
اسی کے جوش نے دریا کا یوں بہایا ہے

صداع و صدر کا باعث بھی تیری بد دماغی ہے
اگرچہ سبحث ناصح نے بھی سر کو پھرایا ہے

سبب ظاہر ہے اضمحلال و ضعف و ناتوانی کا
قلق نے کوشیں کی ہیں الم نے جی گھمایا ہے

نہ کیوں لرزاں رہیں آنکھوں زمانے کی ہوا بازی
فلک نے سرد مہری سے تری کیسا ڈرایا ہے

منادی جاتی ہیں آنکھیں بس کہ شب [illegible] جاگی [illegible]
سحر تک شاد سے [illegible] لگی نے جلایا ہے

اقبال نقش سے [illegible] تیری [illegible]
نہ سوناتھی [illegible] ہے [illegible] ہے

نہ کیوں [illegible] اٹھا لانے [illegible]
غم فرقت تری دوری [illegible] اس [illegible] سے [illegible] ہے

غرض آچکا [illegible] جاؤں اور [illegible] ہے
سمجھ [illegible] حسرت سے [illegible] جلایا ہے

تاریخ وفات جدۂ مومن سراپاغم دخلہا[1] اللہ فی جنت النعیم

جب کہ اس غم سرا سے کی رحلت
جدۂ مومن پریشاں نے
سال تاریخ حسب حال کہا
دخلت بالنعیم رضواں نے
۱۲۳۷ ھ

تاریخ رحلت وحید زماں ، یکتائے دوراں ، ازیں ایرماں[2] سرائے ویرانی بنیان

انتخاب نسخۂ دیں ، مولوی عبدالعزیز
بے عدیل و بے نظیر و بے مثال و بے مثل
جانب ملک عدم ، تشریف فرما کیوں ہوے
آ گیا تھا کیا کہیں ، مردوں کے ایماں میں خلل
ہے ستم اے چرخ ، تو کس کو یہاں سے لے گیا
کیا کیا یہ ظلم تو نے بے کسوں پر اے اجل

---

۱ - دخلہا - نسخہ نول کشور طبع ۱۹۳۱ء (صفحہ ۱۸۳) میں ، نسخہ ۱۲۸۴ھ و ۱۸۷۶ء و ۱۸۸۰ء (صفحہ ۱۹۵ ، ۱۰۵) طبع دہلی (صفحہ ۱۰۸) میں ''دخلت'' - (مرتب)

۲ - حرماں - نسخہ نول کشور طبع ۱۹۳۱ء (صفحہ ۱۸۳) میں - نسخہ طبع ۱۲۸۴ھ و ۱۸۷۶ء و ۱۸۸۰ء (صفحہ ۱۹۵ ، ۱۲۵) و طبع دہلی (صفحہ ۱۰۸) میں ''ایرماں'' - (مرتب)

Marfat.com

جب اٹھائی نعش[1] اک عالم تہ و بالا ہوا
لوٹتا تھا خاک پر ، ہر قدسی گردوں محل
کیا کس و ناکس پہ تھا صدمہ کیا جس وقت دفن
ڈالتا تھا خاک سر پر ہر عزیز و مبتذل
مجلس درد آفرین تعزیت میں میں بھی تھا
جب پڑھی تاریخ ''مومن'' نے یہ آ کر بے بدل
دست بے داد اجل سے بے سروپا ہوگئے
فقر و دیں ، فضل و ہنر ، لطف و کرم ، علم و عمل

۱۲۳۹ ھ

ایمان تازہ کردن شہور و سنین بہ دست امیرالمومنین ابن امیرالمومنین

جو[2] سید احمد امام زمان و اہل زمان
کرے ملاحد بے دین سے ارادۂ جنگ
تو کیوں نہ صفحۂ عالم پہ لکھیے سال وغا
خروج مہدی کفار سوز ، دلک تفنگ

۱۲۴۲ ھ

---

۱ - ''نعش'' طبع [illegible] (صفحہ [illegible]) - ''[illegible]'' [illegible] دھلی (صفحہ ۱۰۱) - ''[illegible]'' طبع اول [illegible]

۲ - ''جو'' طبع [illegible] (صفحہ [illegible]) - ''[illegible]'' [illegible] دوم (صفحہ ۱۹۶ ، ۱۲۶) - [illegible]

Marfat.com

ایضاً

گلاب ناب سے دھوتا ہوں مغز اندیشہ
کہ فکر مدحت سبطِ قسیمِ کوثر ہے

وہ کون امام جہان و جہانیاں احمد
کہ محض مقتدی سنت پیمبر ہے

زمیں کو سپہر فلک سے نہ کیوں ہو دعوی نور
کہ اس کا رایت اقبال سایہ گستر ہے

عروج سنگ در قصر جاہ یہ کہ جسے
ہزار طعن حضیض ، اوج لامکاں پر ہے

زبس کہ کام نہیں ہے اسے سوائے جہاد
جو کوئی اس سے مقابل ہے سو وہ کافر ہے

شرف ہے سپہر کو اس کے زمانے سے دائم
زبس کہ روز و شب انصاف سے برابر ہے

وہ بادشاہ ملائک سپاہ ، کوکب دیں
کہ نور شمس و قمر جس کی گرد لشکر ہے

وہ شعلہ خصلت ، الحاد سوز و[1] کفر گداز
کہ جس کا نقش قدم ، سپہر روز محشر ہے

وہ برق خرمن ارباب شرک و اہل ضلال
کہ شعلہ خوشۂ حاصل ، تو دانہ اخگر ہے

وہ قہرمان فلک توسن و نجوم حشم
کہ ترک چرخ غلام اس کا سپہر چاکر ہے

---

۱ - ''و'' نسخہ طبع ششم میں نہیں ہے ۔ طبع اول اور دوم میں ہے - مرتب

Marfat.com

وہ شاہ مملکت ایماں کہ جس کا سال خروج
امام برحق مہدی نشاں علی فر ہے

۱۲۴۲ ھ

تاریخ وفات مولوی محمد عمر خلف الصدق مولوی محمد اسماعیل صاحب مرحوم

محمد عمر کا ہوا انتقال
بزرگ ایسے ہوتے ہیں پیدا کہاں
مجھے سال تاریخ کا تھا خیال
کہ سب نے کہا "مرد شیخ زماں"

۱۲۶۱ ھ

تاریخ کدخدائی میرن

مرے یار میرن کو اس سال میں
ہوا کدخدائی سے بارے فراغ
اگر غنچہ نارسیدہ ہے عروس
تو دولہا نہایت ہے نازک دماغ
"شگفتہ گل تازہ" سال زفاف
ہم کہہ رہے ہیں خوش الحان باغ

Marfat.com

تاریخ کد خدائی

ہوا کد خدا آج یعقوب بیگ
عروس اور داماد دونوں پری
بغل میں ہے ہم خوابۂ ماہ وش
زہے اختر بخت کی یاوری
کہا میں نے ''مومن'' سے تاریخ کو
کہ ہے ختم آس پر سخن گستری
کہا میں نے دیکھا مگر تو بھی دیکھ
سہا[1] پر ''بہم زہرہ و مشتری''

۱۲۶۸ ھ

شور انگیزیٔ قلم سینہ چاک ، اشک فشاں در ماتم حکیم غلام نبی خاں

جہان نکوئی نکوے جہاں
وحید زماں ، والد مہرباں
یہاں تک انھیں شوق خلد بریں
کہ ہر دم کو گنتے دم واپسیں

---

۱ - نسخہ کلیات مومن ، طبع ۱۹۳۱ ع ، مطبع نول کشور لکھنؤ (صفحہ ۱۸۴) میں ۱۲۲۰ اعداد تاریخ لکھے ہیں جو غلط ہیں - مومن کی تاریخ ولادت ۱۲۱۵ ھ ہے اس لیے ۱۲۲۰ ھ تاریخ کدخدائی نہیں ہو سکتی - ''زہرہ'' (۲۱۷) مشتری (۹۵۰) کے اعداد مل کر ''۱۱۶۷'' ہوتے ہیں ''سہا'' (۱۰۱) کے اعداد جمع کرنے سے ''۱۲۶۸'' برآمد ہوتے ہیں - فائق

Marfat.com

نہ دل میں نہ اُن کی زباں پر کبھو
رضائے الٰہی سوا آرزو

غرض آ گیا وقت موعود جب
گئی تن سے وہ جان عشرت طلب

تاسف نے کیا کیا ستایا مجھے
قلق نے زمیں پر لٹایا مجھے

غضب جان کو بے قراری ہوئی
بری حالت ایسی ہماری ہوئی

کہ دکھا دل عشرت آلود مرگ
ہوئی زندگی اپنی محسود مرگ

جہاں سے جب ایسا شفیق اٹھ گیا
تو جینے کا سچ ہے مزا کیا رہا

کہوں کیا کسی سے کہ کیا غم ہوا
سزا وار اشفاق ماتم ہوا

ولے شعر کی جو ہوس ہے بہ دل
اسی غم میں تاریخ کا تھا خیال

جنازہ اٹھایا فرشتوں نے آ[۱]
تو ''قد فاز فوزاً عظیما'' کہا

۱۲۳۱ھ

---

۱ - نسخہ طبع ششم (صفحہ ۱۸۵) میں ''آ'' ہے ، بقیہ نسخوں میں ''آ'' - (مرتب)

Marfat.com

عقد عبارت و معانی به اظہارِ سالِ نکاحِ یارِ جانی

کہاں تک تغافل بس اب لے خبر
خبر بھی ہے کچھ ساقی بے خبر
شراب تمنا پلا آج تو
ہوس ہائے مردہ جلا آج تو
مئے رشک آواز قم دے مجھے
سبو کے سبو خم کے خم دے مجھے
علاج دل سر بہ سر جوش کر
مئے وصل سے مجھ کو مدہوش کر
کہاں تک سیہ مستی اشک خوں
کبھی تو پیوں بادۂ لالہ گوں
کہاں تک رہوں تلخ کام و خراب
مئے عیش سے میں بھی ہوں کامیاب
جہاں ہے سراپا سرور و نشاط
زمانے کو ہے دورۂ انبساط
عجب وقت آسائش و کام ہے
کہ گردوں کو جنبش سے آرام ہے
نکلنے لگے خواہش و[1] مدعا
یہ جوف اب ہوا سے ہے سچ مچ بھرا
جہاں میں کسی کو ذرا غم نہیں
کہیں مرگ حسرت کا ماتم نہیں

۱- ''و'' نسخہ طبع ششم (صفحہ ۱۸۵) میں نہیں ہے، بقیہ نسخوں میں ہے - مرتب

Marfat.com

نہیں ہے زمانے میں رونے کا نام
صراحی بھی ہنسنے لگی مثل جام
جو شبنم کے تھے اشک دنداں ہوئے
بہ رنگ لب غنچہ خنداں ہوئے
عجب کر کوئی یار سے ہو جدا
وہ اقبال مند اب ہوا کدخدا
ہے اقبال جس کا جہاں پر محیط
سعادت زمین و زماں پر محیط
وہ خان فلک رتبہ "عباس" نام
خجل جس کے جلوے سے ماہ تمام
نہ کیوں کر ہو مہ اس کے جلوے سے داغ
ہے کنس سپہر تاباں کا چشم و چراغ
وہ "عبدالعلی خان" گردوں مکاں
جھکے جس کے آگے سر آسماں
خلیق و شفیق و سراپا وقار
زمانے کو ہے جس سے سو افتخار
طبیعت میں اس کی گرم سا گرم
سراپا مروت ، سراپا کرم
محبت فزائے دل ریش ریش
کرم گستر "مومن" سپہر نیش
عجب بزم عشرت کا ساماں کیا
سلیقے سے عالم کو حیراں کیا
کیا گیا سرانجام اسباب سور
کہ صرف چراغاں ہوئی چشم حور

Marfat.com

سر انجام وہ ہو سکے کیا بیاں
زباں سخن گو کو طاقت کہاں
ہوا جشن کیا کیا نہ سامان سے
گئے لے کے کس شوکت و شان سے
بندھا عقد کیا محکم و استوار
کھلا عقدۂ خاطر روزگار
کیا میں نے تاریخ کا جو خیال
یہ شعر آسماں نے پڑھا حسب حال
وصال دو مہ طالع و مہر اثر
۱۲۴۴ ھجری
قران دو نجم سعادت ہنر
۱۲۴۴ ھجری

ترانہ ریزیٔ ہزار در شمار سنہ اتمام "گلشن بے خار"

کیا تذکرہ شیفتہ نے لکھا
ہے شیفتہ جس کے جان معنی
یوں نکتہ شناس ہیں پر ایسا
کوئی نہیں قدردان معنی
افکار بلند سے بنایا
اک چرخ پر آسمان معنی
ہر فقرۂ نثر جان مضمون
ہر شعر رواں، روان معنی

Marfat.com

کیا بات ہے منتخب کی تیرے
اے منتخب جہان معنی

ہر نقطۂ انتخاب تیرا
خال رخ دل بران معنی

تیرے جو سخن سے ہے سرافراز
الفاظ کا پایہ شان معنی

معنی ہیں ثنا طراز الفاظ
الفاظ ہیں مدح خوان معنی

ہے تذکرہ یا ریاض فردوس
فردوس ہے یا جنان معنی

اے تازہ بہار باغ مضمون
اے دشمن بے خزان معنی

مومن نے جب اس میں دیر تک کی
سیر گل و ضیمران[1] معنی

آیا ہے خیال سال اتمام
تھے وہ بھی تو باغبان معنی

۱۔ "ضیمران" بالفتح و ضم میم نوعی است از ریحان دشتی و ریحان فارسی۔ از منتخب اللغات طبع نول کشور [illegible] ہجری۔
"ضیمران" ع (بہ فتح ضاد و میم) ریحان، ضومران ہم [illegible]۔ فرہنگ عمید (صفحہ [illegible])۔
"ضیمران" بالفتح و یائے تحتانی و ضم میم بہ معنی سپرغم [illegible] و تازہ [illegible] نیز گویند [illegible] میم و بہ فتح اول و ثالث بہ معنی سپرغم [illegible] و در صراح ضومران نوشتہ بہ فتح اول [illegible] نول کشور (صفحہ [illegible])۔
[illegible]

Marfat.com

غنچے کی طرح سے سرفرو تھا
یک چند وہ ہم زبان معنی
جب نغمہ سرا نہ ہو سکا وہ
دستاں زن داستان معنی
ہاتف نے کہا، ہے اس کی تاریخ
گل دستۂ گلستان معنی
۱۲۵۰ ھجری

تاریخ جلوس محمد سعید خاں بر مسند ریاست رام پور

رام پور اک زمانہ مُمتد سے
تیرے مقدم کا تھا تمنائی
جب پذیرا ہوئی دعاے دیار
اے سراپا قبول والائی
یعنی اس ملک کے نصیب کھلے
تیرے قدموں پہ کی جبیں سائی
تیرے خدام کے نصیب ہوئی
حکم رانی و کارفرمائی
تجھ کو شائستہ کرسیٔ عزت
تجھ کو زیبا سریر آرائی
میں ہوا گرم فکر سال جلوس
ناگہاں غیب سے صدا آئی

Marfat.com

کہ محمد سعید خاں کو ملی
ورثۃً صدر کام آبائی
اس ''وسادہ'' پہ تجھ کو بٹھلا کر
میں نے تاریخ کی روش پائی

تاریخ

جہاں میں ہے چارۂ تشنگی
نہیں کوئی بھی اس سے بہتر سبیل
یہی سال ہیں اے تفضل حسین
جو کہتے ہیں سب تشنہ پرور سبیل
۱۲۶۵ ہجری

تاریخ

خلیفہ نور محمد وہ شمع بزم حضور
کہ جس سے زیر زمیں تابہ آسماں روشن
مکشفات کے احوال کیا نہوں ان کے
تمام حال جہان و جہانیاں روشن
خیال سال وفات ان کا جب کیا میں نے
ہوا دورنہ مثال ستاروں روشن

Marfat.com

نکالے ''سال'' ہیں اس مصرع دل آرا سے

۹۱

روان نور محمد سے ہے جناں[۱] روشن

۱۳۵۰ = ۱۲۵۹ ہجری

تاریخ (عطائے خلعت بہ نواب حامد علی خان وزیر بہادر شاہ ظفر)

اے وزیر بلند پایہ تجھے
التفات شہی مبارک ہو

قدر عالی و خصمت محدود
خان حامد علی مبارک ہو

رفعت پایہ روز افزوں[۲] ہے
آسماں پایگی مبارک ہو

امرائے زمانہ سے ہی تجھے
ہر طرح برتری مبارک ہو

کار گہ سپہر سے ہر روز
تجھ کو خلعت نئی مبارک ہو

ذات کرسی ترا مقام بلند
کیا کہوں پالکی مبارک ہو

فیل گردوں مطیع ہے تیرا
فیل تشریف بھی مبارک ہو

۱(''جناں'' طبع اول (صفحہ ۲۰۱) صحیح ہے - نسخہ طبع دوم اور ششم صفحہ ۱۲۹ و ۱۸۹) میں ''جہاں'' غلط ہے -

۲- ''[illegible]'' طبع اول و دوم (صفحہ ۲۰۱ ، حاشیہ ۱۲۹) میں ''[illegible]'' نسخہ طبع ششم (صفحہ ۱۸۹) میں (مرتب) -

Marfat.com

تیری دولت سے سب کو ہے شش وپنج
صدا زر دہ دہی مبارک ہو

میری تیغ زباں کی تیزی سے
تجھ کو اعدا کشی مبارک ہو

"مومن" آیا ہے بزم میں تیری
صحبت آدمی مبارک ہو

تہنیت خواں کامیابی ہے
صلۂ دوستی مبارک ہو

بہر تاریخ یوں کہا بے فکر
۳۰۰
"خلعت آصفی مبارک ہو"
(۱۵۵۵ - ۱۲۵۵ ہجری

ایضاً

نواب کو بادشاہ نے بخشا
خلعت میں جو فیل درخ تمثیل
میں نے بھی زیادہ بہر تاریخ
"تشریف وزیر" در آمد "اہل"

۱۲۱۳ + ۴۲ = ۱۲۵۵

۱- "صدا" نسخہ اول و دوم میں "صدرہ" [illegible]
میں (مرتب) -

Marfat.com

ایضاً

کیا رنج نوّاب اصغر علی خاں
مبارک سلامت ، سلامت مبارک
ہوئی محو اب سستی و ناتوانی
رجوع قوا ، عود طاقت مبارک
معالج ہوا فکر درماں سے فارغ
مجھے فکر تاریخ صحت مبارک
حساب اس سخن کا تو کر لیں جو اب نے
کہا ''اعتدال طبیعت مبارک''

۱۲۶۰ ھجری

ایضاً

دخت روشن رواں ہوئی پیدا
کیا ھی چمکا ھے اختر مومن
نال کٹنے کے ساتھ ھاتف نے
کہی تاریخ دختر مومن

۱۲۵۹ ھجری

ایضاً

شحنۂ دھلی خلق آزار
بچۂ افغاں رشوت خوار
خوار ہوا بارے اس سال
لوگوں کا تنہا یار اقبال

Marfat.com

نام بتاؤں کیا اے یار
ناموزوں ہوں گے اشعار
ہاں تو پوچھے کر تاریخ
اس سے کیا بہتر تاریخ
سب نے کہا جب چھوٹا کام

٦١
"آترا شحنہ مردک نام"

۱۳۲۰ – ۱۲۵۹ ہجری

تاریخ

اس تذکرے کا جو ترجمہ ہے[۱] بنایا
مومن کو خوش سال تاریخ آیا
مضمون کا مجموعہ دیکھ کر فرمایا
کہا "گلشن بے خار" بہ "دل" حساب

۱۲۵۳ – ۳ ۱۲۵۰ ہجری

۱- "گلشن بے خار" طبع اول [illegible] (صفحہ [illegible])
"جو ترجمہ ہے" (یعنی ؟) اور طبع اول [illegible]
(صفحہ ۲۰۰) "جو ہے ترجمہ" [illegible] ۱۳۰ [illegible]
"جو بھی ہے" اور طبع ششم (صفحہ ۱۶۹) میں "جو بھی" ہے - [illegible]

Marfat.com

تاریخ

وہ تفضل حسین یار قدیم
نیک خو، نیک ذات، نیک سیر
گرم سامان بزم سور ہوا
بہر چشم چراغ اہل نظر
میر نواب بے نظیر جہاں
کیا خجستہ پدر، سعید پسر
کد خدائی کا کیا کہوں ساماں
زیب کے دل میں کر لیا ہے گھر
مہر داماد و ماہ پارہ عروس
ایک سے ایک عالم آرا تر
فکر تاریخ میں سنا میں نے
کہہ رہا تھا سروش نیک اختر
لکھ دے اے مومن ستارہ شناس
سال عقد ''اجتماع شمس و قمر''

۱۲۶۱ ہجری

تاریخ وفات میاں کالے صاحب

ہوئی جس دم وفات حضرت کی
مجھ کو تاریخ کا خیال آیا
ہاتف غیب نے کہا ناگہ
''کالے صاحب کو سرخ رو پایا''

۱۲۶۸ ہجری

Marfat.com

مثنویات

Marfat.com

Marfat.com

(۱) مثنوی شکایت ستم

(۱۲۳۱ ھ)

ایں نالہ "شکایت ستم" نام

(۱۲۳۱ ھ)

با من خود گفت سال اتمام

ساقیا دے چک آب آتش رنگ
گرم و سرد زمانہ سے ہوں تنگ

نالہ آتشیں ہے تف پرورد
کرہ زمہریر ہے دم سرد

جوش صیف و شتا سے حال نہیں
اس ہوا میں کہ اعتدال نہیں

سے طبیب روان محزوں ہے
خم بادہ، خم فلاطوں ہے

یہ اگر التفات فرما ہو
باد صرصر دم مسیحا ہو

گرم تدبیر دل ذری ہو جائے
تب غم ناز عنصری ہو جائے

چارہ سازی کرے جو بعد ہلاک
بنے خاک شفا، مزار کی خاک

Marfat.com

گر عرق ریز فکر درماں ہو
گریۂ ماتم آب حیواں ہو
اس سے ممکن علاج عاشق ہے
گرم و تر ہم مزاج عاشق ہے
کھودے یہ رشک شربت اعجاز
نزلۂ اشک چشم اہل نیاز
کیا کہوں اس کی چارہ فرمائی
ہے یہ تریاک زہر تنہائی
میں بھی محتاج چارہ سازی ہوں
خستۂ ناز بے نیازی ہوں
ہے حواسوں میں انتشار بہت
خم کے خم لا کہ ہے خمار بہت
جوش الفت ہو اس قدر سے دے
نہ صراحی ، سبو ، پیالے دے
پاس ناموس و ننگ اڑ جائے
ہوش مانند رنگ اڑ جائے
مثل قلقل ، خروش میں آؤں
صورت بادہ جوش میں آؤں
دامن تر طلسم باراں ہو
رعد شور سیاہ کاراں ہو
خم کے خم متصل کروں خالی
جی بھرے یہ کہ دل کروں خالی
مطلب آسا ہو شور مستانہ
کہہ دوں بے ہوشیوں میں افسانہ

Marfat.com

جوش دل کو جو یک بہ یک آوے
راز پنہاں ، زباں تلک آوے

گلۂ یار و شکوۂ گردوں
چپ لگے جس سے وہ بیاں کر دوں

یعنی طفلی سے ہوں میں پیر مغاں
بلد راہ گم رہان جہاں

تھے برس ہم شمارۂ افلاک
کہ ہوا پائے سال صورت خاک

کبھو دیا چین ایک مہ رو نے
شب سیہ کی ہلال ابرو نے

خنجر غمزہ نے ہلاک کیا
نرگس سرمہ سا نے خاک کیا

اور اس کا بھی مجھ پہ دل آیا
کشور کے دل میں نے جان کو پایا

دشنہ تھے زخم دار دونوں کے
ہوئے سینے فگار دونوں کے

صبر و آرامش و ثبات چھٹے
اپ سے دونوں[1] سات سات چلے

ہوئے آرام و صبر ہر دو رواں
بے اجازت لئے ، سکون و تواں

اپنا ہوش اس کے رنگ کا پیرو
اس کا صبر اپنے رنگ کا پیرو

---

۱ - نسخہ طبع اول منشی نول [illegible]) میں ''دو'' ہے
طبع دوم و سوم میں ''دونوں'' (مرتب)

دونوں اک تازہ کار افتادہ
دونوں دل دار ، دونوں دل دادہ

ہوئی نظروں میں گفتگو باہم
عرض کی دل کی ؟ گفتگو باہم

ہم کو چشم لحاظ و[1] پاس وفا
اُن کو منظور التماس وفا

ترس جور فراق ، زیب بیاں
سخن اشتیاق ورد زباں

نکلے ارماں ، خیال کے کیا کیا
ہوئے وعدے وصال کے کیا کیا

ہائے بچپن میں دل کا آ جانا
کچھ سمجھتے نہ تھے یہ کیا جانا

شوق آیا تو دل نیازی کا
کھیل کھیلے تو عشق بازی

شغل طفلانہ دل کے بس گئے
ہوش کے آتے ہی حواس گئے

عمر تکلیف کی نہ آئی تھی
میں نے تکلیف جب اٹھائی تھی

پہنچے سن وقوف کو بھی نہ ہم
کہ ہوئے واقف رموز الم

آہ ورد زبان ولولہ تھی
نیم بسمل ہوے یہ بسملہ تھی

---

۱ - ''و'' طبع اول میں ہے ، دوم اور ششم میں نہیں - (مرتب)

Marfat.com

کچھ نہ سیکھو سکھا دیا دل نے
سبق الٹا پڑھا دیا دل نے

لذت آئی جو لفظ الفت سے
پڑھتے دائم الف کے آگے تے

بس کہ تھا دل میں شکوۂ بے داد
سبق "الحمد" کا نہ رہتا یاد

زلف و لب سر خط دل غمگیں
نام لکھتے تو لیلیٰ و شیریں

جور استاد کی خوشی ہوتی
عذر فریاد کی خوشی ہوتی

رونے کو اک بہانہ ہو جاتا
حیلۂ آہ و نالہ ہاتھ آتا

بس کہ یاد نگار میں روتے
تختۂ مشق اشک سے دھوتے

واو پڑھتے تو ہونٹ کاٹتے ہم
لام آتا تو لب کو چاٹتے ہم

بے کہے سے جو ہونٹ[1] مل جاتے
بوسۂ لب کے لطف یاد آتے

حفظ قرآن و یاد مصحف رو
فرصت اک دم نہ روز و شب میں لہو

دن کو ورد زبان صفت ناجر
رات بھر درس شوق کی تکرار

---

۱ - نسخہ اول اور دوم میں "ہل" اور طبع ششم میں "ھل" ہے - مرتب

Marfat.com

ہوس راحت آہ کیا کیا تھی
لے گئی بخت خواب میرا بھی
گھر سے عیش و طرب کے جوش گئے
میری نیند ، اقربا کے ہوش گئے
ہوئے سرگرم چارہ و تدبیر
کیے کیا کیا علاج بے تاثیر
دستہ ہائے گل و ہجوم سمن
بستر خواب ، رشک صحن چمن
چشم بد کے لیے فسوں سازی
تازہ ہر شب فسانہ پردازی
اڑ گیا اور بھی مرا آرام
حال تغییر مقتضائے مقام
ذکر ہجراں سے رقتیں آئیں
وصل کی جائے حسرتیں آئیں
شہرۂ عاشقانہ ہونے لگا
حال میرا فسانہ ہونے لگا
گہ کبھی جو وصال ہوتا تھا
وہ بھی جی کا وبال ہوتا تھا
دیکھ وہ غمزۂ ہراس آلود
نگہ آرزو تھی یاس آلود
شبنم و نرگس اس کی تر آنکھیں
جی بھرا آئے دیکھ کر آنکھیں
کان رکھو جو آہ پیہم پر
صدمۂ نو بہ نو رہے دم پر

Marfat.com

آفت جان و دل ، فراق و وصال
الغرض یوں ہی کٹ گئے دو سال

جب پڑی دونوں کے قلق کی دھوم
اتنے ملنے سے بھی ہوئے محروم

اس نے ناچار پھر چھپایا منھ
اس وفا پر نہ پھر دکھایا منھ

لاکھ عاشق کی چشم بھر آئی
زندگی تھی وہ کیا نظر آئی

جوش خمیازہ ، ریزش انتظار
چشم آغوش حسرت دیدار

بحر اشک آب یار دشمن ابر
نکہ یاس برق خرمن صبر

شوق پامال حسرت و حرماں
کف افسوس پنجہ مژگاں

سرمہ سا چشم آب ناک ہوئی
آرزوے نظارہ خاک ہوئی

خاک میں جی ملا دیا غم نے
خاک اڑائی کدورت دم نے

دل پہ جب وہ غبار چھانے لگا
چرخ سے فتنہ [illegible]

راہ پر آسماں کو لایا ہجر
طالع خفتہ کو جگایا ہجر

---

۱ - ''دو'' طبع [illegible]
میں نہیں - (مرتب)

Marfat.com

ہوئی شادی ہمارے ہاں' یک بار
آئی مہماں وہ دولت بیدار

شدت تحمل سراپا زیب
اس کے آنے کی ہو گئی تقریب

ایک خالی مکان میں آ کر
مل گئی چپکے چپکے ڈھب پا کر

کیا ملاقات رشک تنہائی
دم بہ دم تازہ حسرت افزائی

دونوں جانب سے نالہ و فریاد
شکوۂ جور و طعنۂ بے داد

گرد دل سے آڑیں زمیں کے ہوش
نالۂ آسماں فگن کا جوش

صور کا ، نفخ اولیں ، افغاں
فتنۂ محشر آخریں ، افغاں

اشک آنکھوں سے متصل جاری
خون دل تا بہ لخت دل جاری

آرزو پائمال یاس وصال
لحظہ لحظہ خراب تر احوال

اس پر آیا زمانۂ رخصت
دور ایام نے نہ دی فرصت

آگیا دو ہی دن میں روز نشور
منتشر ہو گئی وہ بزم سرور

''یہاں'' نسخہ کلیات مومن مطبوعہ ۱۹۳۱ (ص ۳۶۴ مطبع نول کشور) - نسخہ ۱۲۸۳ھ - ۶۹ ع ۸۰ ع (صفحہ ۲۸۷ ، ۱۸۳ مطبع نول کشور) میں ''ہاں'' - (مرتب)

Marfat.com

آئے رنج و غم و تعب مہماں
گھر گئے اپنے اپنے سب مہماں

شعلہ زن آہ سینہ سوز وداع
سحر حشر آفتاب روز وداع

لاشۂ صور دوش افغاں پر
آگ قیامت بنی دل و جاں پر

وہ ملاقات آخری ہے ہے
کیسی دل داریاں مری ہے ہے

وہ نگہ ہراس آلودہ
حرف امید یاس آلودہ

آرزوئے وصال کی باتیں
ممکن و احتمال کی باتیں

سخن اتفاق سے تسکیں
اثر اشتیاق سے تسکیں

ہائے اس کے دم فسوں پرداز
چلتے چلتے سنا گئی آواز

لیک تسکین دل کہاں مجھ کو
بے قراری زماں زماں مجھ کو

نکلے منھ سے کروں کوئی بات آہ
آہ نومیدیٔ ملاقات آہ

مل کے بیٹھے تھے دونوں ہم وہ جہاں
روتے روتے بٹھا دیا وہ مکاں

ہائے نے کعبہ ، نے [illegible]
بن گئے ایک ملک و [illegible]

سجدہ ہائے نشان پا ہوں وہاں
در و دیوار پر فدا ہوں وہاں

جائے جائے کی واں کی لیویں بلائیں
کبھے سر پٹکیں کبھہ گلے سے لگائیں

خواہشیں حسرتیں . سدا خوں ہوں
کاہشیں لحظہ لحظہ افزوں ہوں

اُن کا احوال کچھ پریشاں تر
چشم خوں ناب حسرت افشاں تر

طبع نازک کو اُن کی تاب کہاں
طاقت ضبط اضطراب کہاں

دل تپاں شوق ہم کناری سے
خفقاں ضبط بے قراری سے

اک قیامت دل حزیں پہ رہے
تہلکہ جان نازنیں پہ رہے

ایک دن جی زیادہ گھبرایا
جان بے تاب کو نہ صبر آیا

ایک جان اور غم کا وہ انبوہ
ایسے نازک پہ شدت اندوہ

جوش یاس آہاں تلک ہے ہے
تاب لائے کہاں تلک ہے ہے

تنگیٔ دھر وحشت افزا تھی
تپش دل قیامت آرا تھی

بہر تسکین شدت خفقاں
ٹھہری گل گشت روضۂ رضواں

Marfat.com

گئی جنت میں بس کہ ایسی حور
ہوئی بے تاب کیسی کیسی حور

رشک سے خضر پائمال ہوا
ملک الموت سے وصال ہوا

کیوں نہ ہو کرم منت یزداں
دہن گور کو ملی یہ زباں

اثر حسن سے بنے یک بار
رشک خورشید ذرہ ہائے غبار

مجھ کو جس وقت یہ خبر آئی
بیہشی مرگ کی خبر لائی

پاس بدنامی اک ذرا نہ رہا
ہوش ناموس و ننگ کا نہ رہا

خار خار غم آشکارا ہوا
مثل دل جامہ پارہ پارہ ہوا

ہو گئی اس نہ ہونے [illegible] میں ہم
جلد ہم رنگ کسوت ماتم

کیا نظر زخم اندروں آیا
چشم سے روتے خوں آیا

نہ لیا پھر قرار نے آرام
کبھی دیا اضطراب نے آرام

سینہ کوبی سے دل فگار ہوا
تیر حسرت جگر کے پار ہوا

دم اکھڑتے اکھڑتے [illegible] آیا
سر پٹکتے پٹکتے [illegible] آیا

Marfat.com

آہ نے دل سے کیا اُٹھائے دھوئیں
چاہ بابل کے بس اُڑائے دھوئیں
سر اُٹھایا خروش پنہاں نے
اک قیامت کی آہ و افغاں نے
شور محشر خروش واویلا
نفخۂ صور جوش واویلا
جی کو رشک زمیں نے خاک کیا
خواہش مرگ نے ہلاک کیا
موت پر نکلے آرزو کا دم
یہ بنی دم پہ پر نہ بگڑا دم
نالہ آخر فسوں ہوا دل کو
رکتے رکتے جنوں ہوا دل کو
چارہ سازوں سے نفرتیں کیا کیا
حرف تسکیں سے وحشتیں کیا کیا
پاس ربط وفا سے بھاگیں ہم
دور دور اقربا سے بھاگیں ہم
ذکر درماں سے اور درد بڑھے
نام تبرید سے بخار چڑھے
خصمی و کینہ غم گساروں سے
دشمنی سخت دوست داروں سے
جاں اسیر عداوت احباب
بند غم ، دام الفت احباب
سختیٔ چشم بد نگہ بانی
خانہ زنداں کدے میں زندانی

Marfat.com

خفقاں الفتوں سے ہمدم کی
طوق گردن کنار اب و عم کی

شعلہ داغ جنون و فرق تنور
دست[1] شفقت کہ آفتاب نشور

ابر رحمت تپ عذاب الیم
سایۂ مادر احتراق جحیم

قطرہ قطرہ سرشک خال غمیں
دانہ ہائے سلاسل سجیں[2]

ان بلاؤں سے چھوٹنا معلوم
اس سلاسل کا ٹوٹنا معلوم

غم کو وحشت فزائیاں مشکل
رہ کو زور آزمائیاں مشکل

بے قراری کو جوش کا افسوس
خودنمائی سے وحشتیں مانوس

ایک مدت تلک یہ حال رہا
ملک الموت کا خیال رہا

حسرت مرگ داد رس کیا گیا
خاک میں ملنے کی ہوس [illegible] لیا

خلش خار خو سے آزاد
آرزوئے ہلاک میں [illegible]

۱- نسخۂ کلیاتِ مومن مطبوعہ مطبع نول کشور [illegible] (ص [illegible]) میں "دست" ہے اور [illegible] میں "[illegible]" (ص [illegible])

۲- نسخۂ نو دوم اور سوم (صفحہ [illegible]) میں "[illegible]" ہے اور نو ششم (صفحہ ۲۶) میں "سجیں" اور نو اول (صفحہ ۲۱۰) میں "سجیں" ہے ۔ (مرتب)

Marfat.com

درد مندی و بے دوائی حیف
زہر و خنجر کی نارسائی حیف
دور بینی ستم قریبوں کی
چارہ سازی سم ان طبیبوں کی

جب یہ دیکھا نہیں بن آتی کچھ
نہیں پیش ان کے آگے جاتی کچھ
دل سے کی مشورت کہ کیا کیجے
کیوں کر اس درد کی دوا کیجے

اس بلا سے نجات ہو کیوں کر
رفع قید حیات ہو کیوں کر
کس طرح سے یہ سلسلے ٹوٹیں
حلقۂ اقربا سے ہم چھوٹیں

یوں کہا دل نے اے زبوں تقریر[1]
نہیں اس کے سوائے کچھ تدبیر
کہ ذرا جان کو سنبھالو تم
بات جب ہے کہ بات ڈالو تم

چارہ سازوں کو ہو نہ حیرانی
نہ کریں اس قدر نگہ بانی
جان کا ہو علاج فرصت میں
کھا سکو زہر کنج خلوت میں

۱- نسخہ کلیات مومن مطبع نول کشور ۱۲۸۳ھ (صفحہ ۲۹۱) و ۱۸۷۶ع و ۱۸۸۰ع و ۱۹۳۱ع (صفحہ ۱۸۵ و ۲۶۷) میں ''تقریر'' ہے لیکن مصرع ثانی میں ''تدبیر'' قافیہ ہے اس لیے مصرع اول میں ''تقدیر'' قافیہ ہونا چاہیے (مرتب)

Marfat.com

بات دل کی مجھے پسند آئی
ضبط بے طاقتی کی ٹھہرائی
نفس تیز تیز کو روکا
نالۂ شعلہ ریز کو روکا
ظاہر آزار کچھ غرض نہ رہا
لاغری کے سوا مرض نہ رہا
فرق جوش و خروش میں آیا
میں بہ صد زور ہوش میں آیا
صبر یاں بہر حیلہ و تزویر
اور اطبا کو دعوئے تدبیر
کیا کہوں اس فسوں کا افسانہ
عاقلوں کو بنایا دیوانہ
حل نہ سکنے پہ شکر تاب توان
غش بھی ہو تو خیال خواب کریں

بار دوم گرفتاریٔ دام بلا و نغمہ سنجی
بعد فریاد و واویلا

ایک دن مجھ کو جوش بے ہوشی
خواب ناز جہاں فراموشی
ضعف سے طاقت آزما [illegible]
ہوش روپوش و خود نما غفلت
اس میں اک بوئے جاں فزا آئی
جان پر غش کی کیا بلا آئی

Marfat.com

کر دیا رشک صحن باغ مشام
واہ بوے تن سمن اندام

بے خودی کو حواس یک بار آے
ہوش تو آئے لیک ناچار آے

غش سے مجھ کو افاقہ ندرت ہے
نہ چلے بس خدا کی قدرت ہے

کھل گئے کیا در فرابستہ
ہو گئی باز چشم وابستہ

دیکھتا کیا ہوں ایک زہرہ جبیں
جلوہ افروز ہے سر بالیں

سال عمر اب تھے ہم شمار بروج
کہ ہوا اختر بلا کا عروج

چرخ نے داغ نو دیا مجھ کو
والہ اس ماہ کا کیا مجھ کو

صدمۂ جاں گسل دوبارہ ہوا
جوں کتاں سینہ پارہ پارہ ہوا

دیکھ زانو پہ اس کے سر اپنا
تھا دماغ آسماں پر اپنا

جان سی آگئی کہ تھا سرشار
آب حیواں سے جام زانوے یار

کیا کہوں پرسش نگاہ کرم
چشم سے غمزہ داد خواہ ستم

ذکر امید خاطر محروم
سخن دل دھی کا جوش و ہجوم

Marfat.com

حرف منہ سے جو اُس کے نکلے پڑیں
ایک غنچے سے لاکھ پھول جھڑیں

دیکھ اُس لب کی گوہر افشانی
ہو گیا آب ، ابر نیسانی

حال پوچھا جو ناتوانی کا
بڑھ گیا زور سخت جانی کا

لب جاں بخش چارہ جو کیا گیا
الفت آلودہ گفتگو کیا کیا

واہ اُس لب کی چارہ فرمائی
بات میں آ گئی توانائی

شادیاں دل کو ہم کناری کی
ہائے باتیں وہ دوست داری کی

پوچھنا اب مزاج کیسا ہے
غش یہ پھر تم کو آج کیسا ہے

دیکھو کس کس کا ہے برا احوال
یہ بنایا ہے تم نے کیا احوال

جان سے یوں گزر نہیں جاتے
"موے" کے پیچھے مر نہیں جاتے

حظ اٹھاؤ ذرا جوانی کے
کچھ مزے دیکھو زندگانی کے

عمر رفتہ کی جستجو کب تک
اپنے مرنے کی آرزو کب تک

آخر اک روز جان جانی ہے
یہی دو دن کی زندگانی ہے

Marfat.com

جا کے خلد بریں میں مل لینا
داد امید ہائے دل لینا
پھر نہ ہوگا کبھی فراق تمھیں
ہے گر ایسا ہی اشتیاق تمھیں
واں کسی سے نہ بات کیجو تم
حور کا بھی نہ نام لیجو تم
یاں تو ممکن نہیں وصال اُس کا
خواب آشفتہ ہے خیال اُس کا
گریۂ چشم تر سے کیا حاصل
نالۂ بے اثر سے کیا حاصل
اک ذرا آپ کو سنبھالو بس
مثل غم حسرتیں نکالو بس
آ گئے جان کو قرار و ثبات
واہ اُس کے کلام کی کیا بات
نفس جاں فزا تکلم تھا
کیا کلام اس میں کیا تکلم تھا
چارۂ درد غم کیا میں نے
بس گلے سے لگا لیا میں نے
ابر اشک طرب کا باعث واہ
بن گئے ہاتھ میرے ہالۂ ماہ
صبر آنے لگا مجھے کم کم
شوق جتنا بڑھا ہوا غم کم
متصل کی جو اُس نے دل داری
نہ رہی زندگی سے بے زاری

Marfat.com

ہوس مرگ و وصل کی خواہش
مبتلائے فزائش و کاہش

ہم دم و ہم مزاج لیل و نہار
حسرت خفتہ ، دولت بے دار

آخر آرام آ گیا جی کو
چھوڑ کر غم چلا گیا جی کو

روز گل ہائے انبساط کا جوش
ہر سحر خندۂ نشاط کا جوش

کیسی دونوں طرف سے یک روئی
دونوں جاں باز ، محو دل جوئی

چشم الطاف چارہ جو باہم
کیا نگہ ہائے آرزو باہم

دم بہ دم تازہ محفل آرائی
دل دہی ، دل بری ، دل آرائی

کس قدر تشنہ کام آب وصال
کاسۂ چرخ ، جام آب وصال

دائما ساغر و سبو بے کار
مستیٔ اشتیاق بوس و کنار

ربط جذب دل و اثر کیا کیا
دونوں مشتاق یک دگر کیا کیا

کوئی آیا تو ہٹ گئے ناچار
ورنہ ہر لحظہ شغل بوس و کنار

آٹھ برس تک یہی رہا عالم
زندگی کے مزے اٹھائے بہم

Marfat.com

بعد یک سال خصم دیرینہ
چرخ بیداد گر زمیں کینہ
آ گیا اپنی کج خرامی پر
غش ھوا واژ گونہ کامی پر
کیسی جلدی سے آ گئی شب تار
دن پھرے تھے ، سو پھر گئے یک بار
ھو گئے نجم سعد سرگشتہ
ھائے بے داد بخت برگشتہ
کیا پامال سیر اختر نے
پاؤں پھیلائے نحس اکبر نے
راہ پر اپنی آسماں نہ رھا
زھرہ ، برجیس کا قراں نہ رھا
پھر وھی شوق دشت و جوش جنوں
اپنی وادی پر آ گیا گردوں
اس مصیبت کی ابتدا یہ ھے
ظلم دوراں کا ماجرا یہ ھے
ایک دن ھم سوافق معمول
تھے نشاط و سرور میں مشغول
بادۂ شوق وصل سے مدھوش
محو لذات بوسہ و آغوش
بے خود اشتیاق کیا کیا ھم
گلے لپٹے پڑے ھوئے باھم
نیند دونوں کو آ گئی ناگاہ
بخت بھی اپنے سو گئے آہ

Marfat.com

حائل اک پردۂ حجاب نہ تھا
ہوش جاتے رہے تھے خواب نہ تھا

ایک حیّالہ واں چلی آئی
اپنے سر پر بلا نئی لائی

دونوں کو حسب مدعا دیکھا
چشم بد دور اُس نے کیا دیکھا

آن کر سب میں کر دیا بد نام
اُس تبہ‌کار نے کیا کیا کام

خوش بیانوں کو بات آئی ہات
بد زبانوں کے منھ پڑی یہ بات

بذلہ سنجوں کو اک بہانہ ہوا
بڑھتے بڑھتے سخن فسانہ ہوا

بات عصمت میں بے سخن آئی
حرف‌گیروں کی بات بن آئی

بے خبر کیسے چونک اُٹھے یک بار
فتنۂ خفتہ ہو گیا بے دار

ہم بھی سوتے تھے جو بعد زوال
ہو گئی خواب آرزوے وصال

دیکھتے کیا ہیں اک قیامت ہے
شور محشر ، دم ملامت ہے

گھر میں ہے سب کو اضطراب نشور
دھن یاوہ گو ہے روزن صور

Marfat.com

نفس هم¹ هے صرف طنازی
عیب جوئی و جوش غمازی
آنکھ کچھ سب کے سب چرانے لگے
بے مروت نگاہ آنے لگے

لب په هر اک کے حرف ناگفته
گل نوا² غنچه هاے نشگفته
کیا جگر سوز حرف بے ادبی
برق گل خنده هاے زیرلبی

یاس و محرومیٔ امان شفیع
تیر باران طعنه و تشنیع
کوئی کهتا تها کیا کہے کوئی
کس سے یه ماجرا کہے کوئی

کوئی کهتا تها آپ کی کیا بات
اتنی سی عمر اور یه حرکات
دیکھنا عشق کی فسوں سازی
کھیل بچوں کا هوئے جاں بازی

اور هم دونوں رهن حیرانی
که کهلا کیوں که راز پنهانی

---

۱ - نسخهٔ کلیات مومن مطبع نول کشور طبع ۱۲۸۳ھ (صفحه ۲۹۵) و ۱۸۷۶ع (صفحه ۱۸۸) اور طبع ۱۹۳۱ع (صفحه ۲۷۱) ''غم'' مگر نسخه کلیات مومن مطبع نول کشور طبع ۱۸۸۰ع (صفحه ۱۰۸) میں ''هم دم'' هے - مرتب

۲ - طبع اول (صفحه ۲۹۵) طبع دوم (صفحه ۱۸۸) ''نوا'' اور طبع ششم (صفحه ۲۷۱) ''نوا'' هے - (مرتب)

Marfat.com

دو گھڑی کی ہے بات کچھ بھی نہ تھا
کوئی واقف نہ تھا کہ بات ہے کیا

اتنے میں ہو گئی خبر کیوں کر
ہوئے بدنام اس قدر کیوں کر

کیوں ہوا بگڑی اپنی عالم میں
گل کھلایا یہ کس نے اک دم میں

فکر و تدبیر و چارہ تھے باہم
مشورے کر رہے تھے کیا کیا ہم

اتنے میں ایک نے کہا آ کر
گھر میں ہو آئیے ذرا جا کر

آپ کی سب کو یادگاری ہے
ہو گئی دیر بے قراری ہے

کہہ دیا ہے جو حرج کر نہ ہو
دیکھنا ہم کو ناگوار نہ ہو

تو ذرا ایک دم کو آ جاؤ
اپنی صورت ہمیں دکھا جاؤ

وہ صدا تھی سموم جاں آزار
میرے اوسان اڑ گئے یک بار

واں سے ناچار آئے ہم گھر میں
پڑ گئے رخنے دھان اندر میں

[illegible]

Marfat.com

ڈر سے ہر گام لغزش پا تھی
ایسی مستی خمار میں کیا تھی

آستانے پہ جو قدم رکھا
سر نہ بار سنگ غم رکھا

دیکھتا کیا ہوں سارا گھر ہے غمیں
جو نظر آئے ہے سو چیں بہ جبیں

دیدۂ مار چشم مردم ہے
مژہ ہر ایک نیش کژدم ہے

اقربا کی نگاہ[1] قہر آلود
دست دشمن میں تیغ زہر آلود

نغمہ دیپک[2] کا تھی صدائے قدم
ہوئے آگ آتے ہی صدائے قدم

دیکھتے ہی دل اور بھر آیا
چشم نم میں لہو اتر آیا

منھ میں آیا سو ناصحوں نے کہا
پاس کیا ہو کہ ننگ ہی نہ رہا

نہ کی آس جوش جاں گدازی میں
کوتہی کچھ زباں درازی میں

گھر سے اٹھی صدا ملامت کی
ایک اک نے جدا قیامت کی

---

۱ - ''نگاہ'' طبع اول اور دوم - طبع ششم میں ''نگاہیں'' - مرتب

۲ - طبع اول (صفحہ ۲۹۶) میں ''نغمہ دیپک کا'' اور طبع دوم اور سوم (حاشیہ صفحہ ۱۸۸ ، ۲۰۷) میں ''نغمہ دیپک'' ہے جو بے معنی اور غلط ہے - (ناشر)

Marfat.com

بد زبانوں نے آ کے منھ پہ کہا
جا کہ تو اپنے کام کا نہ رہا

دور بس یاں نہیں ہے تیرا کام
گھر سے خانہ خراب کو کیا کام

ہم کو بدنام کر دیا تو نے
اے زبوں کار کیا کیا تو نے

کہیں کس منھ سے جائیں گے اب ہم
ہائے کیا منھ دکھائیں گے اب ہم

تجھ سے بے نام و ننگ کو کیا عیب
دل لگا کر ہمیں لگایا عیب

کیوں نہ آنکھیں لڑاتے آئی حیا
تیری آنکھوں سے یہ لحاظ کیا

ہم سمجھتے تھے اب تلک معصوم
یہ سیہ کاریاں نہ تھیں معلوم

جانتے تھے کہ ہے ابھی بے ہوش
کیا خبر تھی کہ یاں ہیں ایسے ہوس

لاغری کی جو یوں حکایت تھی
جور استاد کی شکایت تھی

ہوئے واقف نہ حرف مطلب سے
بیٹھنا واں بھی آنکھ کے مکتب سے

سر مفہوم کا دماغ کہاں
جب مزا دے زباں کو میم دہاں

نام کو خاک میں ملا دینے
تو نے جوں کاف [illegible]

Marfat.com

تو سہی ہم بھی ناک میں دم لائیں
بھیجیں مکتب میں پھر بہ زور پڑھائیں
کب تلک در گزر بھلا ہووے
کیا کیا یہ ترا برا ہووے

ہم سمجھتے تھے گھر کی آبادی
تو نے کی ہائے خانہ بربادی
نہ ڈرا یہ کہ کھل نہ جائے کہیں
کوئی آخر مرے بھی ہے کہ نہیں

آرزو تھی کہ نکلیں گے ارماں
کدخدائی کے کرتے تھے ساماں
نسبتوں کے کلام تھے کیا کیا
جا بہ جا سے پیام تھے کیا کیا

اس توقع سے اب ہوئے مایوس
آ گیا حرف بات میں افسوس
سن کے ایسے صفات نا معقول
نہ کرے گا کوئی جہاں میں قبول

نہ ہوا تجھ کو پاس اپنا کچھ
دور سمجھا تو آپ کو کیا کچھ
دل شکن حرف نا درست درست
طنز عبرت فزا درست درست

رائے سالم بلا بلا انگیز
سخن لطف بھی جفا آمیز
طعنہ حرف نصیحت آلودہ
طرز تفہیم وحشت آلودہ

Marfat.com

کہہ سنا اب بھی چھوڑ دے یہ خیال
خواب ہو جائے تا پریشاں حال

عزت و شان خاندان کو دیکھ
جاہ ہم اوج آسمان کو دیکھ

جوں زمیں بس ذلیل و خوار نہ ہو
دل احباب کا غبار نہ ہو

جوں فلک کج روی سے باز آ تو
پھر نہ ہم راہ ماہ سیما تو

کیوں روش تیری بے محابا ہے
یہ چلن سب خلاف آبا ہے

کس نے یوں سعی عشق بازی کی
کس نے اس طرح ہرزہ[1] تازی کی

کون تھا محو آئنہ رو کا
تشنہ لب آب تیغ ابرو کا

کس کی آنکھیں تھیں فرش رہ ہردم
کون تھا پائمال طرز خرام

کس کو تھا اشتیاق چشم سیہ
کون تھا تختہ مشق نیک مژہ

کس کو تھا شوق مصرع گیسو
منتخب کس کے تھی بیاض تو

غش ہوا کون عنبریں مو پر
دم دیا کس نے تیغ ابرو پر

---

[1] "ہرزہ بازی" نسخہ کلیات مومن [illegible] ۱۹۳۱ء (صفحہ ۲۷۳) اور طبع اول (صفحہ ۲۹۱) میں "ہرزہ بازی" نسخہ طبع دوم (حاشیہ صفحہ ۱۰۹) مرتب

Marfat.com

کس کو تھا ان خرابیوں سے کام
کون تیرے سوا ہوا بدنام
باعث عبرت جہاں تو ہوا
ہائے کیا ننگ خانماں تو ہوا
تیرے جینے سے جیسا دل تھا شاد
اب خوشی موت کی ہے اے ناشاد
سن کے میں نے کہا عتاب کے ساتھ
گریہ آیا مجھے جواب کے ساتھ
بات کہنے میں رو دیا میں نے
جو جواب آیا سو دیا میں نے
عرض کی وجہ افترا کیا ہے
روئے دیتے ہو ماجرا کیا ہے
خیر ہے؟ کچھ خیال مفسدہ ہے
کس شرانگیز کا یہ شعبدہ ہے
کس طرح جھوٹی باور آئی بات
کیوں بگڑتے ہو، ہے بنائی بات
مجھ سا نادان عشق کیا جانے
شوق زلف سیہ بلا جانے
آپ کو میں ہلاک کرتا ہوں
لیے مرتے ہو کس پہ، مرتا ہوں
بے گنہ انتقام لیتے ہو
دل نہ دینے کے طعنے دیتے ہو
جھوٹی اک آدھ جب قسم کھائی
سمجھے سچ ہے یہ سن و شیدائی

Marfat.com

صاف طوفان اُس کو جان گئے
دشمن جان اُس کو جان گئے

کی وعاں جانے کی مگر بندی
مجھ سا دل بند اور نظر بندی

دام تار نگاہ میں ہیں اسیر
حلقۂ چشم ، حلقۂ زنجیر

ہائے کس نور چشم پر تاکید
لگے آنکھوں میں رکھنے بس بے دید

اب کہاں وہ وصال تنہائی
غم عزلت ، ملال تنہائی

سعی آزاد و ناصبوری ہائے
خوگر وصل و رنج دوری ہائے

تپش دل کی حدتیں کیسی
مجھ سے نازک پہ شدتیں کیسی

صاد [illegible] [illegible] [illegible]
سعی پرواز [illegible] سے [illegible]

حسرت آمادۂ طلب دوری
عزت افزودۂ رہ خواری

[illegible] آبادہ [illegible]
خانہ زاد جنون [illegible]

خار غم تیز [illegible]
مژہ سرگرم خون [illegible]

نالۂ قیس جوش داد [illegible]
روز غم غم تجلی لیلی

Marfat.com

جائے اختر گنوں ستیزہ شعار
شب ہجراں جواب روز شمار
چین بیم بلا نہ ہونے دے
چشم جب کی پھڑک نہ سونے دے
شوق نظارہ سے نگہ بے تاب
نجم سیّارہ دیدۂ بے خواب
جاں مصیبت کش خمار مدام
خواب و خور صورت شراب حرام
گرم بازار گریۂ ہمہ جوش
دیدۂ نم دکان شیشہ فروش
دل تنگ و ہجوم درد و محن
زخم نو ہم نشین داغ کہن
نفس گرم و شعلہ افشانی
سوز تقریر دوزخ ثانی
جھڑے پھولوں کے بدلے منہ سے شرار
رشک گل ریز ، آہ آتش بار
شعلۂ آہ سے فلک بے تاب
''حوت'' ہم داغ ماہی بے آب
بے خودی میں نہ بات کا سر پاؤں
اڑ گئے ہوش رکھ کے سر پر پاؤں
چاک دل کشت زعفراں دیدہ
رخ گل گوں ، گل خزاں دیدہ
مرتے مرتے نہ دیکھا میرا منہ
رنگ رفتہ نے ایسا پھیرا منہ

Marfat.com

جوں ہوا چاک ووں ہی سلوایا
کیا گریباں جنوں کے ہاتھ آیا

متصل خیرباد لب پر آئے
پر نہ یہ بے حیا مصیبت جائے

زخم پنہاں سے دل ہوا گل زار
گل کھلا تھا سو اس کی دیکھی بہار

دھیان سے جدا ہوس جانے نہ
یاد سے پیش تر غم آنے نہ

مہر و مہ دونوں دشمن کیں توز
داغ دیں کیا نئے نئے شب و روز

دم شماری میں گزرے ساری رات
نفس واپسیں میں سب اوقات

خواب کیسا کروں تصور بھی
چشم وا، بند ہو سکے نہ کبھی

غم نگہبان دیدۂ بے دار
آنکھیں دکھلائے حسرت دیدار

وہم درمان دل کرے ہر شب
شکل بستر سے مشورت ہر شب

شعلہ رو کا خیال جب آئے
شمع بالیں کو دیکھ رہ جائے

دھیان مہتاب پر کبھی جو جائے
لوٹے لوٹے سحر ہو جائے

حسرت کسی [illegible]
صبح کے [illegible]

Marfat.com

سامنے جو وہ مہروش آئے
مجھ کو جوں تاب مہر غش آئے
کر پڑوں صحن خانہ میں ناچار
صورت سایۂ در و دیوار
شوق دیدن کو بس کہ جوش آئے
بے قراری سے مجھ کو ہوش آئے
دیکھ کر اس کی جلوہ فرسائی
مضطرب دیدۂ تماشائی
خواہشیں دل کو ہوویں شدت سے
بیٹھا دیکھوں نگاہ حسرت سے
آرزو لذتیں اٹھانے کی
پہلوئے شوق میں بٹھانے کی
گلے لگنے کو بس کہ جی ترسے
مستعد دل کہ گر پڑے بر سے
جان کو ٹھہرنے کی تاب کہاں
چین لینے دے اضطراب کہاں
مضطرب سامنے پھروں ناچار
ورد لب اپنے حسب حال اشعار
برق بے تاب شرم ساری ہے
بے قراری سی بے قراری ہے
وصل کی آرزو نے قتل کیا
غم فرقت نے انتقام لیا
دست برد الم سے ہوں پامال
میرے سر کی قسم نہیں ہے حال

Marfat.com

تیرے بن زیست کس کو بھاتی ہے
نام مردن سے لذت آتی ہے

بے ملے چین کیوں کہ دم بھر آئے
جان جاتی ہے صبر کیوں کر آئے

کیسی قسمت ہماری پھوٹ گئی
تیرے ملنے کی آس ٹوٹ گئی

بے خبر تھے کہ چین آیا تھا
طالع خفتہ نے سلایا تھا

سجدۂ شکر نے نہ کی تاثیر
کیسی اپنی الٹ گئی تقدیر

سیر اختر سے ہوں میں سرگشتہ
نہ پھرے ہائے بخت برگشتہ

شہ کی رجعت آہ گردوں کو
عکس تنہا مجھ سے بخت واژوں کو

ماہ نے خاک پر گرایا ہے
گردش مہر نے جلایا ہے

کیا فروغ آتش فراق میں ہیں
مشتری زہرہ احتراق میں ہیں

جان پامال راس ہے جیوں خاک
سیر مریخ نے کیا ہے ہلاک

ہے عطارد کو ان دنوں میں وبال
خط تقدیر مٹ سکے نہ [illegible]

[illegible]
[illegible]

Marfat.com

دور لیل و نہار نے مارا
ستم روزگار نے مارا
بگڑے ایام کس قدر افسوس
بن گئی کیسی جان پر افسوس
درد دل ہر طرح سناتے ہم
بے حواسی سدا جتاتے ہم
کچھ نہ کچھ کر گئے اثر طعنے
نہ ہوا مہرباں فلک یعنی
کئی دن بعد ایک شب تنہا
اتفاقاً ملی وہ مہ سیما
بس مجھے دیکھتے ہی رونے لگی
سلک گوہر نثار ہونے لگی
گریہ رہ رہ کے بار بار آیا
جھوم جھوم ابر نوبہار آیا
لب پہ ہردم وہ نالۂ غم کش
رعد جس کا نہ ہو سکے دم کش
نفس گرم کا قلق دم ساز
غیرت برق شعلۂ آواز
چاہے وہ چپ رہے پہ رہ نہ سکی
جی میں دل کی کہوں پہ کہہ نہ سکی
جوش میں درد دل کہا کب جائے
یوں ہی برباد حرف مطلب جائے
آخر اس ولولے سے صبر کیا
جی یہ بے اختیار بھر آیا

Marfat.com

دل کو لب کی طرف رجوع کیا
قصۂ درد و غم شروع کیا

کہ ترے واسطے میں خوار ہوئی
بے حجابی سے شرمسار ہوئی

کیسی رسوائیاں ہوئیں ہے ہے
محشر آرائیاں ہوئیں ہے ہے

مضطرب سوز جاں ندامت ہے
صبر اب بھی نہیں یہ شامت ہے

تیری الفت تھی دشمنی اپنی
کیا کہوں تجھ سے میں بپتی اپنی

تیرے پیچھے غضب ہوا کیا کچھ
پیش آئیں بلائیں کیا کیا کچھ

کاوش اقربا کی دل شکنی
طعنۂ دشمناں کی نشتر زنی

خلش خار خار رنج و ملال
اضطراب فراق و شوق وصال

یہ خزاں اور بلا جنوں کا جوش
دم بدم اشک لالہ گوں کا جوش

جس جگہ رہتے تھے بہم آرام
وحشت آتی ہے دیکھ کر وہ مقام

سگ گزیدہ کی طرح ہوں مضطر
دل ٹھکانے کا دو گھڑی ہے باہر

جس نے مضطرب کیا مجھ کو
تیرے ملنے نے کھو دیا مجھ کو

Marfat.com

یاد آتے ہیں وصل کے آرام
ہوں میں بے تاب گردش ایام

اگلی باتیں تمام بھول گئی
شوخی آلا کلام بھول گئی

میں کہاں اور کہاں فسانۂ عیش
ہوگیا خواب سا زمانۂ عیش

میں کہاں اور فکر آرائش
سادگی بھی ہے رنگ آسائش

میں کہاں اور کہاں وہ ناز و غرور
بات کرنے کا بھی نہیں مقدور

میں کہاں اور کہاں خود آرائی
بے خودی ہوگئی تماشائی

نہ رہا رنگ شوق آئنہ کیا
روے حیران کا معائنہ کیا

ہے نظر میں مری سیہ عالم
سرمہ آلودہ کیا ہو دیدۂ نم

چشم خود بینی آنکھ دکھلائے
بن ترے دیکھے کیا نظر آئے

چشم سے گوں ہے خوں ناب فشاں
رگ حلقی بریدہ ہے مژگاں

ہر شب غم یہ جوش ماتم ہے
کہ شب عشرۂ محرم ہے

نیند آتی نہیں کسی ڈھب سے
آنکھیں ملتی ہیں لیک کوکب سے

Marfat.com

شام سے چشم باز صبح تلک
ہجر میں کیا لگے پلک سے پلک

سبزۂ خفتہ سنبل شاداب
خار بستر ہے خواب نہ بستر خواب

لذتیں شورشور میں آتی ہیں
حسرتیں جان کھائے جاتی ہیں

منہ میں پڑتی نہیں ہے کھیل اڑ کر
زندگی ہے غصہ کھانے پر

بھوک بھی گر لگے تو غم کھاؤں
تشنگی ہو تو اشک پی جاؤں

زندگی ناگوار [illegible]
[illegible]

تلخ کامی ہے [illegible]
زہر کے گھونٹ [illegible]

[illegible]
[illegible]

ایسے صدمے اٹھائے ہیں [illegible]
جو کہ [illegible]

جھیلتے ہیں جو [illegible]
ہے جگر [illegible]

تپ غم شعلہ زن ہے سینے میں
بوئے خوں آئے ہے [illegible] میں

[illegible]
[illegible]

Marfat.com

خوں فشاں دیدۂ پر آب رہے
حال گھر کی طرح خراب رہے
اگر امید بر نہیں آتی
جان رہتی نظر نہیں آتی
ابتدا میں تھے کیسے کیسے سرور
سچ ہے پر کبھی کہوں کر اب ہے دور
آخر کار دیکھیے کیا ہو
وہ ہی کچھ ہو تو کیا تماشا ہو
آپ کی چاہیے کوئی تدبیر
آگے جو ہووے خواہش تقدیر
ڈھب انہیں کے خیال میں آیا
سوچتے سوچتے یہ فرمایا
نیند آخر تو ساری رات نہیں
سحر شوق سے نجات نہیں
جب کہ اک ایک گھر میں سو جاوے
بے خود اپنی طرح سے ہو جاوے
آؤ تم یاں پہ ہوشیاری سے
پختگی سے نہ خام کاری سے
رہیں بے دست و پائیاں ہر گام
ہیں گراں دل کو پر سبک ہو خرام
خاک بھی جوں نشان پا نہ اٹھے
پاؤں اٹھے ولے صدا نہ اٹھے
بانگ پا چشم بستہ کی ہو نظر
خاک زیر قدوم سرمہ اثر

Marfat.com

حال سے بے خبر رہیں غمّاز
نکلے حسرت نہ پاؤں کی آواز

اب کی یہ بات گر ہوئی مشہور
پھر ملوں تم سے اس کا کیا مذکور

آ کے یاں بھی نہ پاؤں پھیلانا
اب نہ ہووے د شب کا رہ جانا

یہی بس ایک دو گھڑی ٹھہرے
نہ کہ دل بھرنے بلکہ جی ٹھہرے

یوں بھی چندے اگر رہی اوقات
راہ پر آئے چرخ بد حرکات

دور ایام کچھ ستم نہ کرے
شب عشرت کو روز غم نہ کرے

دولت بے زوال جانیں ہم
شب و روز وصال جانیں ہم

کیا کہوں میں کہ سنتے ہی یہ نوید
ہوئی کیسی اپنے گھر میں عید

سر کو پاؤں پہ دھر دیا میں نے
سجدۂ شکر یوں کیا میں نے

صدمے کیا کیا نہ میں [illegible] کے
[illegible]

عود کیا پھر فسانۂ ستم
قسمت بخت خفتۂ خواب عدم

[illegible]
[illegible]

Marfat.com

اس نے رخصت کیا بہ مجبوری
پھر وہی غم، وہی غم دوری
آئے گھر میں تپ الم کے ساتھ
شعلے دل سے اٹھے قدم کے ساتھ

گھر میں آتے ہی واں کا دھیان آیا
چل دیا صبر، جوں مکان آیا
تا سحر جان پر عذاب رہا
ماہ کی طرح اضطراب رہا

صبح دم پھر وہی نظر بازی
چشم ناز اور ناوک اندازی
درد اپنا حکایت مطلب
نظروں میں وثوق وعدۂ شب

انتظار، سواد روز گزار
سرمۂ چشم آرزو شب تار
نکہہ دیدۂ فروغ سواد
طرف مہر، مہروش سے زیاد

دودۂ شام، نقش صفحۂ سیل
شوق تفسیر سورۂ واللیل
دن ملاقات کا خوشی سے کٹا
دل بڑھا جس قدر کہ روز گھٹا

تھی یہی حالت آدھی رات تلک
دم بہ دم چشم شوق، سوے فلک
غور تثلیث چشم کوکب میں
آرزو وصل کی دل شب میں

Marfat.com

نیم شب جب ہوئی عناں کش دل
جانب منزل مہ کامل

تھا ستم فکر خواب ناز کا وہم
نگہ چشم نیم باز کا وہم

ہوئے آنکھوں سے ڈرتے ڈرتے رواں
لغزش پا تھی جنبش مژگاں

تیرہ بختی نے کیا ڈرایا تھا
سایہ اپنا پری کا سایا تھا

فکر رفت و نشست و گشت ستم
بارے پہنچے، ملے، پھر آئے ہم

اور کسی کو ذرا خبر نہ ہوئی
انجم نحس کی نظر نہ ہوئی

لطف چرخ بلند پیشانی
دیدۂ مہ نے کی نگہبانی

نہ ہوئی چشم عیب بینا باز
نہ ذرا سر اٹھا سکے غماز

خواب سرخوش نے سر دبائے رکھا
بخت بیدار نے سلائے رکھا

رہی پوشیدہ گرم جوشی شب
ڈھل گئی غم بہ پردہ پوشی شب

دوسری رات بھی وصال ہوا
روز فرقت کا انتقال ہوا

نہ ہوا بارے پھر کوئی اندہ
سب حواسوں کی ہمسری دادہ

جب ہوئی خاطر پریشاں جمع
پھر تو ہر شب بسانِ شعلہ و شمع
دیں عجب گرم جوشیاں دل نے
لگے آس برق جلوہ سے ملنے
قصہ کوتاہ اک زمانِ دراز
نہ ہوا غیر میں کوئی محرمِ راز
ایک شب جوشِ انبساط و سرور
ساغرِ مہ لبالب سے نور
ظلمتِ شب بیاضِ روزِ سپید
قمر و کاسہ لیسئ خورشید
ہر ہر اختر جوابِ ماہ وشاں
خرمنِ برق • خط کدہ دشاں
شرم آس شب سے شمعِ طور کرے
لیلۃ القدر اخذِ نور کرے
جلوۂ ماہتاب نور فشاں
پردۂ سایہ ، ہم قماشِ کتاں
ذرہ ذرہ غبار نورانی
صبحِ محشر کی سی درخشانی
جوں دلِ صاف کاشفِ اسرار
ہم فروغِ ضمیرِ شب بیدار
روشنی سے نظر کو پائے نظر
نکہ چشمِ مور آئے نظر
عالم آئینۂ تجلئ ذات
حسن عرش کہ دنی ذات

زیر خاک آسماں دکھائی دے
بے نشاں کا نشاں دکھائی دے

مجھ کو یہ رنگ دیکھ کر وسواس
کثرت اشتیاق پر یہ ہراس

کہ کوئی محو ماہ تاب نہ ہو
چشم وا ، پائے بند خواب نہ ہو

دیکھ لیوے وہ آتے جاتے مراد
اٹھ کھڑے ہوں کچھ اور فتنے فساد

آج جانا وہاں کا خوب نہیں
بات بن کر بگڑ نہ جائے کہیں

پر دل بے قرار رہ نہ سکا
صدمۂ اشتیاق سہہ نہ سکا

دیکھتے ہی مجھے وہ گھبرائے
بس کہ پردہ ہوا وہ پھر آئے

لگے کہنے غضب کیا تو نے
مجھ کو رسوا کیا [illegible] نے

چھوڑ دے ہاتھ کیا پکڑتا ہے
جا ابھی کوئی آ نکلتا ہے

ڈر تجھ کو نہیں ہے اس جا کا
شرم اتنی نہیں یہ [illegible] کا

میں نے منت سے التماس کیا
کہ محبت نے بے حواس کیا

کیا کروں دل [illegible]
جان کو تیرے میں نثار [illegible] ہوں

Marfat.com

تھم گئے بارے اضطراب کو دیکھ
ٹھہرے یک لحظہ پیچ و تاب کو دیکھ

دل سے وصل سے خراب ہوا
پھر یہ ناکام کامیاب ہوا

اٹھ گئے لیک جلد وہ خود کام
میں ہوس کار رہ گیا دل تھام

پھر میں آیا ولے میں خود رفتہ
شعلہ بے تابی دل تفتہ

تپش دل سے درد پہلو میں
جان بے طاقتی کے قابو میں

نہ تھا جی تو اٹھ کے پھرنے لگا
ہر طرف سایہ وار کرنے لگا

جب کسی طرح سے نہ صبر آیا
سادگی نے یہ نقش بٹھلایا

کہ جو پھر واں چلو تو ڈر کس کا
ہوش رکھتے ہیں بے خبر کس کا

لے چلا کھینچ اضطراب مجھے
کہ نہ تھی کشمکش کی تاب مجھے

لیک ہر گام مجھ کو وہم آ جائے
اپنے کھٹکوں سے آپ سہم جائے

صحن میں تھا کہ بولی اک زن پیر
ہیں یہ دونوں جوان کیسے شریر

ہم تو بے خوابیوں سے مرتے ہیں
اب ہر رات چین کرتے ہیں

Marfat.com

تو سبھی صبح دھوم اٹھاؤں میں
فتنۂ خفتہ کو جگاؤں میں

اٹھتے ہی یہ صدا کھڑے ہوئے کان
اڑ گیا واں سے بس میں جوں اوسان

گھر میں آیا یہ خوف سے جی جائے
فتنہ اٹھنے سے جان بھی جائے

کیا خیال و ہوس کے نیرنجات
تھے بہت سانگ اور تھوڑی رات

صبح کا دم بھی ڈر سے گیا نکلا
مہر نکلا تو کانپتا نکلا

اڑ گیا رنگ رو بہ رنگ شفق
ہو گیا جوں سحر مرا منہ فق

منتظر اب قیامت آتی ہے
تیرہ روزوں کی شامت آتی ہے

راز شب آشکارا ہوتا ہے
شور محشر دوبارا ہوتا ہے

سارے دن دم بہ دم یہی وسواس
رسک روز نشور ، ہوش و حواس

لیک راز نہاں ، نہاں ہی رہا
ڈرے اس کے لبوں سے [illegible]

بس کہ یہ بھی خیال تھا کہ مباد
متردد ہو اس کی خاطر شاد

زلف اندیشہ [illegible]
مجھ سے وہ [illegible] دل [illegible]

Marfat.com

تھا میں اس گھات میں کہ گر اک آن
ملے تنہا وہ راحت دل و جان
عذر تحریک اضطراب کروں
شکوۂ جوش پیچ و تاب کروں
سو سر شام آدھر ہوا جو گزار
ملی تنہا وہ شمع شعلہ عذار
چشم نم سے پڑی نظر مجھ کو
ہوگئی آگ دیکھ کر مجھ کو
لگی کہنے کہ چل ہوا کھا بس
جی بھرا آئے ہے ، چلا جا بس
پاس اپنے بٹھانے سے تیرے
کھڑے ہوتے ہیں رونگٹے میرے
چاہیے دل کے بدلے لاگ لگے
جل گئی جان تجھ کو آگ لگے
واہ کیا خوب آشنائی کی
سخت بیگانگی ، برائی کی
مورد طعن شیخ و شاب کیا
ساتھ اپنے مجھے خراب کیا
تجھ سے اب دل لگائے وہ ناکام
جس کو ہونا ہو خلق میں بدنام
کیوں نہ دل میں مرے کدورت آئے
کیا کیا یہ تو خاک میں مل جائے
ڈھونڈھ لے اور کوئی مہ رو اب
ہاتھ اٹھا میرے ملنے سے تو اب

Marfat.com

کیوں زیادہ ہے مجلس آرائی
ابھی کچھ کم ہوئی ہے رسوائی

میں نے کی جتنی معذرت نہ سنی
شوق دل کی مبادرت نہ سنی

رحم آیا نہ خستہ حالی پر
ضد رہی اپنی لا ابالی پر

خواہش گردش زمانہ ہوئی
مہرباں وہ قمر لقا نہ ہوئی

بات بگڑی زیادہ افغاں سے
منہ بنا کر وہ اٹھ گئی واں سے

میں بھی ناچار ہو چلا آیا
قرعہ برعکس مدعا آیا

نجم طالع کو پھر زوال ہوا
اپنا گھر خانۂ وبال ہوا

قلق و جوش منفعل کیا دیا
مجھ سے بے تابیاں خجل کیا دیا

اس عداوت پہ ربط زاری سے
بارے اس کیں پہ بے قراری سے

نہ غم ہجر نہ وہ یاس وصال
جوں زماں دم بدم تغیر احوال

کبھی جوں سایہ خاک پر گرنا
کبھی بے تاب دوڑتے پھرنا

کبھی جوں [illegible]
کبھی آہوں [illegible]

Marfat.com

تار دم چلّہ عرش پر باندھے
کیا ہوا آہ بے اثر باندھے

دم افسون نالہ ، بے تاثیر
جادو الٹے ، ہمیشہ جوں تقدیر
اشک برباد دیدۂ نم میں
خاک اثر آتش تپ غم میں

دور گردوں سے مدّعا پامال
دست حسرت کف دعاے وصال
التجا داد خواہ دور قضا
عاجزی شاکی جفاے رضا
روز افزوں تباہی احوال
الغرض یوں ہی کٹ گئے دو سال
اپنے کوٹھے پہ ایک دن تنہا
پھر رہی تھی وہ آفتاب لقا
اسی دم میں بھی ناگہاں پہنچا
داد کو میری آسماں پہنچا
دوڑ کر لگ گیا گلے سے بس
زور کرتے ہیں جس طرح بے بس
وہ بہت آپ کو چھڑایا کی
تھی مری جان تلملایا کی
صید آخر ہوئی وہ نازک دوش
حلقۂ دام تھا نہ تھی آغوش
کار کی بارے دل میں تاثیر آہ
تھی مجرب فسون تسخیر آہ

Marfat.com

کیا کہوں اشک چشم نم کا جوش
ہو گئی آتش غضب خاموش

ہو گئے دل سے دور کین و عناد
مل گئی بارے تھی جو اپنی مراد

پھر سئے وصل سے ہوے بے ہوش
بن گیا گھر دکان بادہ فروش

اُس کی دل بستگی کے ہائے مزے
خوب دل کھول کر اُٹھائے مزے

تلخ کامی کو تلخ کام کیا
درد ہجراں سے انتقام لیا

کاہش یاس کا جگر خوں تھا
دونوں کا شوق روز افزوں تھا

دونوں جانب سے دل دہی ہر دم
محو دن رات اسی خیال میں ہم

سختی اُس طبع نازنیں پہ نہ ہو
منھ تکے وہ کہ چیں جبیں پہ نہ ہو

ہر طرح جان و دل کو صبر و شکیب
بیم گردوں رہا نہ ترس رقیب

اب پریشانیوں میں خاطر جمع
رات دن تاب مہر و شعلۂ شمع

یوں ہی یک چند ارتباط رہا
دورۂ عشرت و نشاط رہا

غرض نیرنگ [illegible] [illegible]
پھر نئے ڈھنگ سے [illegible] دل [illegible]

یعنی اک پیر زال شعبدہ باز
چرخ کی طرح تفرقہ انداز
بے سبب میری دشمن جانی
ہوئی سر گرم خانہ ویرانی
اس سراپا وفا کی یار بنی
کیا حریفانہ دوست دار بنی
خیر خواہی جتائی رنگا رنگ
لائی اس سادہ رو سے کیا کیا رنگ
جب یقیں ہو گیا کہ یار ہے یہ
محرم راز و راز دار ہے یہ
لگے ہونے ہر اک طرح کے کلام
ہوئی آخر ذریعۂ پیغام
جب بلائے وہ ، آ کے لے جائے
میں جہاں ہوں بلا کے لے جائے
ایک دن جو بلانے آئی وہ
دن نہ تھا ، تھی شب جدائی وہ
ڈھونڈھ کر ہر ٹھکانے میں ظالم
پہنچی دیوان خانے میں ظالم
بند دروازہ واں کا تھا ناگاہ
در کشائے سخن دل آگاہ
شوق کو مشق نالۂ موزوں
باندھتا تھا میں دل کشا مضموں
آ کے بولی کہ کوئی ہے تو بول
آج کیا بندوبست ہے در کھول

Marfat.com

میں نے بے تاب ہو کہا ''کیا ہے''
لگی کہنے ''تمھیں بلایا ہے''

کہا میں نے کہ رہ کے آؤں گا
ایک دو شعر کہہ کے آؤں گا

گئی بگڑی ہوئی وہ مایۂ کیں
منھ بنائے ہوئے جبیں پر چیں

جا کے اُس سے کہا کہ اے نادان
بے خبر کس طرف ہے تیرا دھیان

تو ہے ان کے لیے حزین و ملول
وہ ہیں عیش و نشاط میں مشغول

اب وہ کھیل کھیلے کب ہیں تجھ پر بند
دیکھ کر تجھ کو کر لیا در بند

رخنۂ در سے میں نے جب جھانکا
اور عالم نظر پڑا واں کا

اک پری وش نہ تجھ سی غیرت حور
پاس بیٹھی تھی اُن کے اب سے دور

میری آواز سن نہ آئے نکل
وہیں سے ''بولے آؤں گا تو چل''

جوں ہی یہ حرف تا بہ لب آیا
گئی وہ ہاتھ سے غضب آیا

بات کہنے میں اُس نے دم دیا
قصۂ دوستی تمام کیا

میں جو آیا تو وہ اشارات نہیں
وہ نظر، وہ سخن، وہ بات نہیں

Marfat.com

اشک جاری ہیں دیدۂ نم سے
بات ظاہر ہے حال برہم سے
پوچھتا ہوں ہزار باعث کیں
جز خموشی وہاں جواب نہیں
چیں بہ ابرو ہوئی سماجت سے
سرگرانی بڑھی الجاجت سے
پھر کوئی ملنے کی طرح نہ ہوئی
صلح اب کے کسی طرح نہ ہوئی
آج تک ہے وہ بات ذہن نشیں
وہم طوفان اٹھانے کا ہے نہیں
ہے وہی خشم بے سبب اب تک
وہی غصہ وہی غضب اب تک
رشک جب باعث کدورت ہو
پھر صفائی کی خاک صورت ہو
اس کو پروا نہیں میں مرتا ہوں
چندے اور انتظار کرتا ہوں
بن ملے انتقام لوں گا میں
سچ کسی اور سے ملوں گا میں
لطف پیر فلک نے کیوں نہ کیے
عمر کیا تھی کہ ایسے داغ دیے
کیسی کیسی سیہ شبیں آئیں
ایسی ایسی بلائیں دکھلائیں
دیکھیں آگے دکھائے کیا کیا دن
ہے ابھی سترہ برس کا سن

Marfat.com

"مومن" آ تو بھی اپنے نام پہ جا
دم کو ان بتوں کے آگ لگا

چھوڑ بس الفت مجازی کو
کر سلام ایسی عشق بازی کو

کب تلک حسرت وصال اناث
کیا نہیں جانتا تو حال اناث

رنج و اندوہ بے نہایت کیوں
حیلہ اندیش کی شکایت کیوں

کسی نے کی ہے بیاں نہیں تعمیم
آیت "اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْم"

Marfat.com

(۲) مثنوی دوم

''قصۂ غم'' (۱۲۳۵ھ)

نام ایں چند نالۂ پیہم
هم چو تاریخ گشت ''قصۂ غم''
۱۲۳۵

کج دار و مریز کب تلک یوں
بس جام میں بھر شرابِ گل گوں

بھر لب سے مرے اسے لگا دے
ساغر کئی متصل پلا دے

ساقی هیں یه روز هائے گل گشت
هے غیرت باغ هر بر و دشت

اب دورِ فلک سے دل هوا شاد
هے نام ''حمل'' کا مہر آباد

هیں جلوۂ نوبہار کے دن
بد مستی باده خوار کے دن

تزئین سمن کے هیں یه ایام
گل گشت چمن کے هیں یه ایام

Marfat.com

کیا رنگ چمن بہار پر ہے
عالم گل و لالہ زار پر ہے

آیا ہے نظر جو سرو بستاں
شمشاد کھڑا ہے سخت حیراں

اور دیکھ کے جلوہ ہائے شمشاد
پابند طرب ہے سرو آزاد

ہے وجد فزا نوائے بلبل
قربان ترانہ ہائے بلبل

دلکش ہے غضب صدائے قمری
کیا چیز ہے ہائے ہائے قمری

باندھے ہے ہوا نسیم کتنی
ہے روح فزا نسیم کتنی

کیا کیا ہی مچا رہا ہے دھوم ابر
آتا ہے مداہ جھوم جھوم ابر

چل سوئے چمن بہار دیکھیں
سیر گل و لالہ زار دیکھیں

بیٹھیں لب آب جو پہ یک دم
پی جائیں سبو سبو بہ یک دم

شاید اسی طرح چین آئے
جی ٹھہرے کچھ اضطراب جائے

پائے دل بے قرار تسکیں
مسرور ذرا ہو جان غمگیں

ہو چارہ بہ زور درد الفت
اڑ جائے جہاں سے گرد کلفت

Marfat.com

پامال کرے نہ یوں غم عشق
جینے دے عذاب ہر دم عشق
اس رنج و عذاب سے چھٹیں ہم
اس حال خراب سے چھٹیں ہم
خوناب کہاں تلک پیے دل
تڑپے ہے شراب کے لیے دل
گھر آتے ہیں جب سیاہ بادل
اور پڑتے ہیں بس نگاہ بادل
امڈے ہے وہیں سحاب گریہ
پہنچے ہے فلک تک آب گریہ
چلتی ہے جو باد نوبہاری
دم بھرتی ہے جی کا بے قراری
جب دیکھے ہے سبزہ لہلہاتا
کیا کیا ہی یہ جی ہے تلملاتا
لالے کا خیال آئے ہے گر
پڑ جاتے ہیں تازہ داغ دل پر
گل برگ کہیں جو دیکھ پایا
خوناب دل آنکھ نے بہایا
یاد آگئی اک عذار گل رنگ
دل غنچے سے بیش تر ہوا تنگ
رنگینی بزم کا بندھا دھیان
جوں بوے گل آڑ گئے بس اوسان
وہ کوچہ طلسم رشک گل زار
پھر جائے ہے پیش چشم یک بار

Marfat.com

دیکھیں تو یہ فصل کیا دکھائے
کیا کیا یہ بہار گل کھلائے

آگاہ مآل کار سے ہو
واقف مرے حال زار سے ہو

ہے یہ ہی تو وقت دوست داری
ہے یہ ہی زمان غم گساری

اکی سی ہے یعنی پھر ملامت
پھر ہوتی چلی ہے وہ ہی حالت

اب عشق ہوا ہے مہرباں پھر
بے تاب ہے جان ناتواں پھر

پھر دل کو طپش سی ہو رہی ہے
سینے میں خلش سی ہو رہی ہے

پھر پہنچے ہے اب پیاد الم کا
پھر آنے لگا سلاد غم کا

پھر داغ کہن ہے تازہ و تر
پھر زخم جگر ہنسے ہے گل پر

پھر چشم ہے خوں فشاں و خوں بار
پھر چہرہ بنا ہے زعفراں زار

پھر دیدۂ تر ہے وقف داماں
پھر ہاتھ ہے مائل گریباں

پھر آتے ہیں وہ ہی غش[۱] سے پیہم
پھر ہے وہی بے خودی کا عالم

---

۱ ''غش سے پیہم'' [illegible]
[illegible]
''غش پیہم'' [illegible]

پھر ناوک درد دل شکن ہے
پھر سینے کا زخم خندہ زن ہے

پھر داغ جنوں سے سر پہ ہے گل
پھر نالہ ہے ہم نوائے بلبل

پھر ہے وہی پیچ و تاب دل کو
پھر ہے وہی اضطراب دل کو

پھر ہے وہی سنگ اور وہی سر
پھر ہے وہی سر، وہی ہے پتھر

پھر ہم دم و ہم نفس ہوئی آہ
دمساز ہے نالۂ سحر گاہ

گستاخ ہے آہ خوں چکاں پھر
منھ لگنے لگا ہے کچھ فغاں پھر

غم کرنے لگا ہے غم گساری
دیتی ہے قرار، بے قراری

پھر ہے سر سیر دشت سر میں
پھر خار سے چبھتے ہیں جگر میں

پھر کوچۂ یار کی ہوس ہے
پھر گھر مرے واسطے قفس ہے

پھر آنکھوں سے خون دل بہے ہے
پھر سینہ بھی گرم سا رہے ہے

پھر دل میں مرے لگی ہے آتش
نالے سے برس رہی ہے آتش

پھر جھڑتے شرار ہیں سخن سے
پھر اڑتے ہیں شعلے سے دہن سے

Marfat.com

ڈرتا ہوں کہ دل کہیں نہ لگ جائے
پھر اور نہ سر پہ کچھ بلا آئے

ایسے نہ پڑیں کسی کے پالے
جو درد حسد سے مار ڈالے

ایسا نہ ہو ایسا بے وفا ہو
جو رحم کو عیب جانتا ہو

میں چاہوں اسے، پہ وہ نہ چاہے
میں اس سے، وہ اور سے نباہے

میں اس پہ مروں مرے نہ پر وہ
میں جان دوں اس پہ، اور پر وہ

اس سے مجھے عشق بے نہایت
مجھ سے اسے ناز کی شکایت

ہجراں کا مجھے ملال ہر دم
غیروں سے اسے وصال ہر دم

یاں چشم میں سرمہ خاک در سے
جھانکے وہ حسد کو خاک در سے

یاں دل میں بھری امید دیدار
واں دل پہ رقیب کے وہ رخسار

یاں چشم کو خواہش نظارہ
واں غیر سے دم بدم اشارہ

اوروں سے وصال کی حکایات
اور میری نہ پوچھے بھول کر بات

واں بزم میں رات ہو رہی ہے
یاں نالوں کا تار بندھ رہا ہے

Marfat.com

وہ غیر کے ساتھ شب گزارے
یاں نیند نہ آئے غم کے مارے
واں وسعت خواب گہ گلزار
یاں اپنے نصیب بستر خار
واں زانوے غیر تکیۂ سر
یاں نیچے دھرا ہو سر کے پتھر
واں سوے رقیب عشوہ باری
یاں جان کے ساتھ دل فگاری
واں بوالہوسوں سے وہ ہم آغوش
یاں ہمدم نیشتر برو دوش
بوسوں کے عدو مزے اٹھائیں
ہم جان سے تلخ کام جائیں
واں منھ میں زبان دشمن افسوس
یاں حسرت لب گزیدن افسوس
واں وہ تو بہم طعام کھائیں
ہم منت کا غم مدام کھائیں
وہ مے کے سبو پیا کریں واں
ہم دل کا لہو پیا کریں یاں
اُن کو ہو سرور ، ہم کو ہو غم
ہو عید انھیں ، ہمیں محرم
وہ چین سے کاٹے اپنی اوقات
یاں دل کو ہو اضطراب دن رات
لگتا ہے ڈر ان ستم گروں سے
اولیٰ حذر ان ستم گروں سے

Marfat.com

معشوق ہیں جتنے بے وفا ہیں
یہ ایک ہیں کس کے آشنا ہیں

ہیں اپنے یہ عاشقوں سے بدظن
ہیں اپنے ہی دوستوں کے دشمن

عاشق کو جو پیچ و تاب پائیں
آرام سے زلف کو بنائیں

بے درد نہ دیکھیں حال اُس کا
تو بھی نہ پڑے وبال اُس کا

عشاق تو کھینچیں آہ پُر دود
یہ کرتے ہیں چشم سرمہ آلود

دو چار قلق کے مارے نالے
عاشق کبھی لب سے گر نکالے

ہرگز نہ اُدھر کو کان رکھیں
یہ گانے میں اپنا دھیان رکھیں

ہنس دیں جو ہو آشکار کوئی
راحت نہ ہے بے قرار کوئی

دشمن کو یہ دوست دار سمجھیں
بیگانہ وشوں کو یار سمجھیں

جو ان کو نہ چاہے اُس کو چاہیں
ایسوں سے یہ بے وفا نباہیں

جو کوئی کرے علاج ان کا
اُس سے رہے خوش مزاج ان کا

غم خوار کی اپنے جان نکالیں
جو جان دے اُس کو مار ڈالیں

Marfat.com

جو کھولے نہ دل ، دل اُس سے کھولیں
جو ان سے نہ بولے اس سے بولیں

جو بات کرے تو اس سے خاموش
جو یاد رکھے وہ ہو فراموش

جو ان کو بھلائے یاد رکھیں
ناشاد رکھے تو بھی شاد رکھیں

جو ان کے وصال سے ہو مسرور
اس سے کہیں دم بہ دم کہ چل دور

جس کو نہ ہو حسرت ملاقات
آنکھوں ھی میں رکھیں اُس کو دن رات

جو کوئی کہ مائل وفا ہو
بے چارہ رھین صد جفا ہو

اور جس کو نہ ہو غم جدائی
اس سے نہ کریں یہ بے وفائی

ھوں کشتن خوں گرفتہ سے شاد
معشوق نہیں ھیں ، ھیں یہ جلاد

جو کوئی کہ ان کے پیچھے مر جائے
ان پر سے نثار جان کر جائے

وہ عشق میں ان کے جان دے ھائے
دوزخ کا عذاب سر پہ لے ھائے

ھنگام پسیں نہ آ پھریں پاس
کیا عذر بجا ھے جائے وسواس

یہ مرنے سے اُس کے دل خوش وشاد
فریاد یہ ، کیا ستم ھے ، فریاد

Marfat.com

حسرت سے نہ ہاتھ کو ملیں یہ
تابوت کے ساتھ نے چلیں یہ

تا حسرت دل نہ کچھ کہے وہ
محروم اسی طرح رہے وہ

دو اشک نہ آنکھ سے بہائیں
چہلم میں سوم میں یہ نہ آئیں

پیٹیں نہ آسے یہ کھول کر بال
روئیں نہ یہ منھ پہ دھر کے رومال

ہوویں نہ شریک محفل غم
دیکھیں نہ بہار نخل ماتم

کچھ غم نہ کریں یہ لوگ اس کا
دو دن بھی رکھیں نہ سوگ اس کا

اب وقف مسی ہو، پان کھائیں
آج آپ کو اور بھی بنائیں

آلودہ حنا سے دست و پا ہوں
اغیار نہ دل میں تا خفا ہوں

خاطر ہو عدو کی ہائے منظور
ہر روز سے ہوں زیادہ مسرور

اور اس کا نہ ہو خیال ہرگز
محزوں نہ کرے ملال ہرگز

افسوس وہ نامراد، ناشاد
اک روز نہ آئے بھول کر یاد

سچ ہے کہ یہ ایک بے وفا ہیں
ہیں جیسے حسیں ایسی بلا ہیں

Marfat.com

میں حال کو ان کے جانتا ہوں
افعال کو ان کے جانتا ہوں

اللہ مجھے بچائے ان سے
ہرگز نہ خدا ملائے ان سے

لے شوق سے جان گر ہو درکار
پر مجھ کو نہ دے یہ رنج و آزار

ہر آن ہے مرگ ناگہانی
قربان اجل پہ زندگانی

دوزخ کے عذاب سب قبول آہ
لیکن نہیں تاب سوز جاں کاہ

یہ شعلہ وہ ہے جو سر اٹھائے
اجزائے جحیم بھی جلائے

یہ داغ وہ آتش جہاں سوز
اک جس کا شرار آسماں سوز

یہ عشق ہے رنج جاودانی
ممکن ہی نہیں نجات پانی

گو آپ کہیں نہیں دیا دل
پر دیکھے ہیں عاشقان کامل

گر سنیے تو کچھ بیاں کروں میں
اک راز نہاں عیاں کروں میں

ہیں چند فغان عاشقانہ
آلودۂ درد ہے فسانہ

ہے قصۂ دوستان صادق
از صم و نیاز عاشق

Marfat.com

کیا حال عجیب و دل نشیں ہے
افسانۂ درد آفریں ہے

آغاز داستان

اس شہر میں ایک نوجواں تھا
عشاق میں شہرۂ جہاں تھا

تھا نام تو ''مومن'' اور دیں کفر
جاں محو بتان و دل‌نشیں کفر

رسوائے زمان و تیرہ ایام
آوارہ و ہرزہ گرد و بدنام

دل بستۂ دام تار زنار
جاروب کش دکان خمار

ہر لحظہ سیاہ مست کافر
تھا ایک ہی بت پرست کافر

ربط اس کو بتان نازنیں سے
دنیا سے نہ کام کچھ، نہ دیں سے

آشفتہ کاکل پریشاں
انداز پرست کفر کیشاں

خونابہ فشاں کبھو نہ دیکھا
ہر سو نگراں کبھو نہ دیکھا

وقف غم و درد کچھ نہ پایا
گرم دم سرد کچھ نہ پایا

مدہوش شراب [illegible]
سرشار نشہ و [illegible]

Marfat.com

آرام و طرب میں صرف اوقات
مشغول سرور و عیش دن رات
ہر دم اسے شاد شاد دیکھا
سرمست مئے مراد دیکھا
وہ طبع کبھی غمیں نہ دیکھی
بھولے سے جبیں پہ چیں نہ دیکھی
جوں غنچہ سدا کھلے ہی جاتا
ہر وقت ، ہر آن مسکراتا
جوں شیشۂ مے میں قلقل مے
صد خندہ و قہقہہ پیاپے
دیوانوں سے شوق بے نہایت
اشعار کا ذوق بے نہایت
تصحیحِ سخن پہ طبع مائل
علم شعرا میں فرد کامل
بے بذلہ سنجی نہ بات کوئی
ختم اس پہ ہوئی لطیفہ گوئی
مل چلنے کی ہر کسو سے تھی خو
تھا یار غرض جہاں میں تھا جو
ہر پیر و جواں سے آشنائی
سارے ہی جہاں سے آشنائی
اور مجھ سے تو اختلاط بے حد
یارانہ و ارتباط بے حد
ہم دم وہ مرا میں اس کا دم ساز
وہ میرا ، میں اس کا محرم راز

Marfat.com

دو یک دل و یک زبان گویا
دو قالب و ایک جان گویا

پیمان نباہ کے باہم تھے
سو عہد وفا کے دم بہ دم تھے

تھی "جھمک ابھی" حد سے افزوں
اللہ رے جوش گرمی خوں

دور آنکھ سے اک ذرا نہ ہوتا
پہلو سے کبھی جدا نہ ہوتا

جوں ناز و نیاز دونوں باہم
جوں معنی و لفظ دونوں توام

ناگاہ کسی سے دل لگایا
اک رشک پری سے دل لگایا

آنکھ آفت جان سے لڑائی
اک ترچھی نگاہ کی برچھی کھائی

اک بت کا ہوا وہ آستاں بوس
مومن سے بنا برہمن افسوس

کی دوستی ایسے بے وفا سے
بیگانہ رہے جو آشنا سے

پر اپنے ہی لوگوں کے اک عیار
حیلہ گر و دل فریب و مکار

باتوں سے تو ٹپکے تھی محبت
اور دل میں نہ ہو ذرا محبت

دیکھی جو ادھر سے یوں لگاوٹ
سمجھا نہ کہ سب یہ ہے بناوٹ

Marfat.com

الفت ہے کہاں، کہاں ہے یاری
باتیں یہ فریب کی ہیں ساری

ہیں سب یہ فریب دینے کے رنگ
ہیں دام میں اپنے لینے کے ڈھنگ

ہے اتنی جو گرمیٔ ملاقات
ہے اول عشق کی مدارات

آخر ہے وہی غم جدائی
وہ ہی کدھائے بے وفائی

آغاز میں پائے جو یہ آرام
سوچا نہ کہ کیا ہے اس کا انجام

سمجھا کہ سدا نبھے گی یوں ہی
یہ مہر و وفا نبھے گی یوں ہی

اب رنج محال مرتے مرتے
ہے عیش و وصال مرتے مرتے

سننے کے نہیں کبھی یہ دل سوز
افسانہ طرازیٔ بد آموز

یاں غیر نہ آ سکے گا زنہار
ہر ایک سے اس کو کیا سروکار

کٹ جائے گی یوں ہی زندگانی
اب مجھ کو ہے عیش جاودانی

یہ مشغلہ ہر زماں رہے گا
ایسا ہی بس آسماں رہے گا

چند ایسے خیال خام میں وہ
آتے ہی بس آیا دام میں وہ

Marfat.com

رہنے لگا بے حواس اکثر
جانے لگا اس کے پاس اکثر

دیکھے جو ادھر سے طور الفت
سمجھا ہے اسے مری محبت

جب ہو گیا مرتبہ یقیں کا
بس پھر تو یہ ہو رہا وہیں کا

پایا جو ذرا وہاں ٹھکانا
سب جائے کا چھوڑا آنا جانا

ہم سے بھی رہی نہ پھر تو وہ بات
یک مرتبہ ترک کی ملاقات

کی ہم نے بہت تلاش اس کی
پر پائی نہ بود و باش اس کی

دیکھا نہ کہیں نشان اس کا
مرکز نہ ملا مکان اس کا

ہر چند تلاش کو بہ کو کی
ہر عیش کدے میں جستجو کی

لیکن کہیں کچھ اثر نہ پایا
بے دید کہیں نظر نہ آیا

اس سے نہ ملے کئی برس ہم
ملنے کو لگے ترس ترس ہم

اک روز ہوائے روح افزا
دم جس کا بھرے ، دم مسیحا

جنبش دہ دست و پائے تصویر
تن پرور و جاں فزائے تصویر

Marfat.com

تکلیف کن سیاہ مستی
مفتی طریق سے پرستی

برباد دہ نشان توبہ
رخنہ گر خانمان توبہ

زاہد کی جو وہ ہوا ہو قسمت
کاہے کو رہے ہوائے جنت

اور اس پہ وفور ابر و باراں
ہنگامۂ عید بادہ خواراں

ابر و گل و سبزہ سب طرب ریز
افلاک و زمیں ، سرور انگیز

بس دیکھ کے اس گھڑی کا عالم
اپنے نہ تھے اختیار میں ہم

کھینچا ہی ہوا نے دامن دل
بھڑکی تپ شوق گلخن دل

جی چاہا کہ سیر دشت کیجے
ہے ابر شراب ناب پیجے

دل میں ہوئی اپنے جائے صحرا
زنجیر بنی ہوائے صحرا

آخر ہوئے مضطرب شتاباں
لے ہی گئی الفت بیاباں

دیکھیں تو کچھ اور ہی ہے عالم
صحرا بھی نہیں بہشت سے کم

رخسار زمیں پہ سبزہ ہر سو
ریحان خط عذار گل رو

Marfat.com

از بس کہ ہے سبزہ جلوہ آرا
ہے خاک طلسم چرخ خضرا

یوں سبز گیاہ جاں فزا ہے
گویا خط یار دل ربا ہے

کیا یوں جو ہے جوش سبزہ بے حد
ہر جائے ہے معدن زمرد

خود رو گل دشت کیسے کیسے
شاید کہ بہشت میں ہوں ایسے

ہر رنگ کے گل جو ہیں نمودار
صحرا کی زمیں ہے صحن گل زار

ہے سرخ تو رشک لالہ و گل
ہم رنگ سرشک خون بلبل

جام مے لالہ گوں سے فائق
داغ آتش جلوۂ شقائق

ہے کوئی اگر سیاہی مائل
سو دیدۂ اہل حسن کا تل

ہے زرد تو نور چشم گل زار
یا جلوۂ حسن عاشق زار

اور ہے جو سپید تو وہ دل خواہ
جیسی شب ہجر کی سحر دہ

ہم جلوۂ دلبر سمن فام
جاں سوز نجوم آب اندام

ان پھولوں سے ہے زمیں جو رنگیں
صحرا ہے نگار خانۂ چیں

Marfat.com

شرما کے ہے بید سے نگوں سر
فوارۂ آب "حوض کوثر"

گر دشت نہیں ہے غیرت باغ
ہے لالے کے دل میں کس لیے داغ

سنبل کو یہ پیچ و تاب کیوں ہے
احوال چمن خراب کیوں ہے

ہنگامۂ سیر کس قدر گرم
گل گشت میں شیخ شہر سرگرم

اس وقت کہ لطف آسماں تھا
ہم پر یہ سپہر مہرباں تھا

میں محو تجلی تماشا
ہر سمت روانہ بے تحاشا

تھے مائل عیش و شادمانی
دم دیتی تھی ہم پہ زندگانی

قسمت نے وہاں بھی غم دیا ہائے
یہ بخت زبوں نے کیا کیا ہائے

اک اور ہی تازہ گل کھلایا
یعنی وہ جوان یاد آیا

تھا آب جو زیر کاہ پنہاں
غم عین سرور میں ہوا واں

تھی سیر کہاں کی کیا تماشا
کچھ اور ہی پھر تو تھا تماشا

وہ سبزہ کہ باعث طرب تھا
وہ گل کہ نشاط کا سبب تھا

Marfat.com

وہ ھی مرے حق میں سم ہوا پھر
وہ ھی سبب الم ھوا پھر

تھی برق جو موجب تبسم
اور موجۂ ابر کا تلاطم

ھے ھے پھر اُسی نے جی جلایا
ھے ھے پھر اُسی نے خوں رلایا

طغیان سرشک چشم گریاں
غارت گر خانمان طوفاں

نالیدن رعد آہ و زاری
آتش دہ برق بے قراری

تھے غم جو نئے نئے تماشا
سو آپ ھی بن گئے تماشا

القصہ بہ تنگ آ گیا دل
ھرگز نہ کسی طرح لگا دل

روتے ھوئے ھم چلے وھاں سے
دو چار قدم چلے وھاں سے

بے طرح قلق نصیب جاں تھا
گھر آنے کا ھوش پھر کہاں تھا

بے تاب ھو بے خبر چلے راہ
لی جوش جنوں میں اور ھی راہ

گمراہی ھر ایک دم بڑھی تھی
گمراہی تھی ڈھے کو خضر تھی

---

۱ - نسخہ اول اور دوم (صفحہ [illegible]
اور نسخہ سوم (صفحہ [illegible]

Marfat.com

دیکھو تو یہ بخت کی رسائی
گم راہی نے کی یہ رہ نمائی[1]

یعنی اسی حالت قلق میں
وارد ہوئے دشت لق و دق میں

کیا دشت کہ رشک دشت مجنوں
جس سے کہ ہو کربلا کا دل خوں

لب ریز بہار صد جنوں تھا
ہر سنگ وہاں کا بے ستوں تھا

ہر نخل بہ حال صاحب دق
ہر موجۂ باد آہ عاشق

ہر نغمۂ طائران صحرا
جوں نالۂ[2] قیس وحشت افزا

ہر برگ درخت چہرۂ زرد
ہر چشمۂ[3] طلسم چشم پر درد

اک شخص بہت خراب و خستہ
چہرے پہ غبار غم نشستہ

بیٹھا تھا وہ جا نشین مجنوں
حیران و ملول و خوار و محزوں

---

١ - "یہ" نسخۂ طبع ششم (صفحہ ٢٩٨) میں اور "نے" نسخۂ طبع اول اور دوم (٣٢٤ ، ٢٠٦) میں - (مرتب)

٢ - "نالہ" نسخہ طبع اول اور دوم میں - "نامہ" طبع ششم (صفحہ ٢٩٨) میں - (مرتب)

٣ - "چشمہ" نسخہ طبع اول اور دوم میں - "چشم" طبع ششم (صفحہ ٢٩٨) - میں (مرتب)

Marfat.com

کیا تن تہہ خاک ، اللہ اللہ
کیا صورت پاک ، اللہ اللہ

یہ جلوۂ حسن ناتوانی
زیبا اسے لاف لن ترانی

تشریح کا صفحہ وہ تن زار
ہر ہر رگ و پے غرض نمودار

کیا جبہہ سے نور عشق تاباں
مسجود[1] سرآمد خراباں

لٹکے ہوئے سر سے بال اس کے
تھے ضعف سے کیا وبال اس کے

کرتے تھے بیاں وہ خم بہ خم بال
سب جان کے پیچ و تاب کا حال

وہ موئے سیہ شب جدائی
ہاں ہجر کی رات سر پہ آئی

وہ بال نہ زیب بخش سر تھے
آلودۂ خاک اس قدر تھے

بس یک سر مو کو جھڑ گئے در
پیدا ہو وہیں زمین دیگر

سر پر کل داغ یوں نمودار
جوں لالہ ہو زیب بخش دستار

---

۱ - ''مسجود و سرآمد خراباں'' نسخۂ [illegible] (صفحہ ۱۰۰) میں ہے اور نسخۂ طبع اول و دوم (صفحہ ۳۲۳ و [illegible] صفحہ ۲۰۲) میں ''مسجود سرآمد خراماں'' ہے - (مرتب)

Marfat.com

سب حال جبیں کی چیں سے ظاہر
قسمت کا لکھا جبیں سے ظاہر

حیران سا چہرہ آئنہ وار
منھ زرد بہ رنگ زعفراں زار

دود دل و متہم بہ گیسو
ناخن کی خراش و نام ابرو

آنکھیں سبب سر شک گل گوں
جوں جام سر شہید پر خوں

مژگاں ، موے سر شہیداں
یا خار کہ دل میں تھے وہ پنہاں

اب آنکھوں میں اشک جو بھر آئے
وہ گریے کے ساتھ باہر آئے

ظاہر رخ مردمک سے ہے غم
ہے ان کو مگر کسی کا ماتم

ہیں ورنہ سیاہ پیرہن کیوں
ہیں دست مژہ سے سینہ زن کیوں

پر غم ہے تو ان کو کس کا ہے غم
ماتم ہے تو کس کا ہے یہ ماتم

جاری ہے جو متصل سدا خوں
شاید دل زار کا ہوا خوں

بے وجہ کہاں یہ ماجرا ہے
یوں بھی یہ قلق کہیں ہوا ہے

ہے کچھ تو کہ ہے کچھ اور ہی طور
کچھ تو ہے کہ ہے نظر ہی کچھ اور

Marfat.com

اللہ ری نگاہ حسرت آلود
دل خوں کن آہ حسرت آلود

انداز نگاہ چشم حیراں
جوں طرۂ خم بہ خم پریشاں

وہ کان کہ دو جلاجل غم
وہ کان کہ برگ نخل ماتم

لخت دل چاک گوشوارہ
''صدبرگ'' عذار پارہ پارہ

بینی تھی کہ شمع بزم ماتم
لب یا سہ غمزۂ[1] محرم

سبزہ سر پشت لب نمایاں
جوں سبزۂ تربت شہیداں

اک داغ سیاہ خال سا تھا
یہ لطف فغاں شعلہ زا تھا

آہوں سے جو ٹپکے متصل خوں
لب ہو رہے لالہ رنگ و نیلگوں

سرگرم فغاں وہاں کہاں تھا
سوراخ نے گلو دہاں تھا

دنداں تھے وہ وقف لب بہ صد یاس
یا زخم میں ریزہ ہائے الماس

خنجر تھا الٰہی یا زباں تھی
خنجر سے زیادہ تر رواں تھی

---

۱ - ''غمزۂ'' طبع اول (صفحہ ۲۰۱) - ''عشوۂ'' طبع دوم و ششم (صفحہ ۲۰۷، ۲۹۹) میں - (مرتب)

Marfat.com

تھی یا کوئی تیغ آتشیں دم
یا شعلۂ آتش جہنم

تھا سیب ذقن تو سیب تھا وو
جو سوکھ کے زرد ہو گیا ہو

گردن کہ مئے الم کا مینا
تھی جس میں لہو کی گھونٹ صہبا

کیا دست خفا گلو سے چسپاں
عریانی کے جامے کا گریباں

امید بغل[1] وصال جاناں
آغوش کشادہ ، چشم حیراں

داغ اس کے زبس مثال گل تھے
تھے ہاتھ کہاں ، نہال گل تھے

پوچھے تھے جو اشک چشم پر خوں
جوں دست نگار پنجہ گل گوں

اس سوختہ دل کا تھا وہ پنجہ
یا نخل چنار کا وہ پنجہ

کیا دولت سوزش دروں گرم
ہاں پنجۂ مہر سے فزوں گرم

زخموں سے جو خون دل ہے جاری
تھمتا نہیں متصل ہے جاری

ہر زخم سے کیا بہار خوں ہے
سینہ نہیں آبشار خوں ہے

۱۔ ''بغل'' نسخہ اول و دوم (صفحہ ۳۲۶ ، حاشیہ صفحہ ۲۰۷) میں ''اجل'' نسخۂ ششم (صفحہ ۳۰۰) ۔ مرتب

Marfat.com

سینے میں زبس نہاں ہے آتش
یہ بال نہیں دھواں ہے سرکش

کاهش سے یہ حالت تن زار
پہلو کے سب استخواں نمودار

ہے فرق جو استخواں میں باہم
تشبیہ بتائیں اس کی کیا ہم

ہے قید میں مرغ جان غم ناک
پہلو ہے قفس، یہ اس کے ہیں چاک

تھی پشت خمیدہ یا کماں تھی
تھا تیر کہ آہ خوں چکاں تھی

دل سینے میں تھا زبس کہ مضطر
رعشے کا سا تھا خلل بدن پر

اس دل کو کہوں میں کیونکہ سیماب
سیماب کہاں ہے ایسا بے تاب

ہاں کہیے تو مرغ نیم بسمل
پر اس کا کہاں یہ مضطرب دل

وہ جوش قلق پہ اپنے گر آئے
دو چار گز آپ شاید اڑ جائے

اس کی تپش اک جہاں ہلا دے
ہر زلزلہ آسماں ہلا دے

لاغر تھا یہ جسم کس ادا سے
پڑتے تھے کمر میں بل ہوا سے

پیشانی چیں تھا کمر تھی
تھی زلف کسی کی یا کمر تھی

Marfat.com

وہ ناف کہ بحر غم کا گرداب
وہ ناف کہ چشم جان بے تاب

یوں دیدۂ جاں سدا جو وا ہے
کیا راہ اجل کی دیکھتا ہے

کہتا ہے حجاب چپ ہی رہنا
یہ حرف نہ[1] گفتنی نہ کہنا

پھرتی نہیں کام میں زباں کچھ
ہے مہر دہن حجاب یاں کچھ

چپ خامشی کی یہ جا ہے مومن
انگشت بہ لب حیا ہے مومن

سربازیوں کا جو دل میں ہے دھیان
ہے زانو و فرق، گوے و چوگاں

یہ ساق کا حال ضعف سے ہے
ہے سلسلۂ گراں رگ و پے

صحرا کے چبھے جو پاؤں میں خار
اور پشت سے پھر[2] ہوے نمودار

یہ حال یہ رنگ پشت و پا کا
جیسے کہ ہو خار پشت صحرا

پاؤں کے جو پھوٹے خام چھالے
اور اس سے بہے لہو کے نالے

اور اس سے جو پاؤں تر ہوا ہے
عالم عجب اک بہار کا ہے

---

۱ ۔ نسخۂ نول کشور طبع ۱۸۷۶ع (صفحہ ۲۰۸) میں ''نہ'' نہیں ، طباعت کی غلطی ہے ۔ (مرتب)
۲ ۔ پھوٹے پھر ؟ (مرتب)

Marfat.com

جیسے کہ حنائی یار کا پاؤں
خوش رنگ کسی نگار کا پاؤں

بہ حالت قامت خمیدہ
جیسے شجر خزاں رسیدہ

وہ قامت خم، الم فزا یوں
جوں بید سرسزار مجنوں

دیکھا جو نگاہ غور سے خوب
واللہ وہی جوان مطلوب

پر اور ہی طور ہو گیا کچھ
تھا اور کچھ اور ہو گیا کچھ

نے ہوش نہ آشنا شناسی
نسیان جنوں سے بے حواسی

جوں ابر نہایت اشک باری
جوں رعد بہ شدت آہ و زاری

ہر آہ کہ لب پہ ہے شرر ریز
دیپک کا ہے نغمۂ جنوں خیز

جو نالہ کہ زینت زباں ہے
جوں نوحۂ مرگ نوجواں ہے

القصہ سنا جو کان دھر کے
سمجھے جو بہت خیال کر کے

نالہ نہیں، حرف درد و غم ہے
افسانۂ الفت صنم ہے

---

۱ - نسخہ نول کشور طبع سنہ ۱۹۳۰ع (صفحہ ۲۰۱) میں "چوں" ہے ۔

ایام گزشتہ کا بیاں ہے
مذکور محبت بتاں ہے

ہے ورد زباں غم نہانی
ہے حالت دل کی قصہ خوانی

یعنی ہے زبس تصور یار
ہے یار سے یوں وہ گرم گفتار

اے جلوۂ برق خانماں سوز
اے شعلۂ آتش جہاں سوز

اے طعنہ زن فسون نگاہاں
اے موجد قتل بے گناہاں

اے غارت جان و جان مومن
اے آفت خانمان مومن

اے دل بر و دل ربائے دلدار
اے کافر بے وفائے عیّار

اے محرم و محرم تمنا
اے ہمدم و ہم دم مسیحا

اے مہر عروج کج ادائی
اے ماہ بروج بے وفائی

اے نقش و نگار مسکن حسن
اے تازہ بہار گلشن حسن

اے نورس بوستان خوبی
تجھ پر سے نثار جان خوبی

اے جادوئے پرفن و فسوں ساز
بازی دہ عاشقان جاں باز

Marfat.com

اے باعث قطع دست موسیٰ
اے غیرت دل بر "زلیخا"

اے داروے درد بے قراراں
اے مرہم زخم دل فگاراں

اے موجب آہ و زاری دل
اے باعث بے قراری دل

اے حوصلہ سوز چارہ سازاں
آتش زن آرزو گدازاں

کب تک یہ ستم کے طور ظالم
کب تک یہ جفا و جور ظالم

کب تک یہ ستم گری کا شیوہ
کچھ عیب ہے دل بری کا شیوہ

کیوں بھاتے ہیں اتنے جور تجھ کو
آتا نہیں کیا کچھ اور تجھ کو

کیوں رنج پسند غم کشوں کا
کیا یہ ہی ہنر ہے مہ وشوں کا

یا ہے ترے زعم میں وفا عیب
ہے بھی تو سنیں[1] ہے اس میں کیا عیب

کیا تو ہی جہاں میں مہ جبیں ہے
آخر کوئی اور بھی حسیں ہے

ہیں اور بھی لوگ واقف ناز
اوروں میں بھی ہیں ترے سے انداز

---

۱ - "سنیں" طبع اول (صفحہ ۳۲۹) اور نسخہ نول کشور ۱۹۲۶ء حاشیہ (صفحہ ۲۰۹) میں - طبع ششم ۱۹۳۰ء (صفحہ ۳۰۲) میں "نہیں" ہے (مرتب)

Marfat.com

رکھتے ہیں جہاں میں اور بھی آن
اوروں پہ بھی لوگ دیتے ہیں جان

مرتے نہیں تم پہ کچھ سبھی تو
عشاق ہیں آخر اُن کے بھی تو

تم سا نہیں کوئی شوخ جلاد
کرتا نہیں کوئی ایسی بے داد

یہ تم نے نئی طرح نکالی
معشوقی ہے آپ کی نرالی

ہر ناز و ادا ستم گری ہے
عاشق کشی آہ دل بری ہے

جو جو کہ ستم کیے ہیں تم نے
جو داغ مجھے دیے ہیں تم نے

جو تم نے بنائی میرے جی پر
یہ ظلم کوئی کرے کسی پر

در پیش یہی ہو گر سبھی کو
چاہے کوئی کا ہے کو کسی کو

دیکھو تو نگاہ غور سے خوب
لیلیٰ بھی تو تھی کسی کی محبوب

مجنوں سے تھے کیا سلوک اُس کے
ایسے ہی تھے یا سلوک اُس کے

شیریں کہ وہ موجب جفا ہے
مشہور جہاں میں بے وفا ہے

وہ بھی تو نہ تھی ستم گر ایسی
پہنچی سر کوہ کن پہ کیسی

Marfat.com

شیون کیے بعد مرگ کیا کیا
پر کیا کرے ، چارۂ قضا کیا

سب کرتے ہیں پاس یار صادق
ہوتا ہے سبھی کو درد عاشق

ہوتی ہے جو گرم نالہ بلبل
کرڈالے ہے چاک پیرہن گل

ہے سرو کے دل میں جائے قمری
سر رکھے ہے زیر پائے قمری

پروانہ جو دے ہے شمع پر جان
ہوتا ہے نثار شمع ہر آن

وہ بھی تو نہیں وفا میں کچھ کم
بن جائے ہے آپ نخل ماتم

جل جائے ہے سر سے لے قدم تک
روتی ہی رہے ہے مرتے دم تک

کتاں کا ہے چاک پیرہن کر
ہے داغ کلف ، دل قمر پر

اک تم ہو کہ ہے یہ حال میرا
اور تم کو نہیں خیال میرا

پر تم بھی تو ہوئے اب ایسے
تھے پہلے تو لطف کیسے کیسے

یہ ظلم تھے کب ، کہاں ستم تھے
کیا کیا مرے حال پر کرم تھے

تھی حد سے زیادہ مہربانی
اظہار محبت نہانی

Marfat.com

مجھ بن نہ کبھو طعام کھانا
هم راہ ہی بس مدام کھانا
ہر رات کو میرے ساتھ سونا
اک لحظہ کبھی جدا نہ ہونا

سم تھا تمھیں مے کا جام مجھ بن
مے جانتے تھے حرام مجھ بن
تھے لطف و کرم یہی ہمیشہ
دل داری و دل دہی ہمیشہ

بس دیکھ کے مسکرا ہی دینا
الفت کو جتا کے جی ہی لینا
دزدیدہ کبھی نگہ کرتے
دل میں اسی طرح راہ کرتے

وہ بن مرے بے قرار ہونا
وہ بن مرے زار زار رونا
وہ میرے بغیر اداس رہنا
وہ بے خود و بے حواس رہنا

غم چین جبیں سے آشکارا
اک دم بھی فراق نا گوارا
گر کوئی گھڑی کی لگ گئی دیر
یہ فکر کہ کس لیے ہوئی دیر

بے فائدہ بے قرار رہنا
وسواس سے دل ہی دل میں کہنا
کیا دیر کا یا خدا سبب ہے
کیوں آئے نہیں وہ کیا سبب ہے

Marfat.com

گھر کو نہ مرے تباہ کرنا
بے کس کی طرف نگاہ کرنا

جو تیری رضا ہو خیر الٰہی
میں جی چکی آس بغیر الٰہی

وہ دیدۂ منتظر سوئے در
یا حلقۂ در وہ دیدۂ تر

بے تاب وہ گشت صحن خانہ
ساری حرکات وحشیانہ

بے طاقتیوں کا زور جاں پر
''یا قادر'' و ''یا قوی'' زباں پر

میں آیا جو ، تن میں جان آئی
دیکھا تو نظر میں آن آئی

کس لطف سے منہ کو دیکھ رہنا
کس ناز سے غصے ہو کے کہنا

کیوں دیر لگی تمہیں ، کہاں تھے
جاؤ وہیں ، اب تلک جہاں تھے

تشریف جلد لائے
یاں کاہے کو اب بھی آپ آئے

اب اور طرف ہے دل تمہارا
اپنا ہے یہاں کا نہ کٹورا

لگتا نہیں اب یہاں ذرا جی
بیزار یہاں سے ہو گیا جی

اب میری نہیں ہے راہ دل میں
ہے اور کسی کی چاہ دل میں

Marfat.com

اب کا ہے کو ہے وہ اگلی سی بات
یا رہتے تھے میرے پاس دن رات
یا' آنے لگے گہے گہے تم
ویسے نہیں مجھ سے اب رہے تم

ہے یاد وہ رات دن کی صحبت
آپس کی وہ الفت و محبت
پہروں ہی گلے سے لپٹے رہنا
یہ رنج نزاکتوں پہ سہنا

لب سے مرے لب ملائے رکھنا
بازو سے وہ سر اٹھائے رکھنا
وہ سینے پہ لیٹ کے ستانا
مطلب کے سخن پہ روٹھ جانا

وہ صلح ادھر ، ادھر لڑائی
ووں ہی خفگی ، وہیں صفائی
وہ منہ میں زباں کی لذتیں ہائے
ظاہر حرکت سے رغبتیں ہائے

اپنا جو ہوا کچھ اور ارادہ
جی چاہا کچھ اس سے بھی زیادہ
پھر کیا ہی ادا سے کج ادائی
کس ناز سے کرنی[۲] ہا تھا پائی

---

۱ - نسخہ مطبوعہ نول کشور لکھنؤ ۱۹۳۱ء (صفحہ ۳۰۵) میں ''یاد'' غلط ہے - (مرتب)

۲ - نسخہ طبع اول (ص ۳۳۲) اور نول کشور کانپور ۱۸۷۶ء (صفحہ ۲۱۱) میں ''کرتے'' اور نسخہ طبع ششم (صفحہ ۳۰۵) میں ''کرنی'' ہے - (مرتب)

Marfat.com

وہ ہاتھ کو رکھ کے جوش انکار
(۱) - - - - - -

وہ ہاتھ کو دم بہ دم جھٹکنا
وہ تکیے پہ سر کو دے پٹکنا
آہستہ لگانی آہ لاتیں
حیلے کی وہ کیسی کیسی باتیں

وہ ہاتھ کو زور سے چھڑانا
وہ ہو کے بتنگ کاٹ کھانا
ہر جاے کی چٹکیاں وہ لینی
آزردہ ہو ، گالیاں وہ دینی

وہ نیچے پڑے ہی تلملانا
قابو سے تڑپ کے نکلے جانا
وہ جی سے بتنگ ہونے لگنا
کچھ بس نہ چلا تو رونے لگنا

وہ چیں بہ جبیں ہو کے کہنا
کن بے کسیوں سے رو کے کہنا
ہے تم کو تو یہ ہی شغل دن رات
اچھی نہیں لگتی مجھ کو یہ بات

بھرتا ہی نہیں ہے جی ترا بس
کرتا ہی نہیں ہے تو کبھی بس
اتنا تو نہ چاہیے ستانا
ہر شام سے صبح تک جگانا

---

۱ - مصرع ثانی ذوق [illegible] کر دیا گیا - (مرتب)

اس ظلم کا کچھ ٹھکانا بھی ہے
آخر کسی اور کے بھی جی ہے

یہ ظلم اٹھائے کوئی کب تک
آ پہنچی ہے اب تو جان لب تک

کیا جان ہی لینے کی ہے جی میں
ہے فائدہ کچھ تمہیں اسی میں

منظور یہی ہے گو تو کہہ دو
گر جان ہی لینی ہے تو لے لو

ہاں ہاں تری بات اب میں سمجھی
ہے بات یہی قسم خدا کی

چاہے ہے تو یہ کہ اس کو موت آے
مر جائے یہ اور مری بلا جاے

پھر اور کسی سے دل لگاؤں
آنکھ اور ہی شوخ سے لڑاؤں

ہیں کیا ہی سلوک عاشقانہ
یہ رہ گئی الفت زمانہ

بے رحم تو اب تو مجھ کو دے چھوڑ
بس چھوڑ خدا کے واسطے چھوڑ

اتنا نہ ستا کہ جی ہی جائے
فرصت دے کہ جان میں جان آئے

بے زاری میں اس کا لطف کیا ہے
آسو رہیں وقت خواب کا ہے

ہے یاد وہ دوستی کا عالم
وہ شوخی و دل بری کا عالم

Marfat.com

کس لطف سے چھیڑتی ستاتی
گدگدیوں سے خوب سا ہنساتی

ہو جاتا میں ہنستے ہنستے بے دم
آتیں[1] مجھے ہچکیاں بے[2] دم

کہتی کسی نے تمھیں کیا یاد
آتیں نہیں ہچکیاں سوا یاد

ہاں کس نے کیا ہے یاد بولو
ہے کون تم اس کا نام تو لو

لاتا گل و عطر میں کبھی گر
فرماتی یہ مجھ سے مسکرا کر

یہ گل تو عمل کیا ہوا ہے
یہ عطر فسوں پڑھا ہوا ہے

یہ سونگھوں نہ میں نہ یہ لگاؤں
ممکن نہیں تیرے دم میں آؤں

یہ دیکھتی تھی مجھے غمیں گر
پاتی تھی کبھی جو چیں جبیں پر

کہتی تھی کہ آج خیر تو ہے
کیسا ہے مزاج خیر تو ہے

کس واسطے کچھ اداس سے ہو
کس سوچ میں بے حواس سے ہو

کیا کس سے ہوا خلاف مرضی
کچھ میں نے کیا خلاف مرضی

---

۱ - "آتیں" طبع اول و دوم ۔ "[illegible]" [illegible]
۲ - "ہچکیاں بے دم" طبع اول [illegible] (صفحہ [illegible])
"ہچکیاں بھی بے دم" طبع ششم (صفحہ ۳۰۶) میں (مرتب)

Marfat.com

کیا مجھ سے خفا ہو سچ کہو تم
کس واسطے یوں اداس ہو تم

اچھا نہیں بند غم میں رہنا
جانے بھی دو فکر ، مانو کہنا

ہنس بول کے قید غم سے چھوٹو
کیا بات ہے کچھ تو منہ سے پھوٹو

کہتا میں کہ بات کچھ نہیں ہے
کچھ آپ ہی آپ دل غمیں ہے

کہتی تھی کہ مجھ سے بھی چھپاؤ
کچھ بات نہیں قسم تو کھاؤ

کہتا میں قسم تمھاری جاں کی
تم سے کوئی بات کب نہاں کی

گر کچھ ہو تو ماجرا کہوں میں
کچھ بات نہ ہو تو کیا کہوں میں

کہتی کہ قسم دروغ کھائی
تم نے مری جاں کی سہل جانی

ایسی مری جان ہے کہاں کی
کیوں کھاؤ قسم نہ اپنی جاں کی

ہیں یاد وصال کی وہ راتیں
ہیں یاد وہ شوخ شوخ باتیں

آئینے کو رکھتی آگے لا کر
اور کہتی یہ منہ سے منہ ملا کر

---

۱ - ''کہ نہ'' نسخۂ نول کشور طبع ششم ۱۹۳۰ء (صفحہ ۳۰۷)
میں لیکن نسخہ مطبوعہ ۱۸۷۶ء (صفحہ ۲۱۲) میں ''تھی کہ'' (مرتب)

Marfat.com

لو دیکھو ذرا کرو خود انصاف
ہم دونوں میں کس کا رنگ ہے صاف

ہے دونوں میں کون خوب صورت
ہے دونوں میں کون ماہ طلعت

پھر اپنے غرور میں جو آتی
خاطر میں کسی کو بھی نہ لاتی

خود بینی سے ہوش میں نہ رہتی
آئینے کو پھینک مجھ سے کہتی

دیکھو تو بہ غور چشم بد دور
یوسف کہ ہے وہ جہاں میں مشہور

کیا اُس کی بھی صورت ایسی ہی تھی
کیا اُس کی بھی طلعت ایسی ہی تھی

کیا اس کے بھی ایسے ہی تھے گیسو
خم دار و سیاہ و عنبریں مو

کیا ایسا ہی حسن تھا ، نہ ہوگا
یہ حسن کبھی ہوا نہ ہوگا

مانا بھی کہ یہ ہی رنگ رو تھا
ایسا ہی وہ چہرۂ نکو تھا

اور ایسے ہی موئے مشک بو تھے
ایسے ہی خمیدہ مو بہ مو تھے

پر اس میں یہ بات تو نہ ہوگی
کیوں میری سی ذات تو نہ ہوگی

یہ چشم سیاہ تو نہ ہوگی
یہ شوخ نگاہ تو نہ ہوگی

Marfat.com

یہ خوش سخنی کبھو نہ ہوگی
یہ گرمی گفتگو نہ ہوگی
پامال روش جہاں نہ ہوگا
ایسا تو خرام ہاں نہ ہوگا

یہ فتنہ فزا چلن نہ ہوگا
ہر بات میں بانکپن نہ ہوگا
ایسی تو نہ ہوگی عشوہ باری،
ایسی تو نہ ہوگی طرح داری

ایسی تو نہ ہوگی جامہ زیبی
ایسی تو نہ ہوگی دل فریبی
ایسی تو شرارتیں نہ ہوں گی
یہ گرم اشارتیں نہ ہوں گی

ءیہ غمزۂ فتنہ گر نہ ہوں گے
یہ ناز نہ ہوں گے پر نہ ہوں گے
گر فندق پا پہ رنگ آیا
ایسا کہ بس اپنے جی کو بھایا

کس رنگ سے اور رنگ لانا
کس ناز سے مجھکو بھی دکھانا
ٹھکرا مرے سینے کو کہا یوں
رنگین ہے باندھ لو یہ مضموں

ہے یاد وہ عالم ملاقات
ہے یاد وہ شوخی اشارات
میلاں جو ہوا معاشرت کا
دھیان آ ہی گیا ۰۰۰۰۰ کا

Marfat.com

بس خواهش دل سے رہ نہ سکنا
اور پاس حیا سے کہہ نہ سکنا

پھر کیا ھی شرارتوں سے کہنا
پردے میں اشارتوں سے کہنا

انگڑائی کبھی تڑ ھنس کے لینی
چلمن کبھی اٹھ کے چھوڑ دینی

پھر وعدے هوے تھے جو ہم یاد
ھے کچھ بھی وہ قول اور قسم یاد

کہتی تھی مجھے قسم خدا کی
سوگند حبیب کبریا کی

گر دیتی هوں اس میں دم میں تجھ کو
هو تیغ علی کی مار مجھ کو

اب دل نہیں میرا، میرے بس میں
جو تجھ کو یقین هوں وہ قسمیں

ھے مصحف رو کی اپنے سوگند
اس روے نکو کی اپنے سوگند

اپنے مجھے ناز کی قسم ھے
تیرے ھی نیاز کی قسم ھے

وہ رخ کہ ھے رشک لالہ باغ
وہ سینہ کہ میرے غم سے ھے داغ

وہ طرۂ عنبریں کسی کا
وہ دود دل حزیں کسی کا

وہ رحم کسی کا کبھی میرا
وہ درد کسی کا کبھی سہنا

Marfat.com

وہ دل کہ کسی کا مبتلا ہے
وہ جان کہ مجھ پہ سے فدا ہے
وہ آہ جسے نہیں ہے تاثیر
وہ جرم ہے جس کی قتل تعزیر
وہ حال کہ جس پہ رحم آوے
وہ درد کہ جس سے جی ہی جاوے
وہ دیدہ کہ خوں فشاں سدا ہے
وہ نالہ کہ پایہ عرش کا ہے
وہ دن کہ ہے رشک روز محشر
وہ شب مری زلف سے سیہ تر
شام غربائے سر بہ سر غم
صبح دہم مہ محرّم
لب تشنگی حسین و عباس
امواج فرات و شرم الیاس
بے داد ستم گران بد کیش
فریاد ستم کشان دل ریش
تاب و تب آتشیں فسانہ
سوز دم سرد بے کسانہ
ان سب کی مجھے ہزار سوگند
سوگند ہزار بار سوگند
ہے تجھ سے مجھے دلی محبت
گو تجھ کو نہ ہو مری محبت
اور جیسا کہ تجھ کو چاہتی ہوں
تو دیکھیو کیا نباہتی ہوں

Marfat.com

مجھ کو تری جان کی قسم ہے
جس وقت تلک کہ دم میں دم ہے

ایسی ہی رہے گی آشنائی
آتی نہیں مجھ کو بے وفائی

اس میں نہیں فرق یک سر مو
یہ بات یقین جانیو تو

جھوٹی نہیں میں کہ راست گو ہوں
گر اس میں، میں کچھ بھی جھوٹ بولوں

سب قہر خدا کسی پہ ٹوٹیں
آنکھیں مری سامنے کی پھوٹیں

سچ جان کہ دل سے ہے تری چاہ
واللہ باللہ ثم باللہ

کہتا میں اگر کہ جھوٹ ہے سب
تم لوگ کسی کے ہوتے ہو کب

معشوقوں نے کس سے کی وفا ہے
ان قسموں کا اعتبار کیا ہے

تم لاکھ کہو پہ میں نہ مانوں
ہر گز تمہیں با وفا نہ جانوں

باتیں یہ بنانے کی ہیں ساری
دو روز کی چاہ ہے تمہاری

باتیں لگیں! مجھ سے یہ ہنسی بنانے
اُس سے کہو، تم کو جو نہ جانے

[illegible]

جس روز کہ بگڑیں میری جاں تم
بس خیر کہاں میں اور کہاں تم

پھر پوچھنے کی نہیں مری بات
سننے کی نہیں، کہیں مری بات

ہوگا یہ کرم نصیب دیگر
اور ظلم و جفا و جور مجھ پر

کیا کیا نہ کروگی پھر جفا تم
دیتی یہ جواب، ہو خفا تم

اے واہ رے تیری بدگمانی
اللہ رے تیری بدگمانی

تو آپ زبس کہ بے وفا ہے
اپنا ہی سا سب کو جانتا ہے

تھے جیسے کہ وہ کرم تمہارے
ہیں ویسے ہی اب ستم تمہارے

تھی جیسے کہ پہلے مہربانی
ہیں ویسی ہی اب جفائیں جانی

پر اس کا مجھے بہت عجب ہے
اس ظلم و ستم کا کیا سبب ہے

آخر وہی تم ہو اور وہی ہم
پر کیا ہے کہ اب نہیں وہ عالم

ہو کس لیے بر خلاف کہہ دو
کیا بات ہے منہ پہ صاف کہہ دو

بے وجہ غضب اور آہ ایسا
کیا مجھ سے ہوا گناہ ایسا!

Marfat.com

کچھ بات تو کہیے گو ہو بہتاں
کیوں ہو گئے میرے دشمن جاں

کیا جرم ہوا معاف کیجے
دل میری طرف سے صاف کیجے

پھر پھر خدا تمہارے قربان
ہو جائیے ویسے ہی مری جان

پھر خلوت خاص میں بلا لو
دل کی مرے حسرتیں نکالو

پھر مل کے شراب ناب پیجے
پھر وصل سے کامیاب کیجے

اب مجھ میں نہیں ہے تاب فرقت
کب تک میں سہوں عذاب فرقت

بے تابی دل سے لب پہ ہے جان
ہوں کوئی گھڑی کا، دم کا مہمان

اب مرنے میں میرے کیا ہے باقی
فانی ہیں سبھی، خدا ہے باقی

اس طرح غرض بہک رہا تھا
کچھ جوش جنوں میں بک رہا تھا

اس جوش میں اور جوش آیا
بے ہوش کو طرفہ ہوش آیا

پھر ورد زباں "انا الصنم" ہے
منصور سے مرتبہ نہ کم ہے

---

۱ - "تھا" ردیف مصرع ثانی طبع اول (صفحہ [illegible]) میں غلط ہے - (مرتب) -

Marfat.com

بس مومن دل گداز خاموش
اب طاق ہوئی ہے طاقت جوش[1]

باقی نہیں اب تو ہم میں حالت
ہے اور ہی درد و غم میں حالت

جاری ہے ہر ایک چشم سے خوں
تھے شعر کہ نالہ ہائے موزوں

اس قصۂ غم نے جی کھپایا
اس سوز نہاں نے دل جلایا

کر ڈالا کباب سامعیں کو
آگے نہیں تاب سامعیں کو

ہر حرف ترا شرر فشاں ہے
ہے آگ کا شعلہ یا زباں ہے

زیں بیش ز سوزِ سینہ مخروش
چوں شمع خموش باش خاموش

---

۱ - ''جوش'' طبع اول و دوم (صفحہ ۳۳۹ ، صفحہ ۲۱۵)، میں - طبع ششم (صفحہ ۳۱۱) میں ''ہوش'' ہے - (مرتب)

Marfat.com

(۳) مثنوی سوم

قول غمیں

تازہ فغانے کہ کشیدم زدل
وان سخن غم کہ شنیدم زدل
هست خوش افسانۂ شیریں کلام
''قول غمیں'' آمدہ سالش چو نام

۱۲۳۶ھ

آغاز

ساقیا زهر پلا دے مجھ کو
شربت مرگ چکھا دے مجھ کو
هاں سیہ مستی حرماں بہ نگاہ
دے وہ مے یعنی کف مار سیاہ
تلخی یاس عبادت کب تک
حسرت ذوق شہادت کب تک
کیا ذرا سودۂ الماس نہیں
سم هلاهل ترے کچھ پاس نہیں
گر یہاں هے تو اٹھا لا جلدی
اور نہیں پاس تو جا لا جلدی
کیا خمار خفتاں هے ظالم
بس چلا جی تو کہاں هے ظالم

Marfat.com

بھر دے اک جام کہ مر جاؤں ابھی
بھول کر آپ میں آؤں نہ کبھی
کاسۂ عمر کا بھرنا اچھا
ایسے جینے سے تو مرنا اچھا
کاش مرجاؤں کہ چین آئے کہیں
بد دماغی سے سر زیست نہیں
کب تلک نزع کی حالت میں رہوں
کب تلک یوں ستم مرگ سہوں
کب تلک ناک میں دم آہ رہے
ورد لب نعرۂ اللہ رہے
کب تلک چشم سے خوں ہو جاری
کب تلک درد کرے دل داری
عمر برباد نہ جائے اے کاش
دل کی آئی مجھے آئے اے کاش
ھائے یہ ظلم سہا کیوں کر جائے
میں جیوں اور مرا دل مر جائے
ھو وصال اب نہ جدائی مجھ کو
آئے دشمن کی بھی آئی مجھ کو
جو کسی پر نہیں مرتا ھرگز
جینے سے جی نہیں بھرتا ھرگز
بس وہ دنیا میں ٹھہرتا ھی نہیں
میں جو مرتا ھوں سو مرتا ھی نہیں
ملک الموت بھی کیا ھے بے درد
آہ سچ ھے کہ بڑا ھے بے درد

Marfat.com

تھا سوں ہوں دل کو سدا بھر کر آہ
کیسی یہ آن بنی دل پر آہ

جاں ہمہ رنج و سراپا غم ہے
رنج سا رنج ہے غم سا غم ہے

دیکھتا ہوں عجب احوال اپنا
کیا کہوں کس سے کہوں حال اپنا

درد ہجراں سے سبھی کو ہے فراغ
بات پوچھے کوئی یہ کس کو دماغ

سب[1] ہیں بے درد انہیں کس کا غم ہے
غم زدوں کا کسی کو کیا غم ہے

کون پوچھے ہے کسی کا احوال
جانتے ہم ہیں سبھی کا احوال

کون سنتا ہے فغان درویش
قہر درویش بہ جان درویش

کوئی ناشاد ہو یا ہو ناکام
اپنے سب خوش ہیں کسی کو کیا دم

کوئی ہم دم ہے نہ دم ساز مرا
کوئی محرم ہے نہ ہمراز مرا

کوئی اتنا نہیں جو حال سنے
متوجہ ہو کچھ احوال سنے

۱- یہ شعر مطابق نسخہ اول و دوم ہے اور نسخہ [illegible] لکھنؤ ۱۹۳۰ء (صفحہ ۳۱۳) میں اس طرح ہے :

سب ہیں بے درد [illegible]
غم زدوں [illegible]

کوئی اتنا نہیں جو چارہ کرے
چارۂ مومن آوارہ کرے
چارہ گر ہو نہ سکے، فکر تو ہو
وصل جاناں نہ سہی ذکر تو ہو
ماجرا سن کے مرا رونے لگے
روتے دیکھے تو ذرا رونے لگے
سینۂ چاک کا گر ہو نہ رفو
ٹانک دے چاک گریباں تو کبھو
چشم خوں ریز سے خوں پاک کرے
پیرہن ساتھ مرے چاک کرے
دل ہو مضطر تو نہ آرام لے وہ
میں جو تڑپوں تو ذرا تھام لے وہ
نرم سا کچھ تہ پہلو رکھ دے
سر کو دے پٹکوں تو زانو رکھ دے
کچھ کرے بات ذرا بہلائے
جی کسی ڈھب سے مرا بہلائے
ہائے میں ڈھونڈھ کے لاؤں کس کو
ماجرا اپنا سناؤں کس کو
کون میرا مگر اپنا میں ہوں
عاشق بے کس و تنہا میں ہوں
یہ بھی مشکل ہے کہ خاموش رہوں
ہاں مگر خود ہی سنوں خود ہی کہوں
سو یہ کیوں کر ہو کہ میں ہوں بے ہوش
نے حواس اور نہ سمجھ ہے، نے ہوش

Marfat.com

جو کسی کی نہ ذرا بات سنے
مجھ سے دیوانے کی کیا بات سنے

اور کہنا بھی ضروری مجھ کو
کہ نہیں ضبط و صبوری مجھ کو

سو یہ ٹھہری نہ سنے[۱] گو کوئی
کیجیے آپ پریشاں گوئی

اس تکلم سے یہ مطلب ہے مرا
جو سنے وہ ہی مخاطب ہے مرا

گو کہیں ہو وہ کسی جا ہووے
دل میں پر درد ذرا سا ہووے

ہو پہ مجھ سا وہ، نہ ہو دیوانہ
تا سنے سمجھے مرا افسانہ

اس کو پہنچا ہو جدائی کا درد
تا وہ جانے کہ ہے اس میں کیا درد

ماجرائے غم حرماں سمجھے
سر گزشت شب ہجراں سمجھے

بات کچھ میری زبانی سن لے
غور سے ساری کہانی سن لے

سب مضامین و معانی سوچے
مطلب راز نہانی سوچے

نہ کہانی نہ یہ ہے افسانہ
داد و بے داد ہے مظلومانہ

۱۔ نسخۂ مطبوعہ نول کشور [illegible]

نہیں اشعار یہ ہیں نالے کئی
سوزش دل کے ہیں تبخالے کئی
مظہر حسرت و حرماں ہے یہ
باعث عبرت یاراں ہے یہ
یعنی اک شوخ پہ ہم مرتے تھے
صدقے دل ، جان فدا کرتے تھے
اور وہ سر دفتر ارباب جفا
جس میں الفت نہ مروت نہ وفا
حرف بد گو کو بھلا جانے وہ
بے ادائی کو ادا جانے وہ
بے گنہ مجھ کو ستایا اُس نے
اُف نہ کی تو بھی جلایا اُس نے
ہر طرح دل کو مرے داغ دیا
خاک کی مجھ سے کہ جی خاک کیا
دیکھی کیا کیا نہ تباھی میں نے
مدتوں تو بھی نباھی میں نے
پھر تو یک بارگی صحبت بگڑی
ہم میں اور ان میں قیامت بگڑی
ایسی بگڑی کہ صفائی نہ ہوئی
نہ ہوئی ترک لڑائی نہ ہوئی
خفگی پھر کسی صورت نہ گئی
نہ گئی دل سے کدورت نہ گئی
کب منایا کہ کہیں وہ نہ منے
بن بگاڑے نہ بنے پر نہ بنے

Marfat.com

چندے اس غم میں برا حال رہا
کیا کہوں آہ کہ کیا حال رہا

کچھ غم و غصہ لڑائی کے سبب
اس ستم گر کی جدائی کے سبب

کچھ پشیمان کہ کیوں کی تھی چاہ
اس کا انجام نہ کیوں سمجھے آہ

اور جو چاہا تھا چھپایا ہوتا
عشق اتنا نہ جتایا ہوتا

جور صدہا نہ اٹھائے ہوتے
ناز بے جا نہ اٹھائے ہوتے

یوں نہ سہنی تھی جفائے بے ہم
یوں نہ کردینا تھا خوگر بہ ستم

اور کیا تھا تو یہ لڑنا کیا تھا
خو بگاڑی تو بگڑنا کیا تھا

کہ یہ جی میں کہ اب پھر ملیے
بے سبب قصد ہے سب پھر ملیے

وہم سے دل پہ قیامت ناحق
کچھ ندامت سے[1] ندامت ناحق

سخت ناکردہ خطا کی خجلت
بدگمانی بجا کی خجلت

الفت و مہر نہ ماندہ پہ نگاہ
ان خیالات سے احوال تباہ

---

١ - "سے" طبع اول اور دوم (ص٢٤٣، حاشیہ ص ٢١٧) میں "ھی" نسخہ طبع ششم (ص٣١٥) میں - (مرتب)

Marfat.com

پر ذرا جینے کا کچھ طور بھی تھا
ان خیالوں میں خیال اور بھی تھا

دھیان میں جور بھی آ جاتے تھے
ستم کردہ بھی یاد آتے تھے

صبر بھی شکل دکھا جاتا تھا
دل نہ ملنے پہ بھی آ جاتا تھا

اشک بھی آنکھوں سے کم بہتے تھے
جان و آرام بھی مل رہتے تھے

خار و پہلو میں بگڑ جاتی تھی
دست و زانو میں بگڑ جاتی تھی

دشنہ گردن سے خفا ہوتا تھا
سنگ بھی سر سے جدا ہوتا تھا

شاد و خرم بھی ذرا ہوتے تھے
ہنسنے لگتے بھی تھے گو روتے تھے

دل پہ گہ ہاتھ بھی دھر دیتے تھے
کسی سے بات بھی کر لیتے تھے

کئی دن میں ہوا غم اور بھی کم
پھر ذرا اور بھی کم، اور بھی کم

پھر تو وہ خبط وہ سودا ہی گیا
دل بیمار بحال آ ہی گیا

رنگ فتنہ نے جھلک دکھلائی
منہ پر اک سرخی کی تہہ سی آئی

آتش شوق کی حدت نہ رہی
ناتوانی کی وہ شدت نہ رہی

Marfat.com

زخم کاری ہوئے آخر ناکام
آ گیا جوش تپش کو آرام

سخت جانی کا گلہ دل پر شاق
حسرت وصل نہ اندوہ فراق

نہ سبک سر میں گراں جانی سے
کر پشیماں تو پشیمانی سے

نالہ و آہ و فغاں کچھ نہ رہا
رنج کا نام و نشاں کچھ نہ رہا

اب شب و روز مسرت کا خروش
انبساط و طرب و عیش کا جوش

یاروں میں ہنسنے کا غل آٹھ پہر
وقف لب خندۂ گل آٹھ پہر

زمزمہ ساز بہ رنگ بلبل
نغمہ پرداز بہ رنگ بلبل

نغمہ سنجی و خوش الحانی و بس
شعر گوئی و غزل خوانی و بس

رات دن ہنسنے ہنسانے کی بات
یاروں سے ملنے میں صرف اوقات

آشناؤں میں سدا لہو میں کہاں
نہ وہاں دہ وہاں دہ وہاں

Marfat.com

مشاهدۂ خوش حرکاتے پس چلون و رسیدن به عشرت کدۂ رشک چمن

ایک دن جاتے تھے اک یار کے پاس
یار غمخوار و وفادار کے پاس
راہ میں طرفه تماشا دیکھا
غرفه و بام دل آرا دیکھا
آگے اس غرفے کے چلون ھے پڑی
پس چلون کوئی عورت ھے کھڑی
محو نظّارۂ رنگ بازار
نا گہاں ھوگئی وہ مجھ سے دو چار
که وہ چلون کا ذرا تھا پردہ
گرچه تھا پردہ په کیا تھا پردہ
ھوے آپس میں نظارے کیا کیا
کیے ابرو سے اشارے کیا کیا
ترجماں چشم و نظر مطلب سے
کچھ تبسم بھی نمایاں لب سے
اور میں حیران و سراپا حیرت
کیا کہوں میں که مجھے کیا حیرت
که الٰہی یه تماشا کیا ھے
گر سر خود ھے تو ڈر کس کا ھے

Marfat.com

کیوں نہیں چلون اٹھا دیتی یہ
کیوں نہیں گھر میں بلا لیتی یہ

اور جو تابع ہے تو کیوں باک نہیں
کیا سبب ہے کہ خطرناک نہیں

جی میں آیا کہ تجسس کیجے
کسی ڈھب بھید یہاں کا لیجے

پھر ڈرا میں کہ کچھ آفت تو نہ آئے
دل کے همراہ کہیں جان نہ جائے

جی خم زلف دوتا میں نہ پھنسے
پھر ستم دیدہ بلا میں نہ پھنسے

مفت میں اور بلا نازل ہو
قلق و رنج نصیب دل ہو

فکر اندیشہ و انجام و مآل
وهم ناکارہ و بے صرفہ خیال

خوب سوچا کہ برا حال نہ ہو
بدتر آگے سے بھی احوال نہ ہو

پھر کہیں اور نہ کچھ کر گزرو
ان خیالوں هی سے بس در گزرو

گر نہ جانا کہ یہ ہے کون تو کیا
اس میں فرمائیے کیا بگڑے گا

اور جانا تو هوا کیا حاصل
اس تجسس سے بھلا کیا حاصل

جی میں پھر آئی کہ یہ بات ہے کیا
دل کا کھٹکا نہ ہوا کھیل ہوا

Marfat.com

دل کسی سے کوئی اب لگتا ہے
کار افتادہ ہے کب لگتا ہے

جس طرح سے بنے یاں راہ کرو
دل کو اس راز سے آگاہ کرو

آ گئی طبع تو پھر مت آنا
کر کے معلوم الگ ہو جانا

اور جو یہ راز نہانی نہ کھلا
جیتے جی ، جی میں یہ ارمان رہا

کہ نہ جانا کہ وہاں کیا کچھ تھا
کیسے وہ لوگ تھے کیسا کچھ تھا

محو تدبیر صد افکار ہوئے
کیا حماقت میں گرفتار ہوئے

سو فریبوں سے وہاں تک پہنچے
پہنچے ہم اور کہاں تک پہنچے

وہ مکاں رشک قصور افلاک
جلوۂ عالم بالا تہہ خاک

ہم نشیں ، ہم دم و غم خوار ہوئے
ہم بھی اک محرم اسرار ہوئے

گرچہ تھا اور طرح کا نہ مزاج
لیک شدت سے ظریفانہ مزاج

زیب لب مضحکہ اعجاز کلام
رات دن ہنسنے ہنسانے سے کام

رنج و افکار سے بے غم رہنا
شاد و خنداں ، خوش و خرم رہنا

Marfat.com

دیکھی یہ گرمیٔ صحبت جو وھاں
دل افسردہ لگا بہلنے ھاں[1]

طبع آخر کو ذرا آ ھی گئی
صحبت زندہ دلاں بھا ھی گئی

ھنسی آنے کو غنیمت جانا
واں کے جانے کو غنیمت جانا

لطف اس طرح کے جب پانے لگے
پھر تو ھر روز وھاں جانے لگے

ایک چندے یہی اوقات رھی
روز پہروں کی ملاقات رھی

واں ھر اک طرح بہلتا تھا دل
کہ ھوئی اس میں بلا اک نازل

کہیں باھر سے کوئی واں آیا
میرے بیٹھے ھی وہ مہماں آیا

سنتے ھی اس کے میں آنے کی خبر
پردے کے واسطے آیا باھر

اک ذرا آن کے باھر ٹھہرا
دم کے دم جان کے باھر ٹھہرا

مدعا یہ کہ وہ پھر گھر میں بلائے
کچھ ھنسے بولے ذرا جی بہلائے

اتنے میں دل جو مرا گھبرایا
جی میں کچھ سوچ کے میں گھر آیا

۱۔ ''ھاں'' نسخہ طبع اول و دوم (صفحہ [illegible]، حسب صفحہ [illegible]) میں ''وھاں'' (واں) نسخہ طبع سوم (صفحہ [illegible]) میں ۔ مرتب

Marfat.com

دوسرے دن جو ہوا گھر سے رواں
جانب کوچۂ رشک بستاں
ایک دیوانہ حقائق آگاہ
تازہ مضموں سے غزل خواں سرراہ

غزل

پھر محبت میں مزا آتا ہے
کیوں نہ کھائیں ہمیں غم بھاتا ہے
پھر کھجائے ہے ہتھیلی دیکھوں
سیم تن کون سا ہاتھ آتا ہے
مدد اے کشمکش شوق کہ پھر
دل کہیں کھینچے لیے جاتا ہے
دل سے مطبوع مکاں میں ہر دم
جی پھر اب صبر کا گھبراتا ہے
عشق کی زمزمہ سنجی ہے ہے
ولولہ ناک میں دم لاتا ہے
کس کی چشمک سے ہے اختر شمری
فلک آنکھیں مجھے دکھلاتا ہے
ہے غم پردہ نشیں جو ناصح
پھر زباں کھولتے شرماتا ہے
کس سے پھر وعدۂ وصلت ہے کہ دل
میرے ملنے کی قسم کھاتا ہے

Marfat.com

پھر ہوں دیوانۂ بے خود کس کا
خار تلوے مرے سہلاتا ہے

پھر دل اک بت کو دیا "مومن" نے
کب وہ ان باتوں سے باز آتا ہے

رجوع بہ قصہ

گرچہ اُس نے مجھے آگاہ کیا
پر دل سادہ نے گمراہ کیا

بے خبر تھا مجھے کچھ دھیان نہ تھا
الفت تازہ کا ارمان نہ تھا

کہ سمجھتا یہ شگون غم ہے
مژدۂ ولولۂ ماتم ہے

ہیں یہ مجذوب کے لب پر جو کلام
وحشت تازہ کا دیتے ہیں پیام

دل کا لگ جانا جتاتے ہیں مجھے
خبر غیب سناتے ہیں مجھے

جان دینے کی اشارت ہے صاف
مرگ نو کی یہ بشارت ہے صاف

کچھ نہ سمجھا مری نادانی ہائے
عقل و بے صرفہ پشیمانی ہائے

کیا کروں وسوسہ و وہم نہ تھا
ورنہ ایسا بھی تو نافہم نہ تھا

Marfat.com

الغرض جب میں وھاں جا پہنچا
تازہ پیغام اجل آ پہنچا
دم لیا بھی نہ کہ دم دینے لگے
تلخ کامی کے مزے لینے لگے
دام الفت میں گرفتار ھوے
پاے بند ستم یار ھوے
نہ کچھ آ شفتہ سری نے مارا
کہ مجھے چارہ گری نے مارا
کی یہ تشخیص نے میری تدبیر
کہ ھوا دم بہ دم احوال تغیر
ھوگیا نبض شناسی سے جنوں
سنو حال دل دیوانہ کہوں
صاحبِ خانہ نے بعد اکرام
بے قرارانہ کیا مجھ سے کلام
کہ یہاں عید و محرّم ھے بہم
کل سے کیا کیا طرب و غم ھے بہم
یعنی وارد ھے وہ مہمان عزیز
جس کے قربان مری جان عزیز
لیک بیمار و پریشان احوال
نہ وہ جلوہ نہ وہ رونق نہ جمال
بے بدل شعشعہ نایاب ھوا
رنگ رو ماہ سے مہتاب ھوا
ھے رگ خواب سے غفلت محسوس
ھو گئی طرز تجاھل کابوس

Marfat.com

یہ نزاکت تو گراں ہے جی پر
لے گیا تاب و تواں رنج سفر

آپ کچھ چارہ گری کیجے غرض
نبض دیکھو کہ ہو تشخیص مرض

میں نے اُس نبض پہ جو ہاتھ دھرا
ہاتھ سے میرے مرا دل ہی چلا

صاف صندل سے زیادہ وہ ہاتھ
نرم مخمل سے زیادہ وہ ہاتھ

پنجۂ مہر کا سا شعشعہ نور
دست گل دستہ رہے جس کے حضور

اُس کو جوں ہاتھ لگایا میں نے
دل سے بس ہاتھ اُٹھایا میں نے

دھر دیا تباہ جگر، ہاتھ میں دل
لیے بیٹھا تھا مگر ہاتھ میں دل

آفت تازہ جو جاں پر آئی
یہ غزل اپنی زباں پر آئی

غزل

کیا لگا دست دل آرام سے ہاتھ
دل گیا ہاتھ سے اور کام سے ہاتھ

کس کے ہاتھوں سے لگا تھا نہ جدا
نہیں ہوتا دل ناکام سے ہاتھ

پختہ مغزان جنوں سے ہوں میں
کیوں اُٹھاؤں طمع خام سے ہاتھ

Marfat.com

ھاتھ دیتے تو ھو اب ھاتھ میں پر
کان پر رکھیے گا پھر نام سے ھاتھ

دھوئے شبنم سے نہ ھوگا ھم رنگ
مہر کا دست گل اندام سے ھاتھ

ھمائے پہنچے نہیں اس پاؤں تلک
ایک شب گردش ایام سے ھاتھ

کیا کہوں آہ بہ قول مومن
دل گیا ھاتھ سے اور کام سے ھاتھ

آگاہ شدن معشوقہ از افغان شرر ریز و گل فشانی سخن ھائے ناز آمیز

اس غزل نے اسے آگاہ کیا
ھاتھ کو ھاتھ جھٹک کھینچ لیا

ھنس کے یوں صاحب خانہ سے کہا
کہ یہ درمان مرض جانے کیا

ھے یہ بے چارہ تو آپ ھی بیمار
زردیٔ رخ سے عیاں ھے آزار

کوئی ناداں ھی کہے اس کو طبیب
درد میں خود ھے گرفتار غریب

ھاں خلل جوش جنوں کا ھے اسے
شرط ھم بدتے ھیں سودا ھے اسے

کیا تماشا ھے کہ ھم جانیں مرض
یہ طبیب اور نہ پہچانیں مرض

Marfat.com

یہ ہمارا نہ خلل بتلائیں
ہم مریض ان کا مرض پا جائیں

پہلے وہ آپ ہنسے یہ کہہ کر
پھر تو سب لوٹ گئے قہ قہ کر

سن کے یہ میں نے جگر تھام لیا
خوش بیانی نے غرض کام کیا

طبع نے کچھ بھی سجھایا نہ جواب
بات ایسی تھی کہ آیا نہ جواب

منہ کسی طرح سے کھولا نہ گیا
چاہا ہر چند پہ بولا نہ گیا

جب یہ حالت ہوئی سب کو معلوم
پھر تو ہنسنے کی مچی اور بھی دھوم

کوئی کہنے لگی رنجیدہ ہیں آج
بے مزہ ہیں نہیں کل کا سا مزاج

کوئی بولی کہ لڑ آئے ہیں کہیں
کچھ کسی سے بگڑ آئے ہیں کہیں

آپ نے اتنے میں ہنس کر یہ کہا
کہیں مے پی تھی کہ اب نشہ چڑھا

یا کسی کی انہیں یاد آئی ہے
بے خودی ، بے خبری چھائی ہے

بے حواسی سے نہیں نام کو ہوش
کچھ نہ کچھ تو ہے کہ بیٹھے ہیں خموش

کوئی پوچھو تو ہوا کیا ان کو
آئی در پیش بلا کیا ان کو

Marfat.com

کیا سبب ، کس لیے بے ہوشی ہے
کچھ تو ہے بات کہ خاموشی ہے

انہیں کچھ تاب بیاں ہے کہ نہیں
ان کے بھی منہ میں زباں ہے کہ نہیں

انہیں کچھ بات بھی کر آتی ہے
کہیں کچھ بات اگر آتی ہے

کیا ہوا بیٹھے ہیں کیوں بے دم سے
کچھ خفا تو یہ نہیں ہیں ہم سے

گر ہیں آزردہ تو کیوں آئے ہیں یہ
آج تشریف عبث لائے ہیں یہ

اور جو آئے ہیں تو کچھ بات کہیں
یہ بھی کچھ بات ہے چپ بیٹھ رہیں

یا سدھاریں کہ ہے ان کے بھی تو گھر
بیٹھیں کاہے کو جھکائے ہوئے سر

جائیں ناکاموں میں گر ہیں ناکام
مردہ کا زندہ دلوں میں کیا کام

مجھ کو ہر چند نہ تھی طاقت و تاب
پر دیا آپ کو تھام ، اتنا جواب

کہ میں اچھا تھا یہاں جب آیا
پر ہوا یاں ہی پری کا سایا

بس یہ کہتے ہی تو سب جان گئے
بات جو دل کی تھی پہچان گئے

پھر تو ناوک فگنی ہونے لگی
بے دھڑک طعنہ زنی ہونے لگی

Marfat.com

ایک اک اور پہ رکھ کر بولا
ایک نے صاف زباں کو کھولا

ایک نے اپنے پہ رکھ کر ڈھالی
ایک نے پردے میں جھٹ دی ڈالی

اک نے تعریف دلیری کی کی
دل میں چٹکی سی کسی نے لے لی

ہم بھی دیتے رہے پر سب کو جواب
گو نہ تھے ہوش، نہ تھی بات کی تاب

طور پر اپنے لگایا سب کو
نہ ہنسے خود، پہ ہنسایا سب کو

سارے دن تو رہے ہم صحبت یار
جب ہوئی شام تو گھبرائے ناچار

جی تو اٹھنے کو نہ کرتا تھا ولے
پاس رسوائی سے ہم اٹھ کے چلے

اس کے کوچے سے نہ [illegible]
بیٹھے جاتے تھے ہر اک [illegible]

واں سے آنے کی کہاں طاقت تھی
کیا کہوں آہ عجب حالت تھی

دل میں جب شوق [illegible]
پاؤں اٹھتا بھی تو جی [illegible]

عجب احوال سے گھر تک پہنچا
خون دل دیدۂ تر تک پہنچا

گھر میں آیا تو [illegible]
دل و دل، جان [illegible]

Marfat.com

شوق فرمائے کہ ہاں پھر چلیے
جی میں یہ آئے کہ واں پھر چلیے

دل بے تاب کو پھر تھام لیا
بے قراری ہی میں آرام لیا

نہ گئے واں کہ نہ ہو وہ بدنام
بے حواسی سے لیا عقل کا کام

پھر بری طرح گزاری وہ رات
جاگتے ہی کٹی ساری وہ رات

صبح تک ، شام سے بے تابی تھی
بستر خواب پہ بے خوابی تھی

یاد[1] جوں آئی وہ دن کی تقریر
لگ گئی چپ ، بنے رشک تصویر

دھیان، اس ہاتھ کا جو آن بندھا
آپ ہی ہاتھ سے اپنے میں چلا

قلزم اشک نے طغیانی کی
دست مژگاں نے در افشانی کی

بن گئی جان پہ دست دل سے
ہوئی تو صبح پہ کس مشکل سے

صبح دم جوش زیادہ آیا
جلوۂ روز جزا دکھلایا

یعنی بے تابیٔ دل اور بڑھی
خواہش صبر گسل اور بڑھی

---

۱ - "جوں" نسخہ اول (صفحہ ۱۵۰) میں۔ نسخۂ طبع دوم اور ششم (صفحہ ۲۲۳ ، ۲۲۲) میں "جو" ہے (مرتب)

Marfat.com

شوق نے سلسلہ جنبانی کی
بے قراری نے یہ طغیانی کی

ایک دم بھر میں ٹھہرنے نہ دیا
نہ لیا چین ذرا پھر نہ لیا

صبح کو دیکھتے ہی لے ہی گئی
نہ سنی کچھ نہ کہی لے ہی گئی

ناگہاں تھی وہ کہیں کوٹھے پر
میرے آنے کی نہ تھی اس کو خبر

بے خبر سامنے آئی یک بار
بے دھڑک ہو گئی مجھ سے وہ دو چار

دیکھتے ہی مجھے غش آنے لگا
ہوش بھی صبر نمط جانے لگا

پھر ذرا آپ کو تھما ناچار
پھرا جو دیکھا تو نہ دیکھا زنہار

پوچھو مت لے کے کہوں میں تو [illegible]
جو نہ دیکھا نہ سنا لیا تماشا

اس سراپا کا میں کرتا تو بیاں
پر سراپا ہے یہاں لال زباں

جا کے ان ہونٹوں میں ہر دم پانی
ملے معقول سے [illegible] پانی

پھر وہ شکر شکنی ہونے لگی
پھر وہ شیریں سخنی ہونے لگی

---

۱ - نسخہ [illegible]
"پھر" ہے - (مرتب)

ایک نے ہم نفسوں میں سے کہا
آج بے وقت یہ آنا کیا تھا
مفت میں آ کے ستایا سب کو
پڑے سوتے تھے جگایا سب کو
صبح کے ہوتے ہی دوڑے آئے
راہ بھکیے ہوئے کچھ گھبرائے
سو گئے طالع بیدار کہیں
رات کو نیند بھی آئی کہ نہیں
کیا ہوا خیر تو ہے فرماؤ
اپنی باتوں سے نہ تم شرماؤ

پھر تو میں نے بھی زباں کو کھولا
سوزش طعنہ سے جل کر بولا
نیند آتی تو نہ آتا ہرگز
یوں نہ سوتوں کو جگاتا ہرگز
عیش و آرام میں ہوتا گھر میں
دیر تک چین سے سوتا گھر میں
کب میں اس وقت بھلا آتا تھا
کبھی پہلے بھی چلا آتا تھا

یہ سمجھ کر کہ یہ ہووے نہ خفا
صاحب خانہ نے یوں اس سے کہا
لاتے ہیں پاس یہ میرے تشریف
ان کے آنے سے تجھے کیا تکلیف

Marfat.com

چاھا جب آئے یہ اپنا گھر ہے
بے تکلف یہ انھیں کا گھر ہے
ھاں مگر تیرا ارادہ ہے کچھ اور
کہ لگاوٹ کے یہ ھونے لگے طور
سمجھی میں ناز کی یہ باتیں ھیں
اور انداز کی یہ باتیں ھیں

سن کے وہ بولی کہ ھاں کیا صاحب
کیا کہا آپ نے اچھا صاحب
گھر جو ان کا ہے یہ تو یہ ھی رھیں
ھم چلے جاتے ھیں لو، یہ ھی رھیں

سن کے آواز یہ، ھم رہ نہ سکے
آہ کی اور تو کچھ کہہ نہ سکے
پھر سخن ایسے ھی کچھ ھونے لگے
وہ تو ھنسنے لگے ھم رونے لگے
واں سے وہ طعنہ سناتے ھی رہے
ھم ادھر حال جتاتے ھی رہے
رنج و اندوہ سے جی کھوتے رہے
جب تلک بیٹھے رہے روتے رہے
پھر جو کچھ اور بھی جی بھر آیا
ھو کے ناچار اٹھا، پھر آیا
گھر میں آیا تو زبوں تر احوال
زار کل سے بھی فزوں تر احوال

Marfat.com

جی کو دم لینے نہ دے جوش فغاں
سختی جان نقاہت سے گراں
بے قراری نہ ٹھہرنے دے کہیں
صبر اب کیا ہو کہ طاقت ہی نہیں
بے سبب گاہ توقع ، گہ یاس
ہوش جینے کے نہ مرنے کے حواس
آرزو ہائے نہانی کیا کیا
حسرت و دل نگرانی کیا کیا
بے خودی سے دل و جاں بے آرام
نہ کہ اس میں پئے تعطیر مشام
بوئے گل لائی صبا بستاں سے
یعنی اک نامہ بر آیا واں سے
لب ٔکچھ آمادۂ الفاظ نوید
خندہ زن جیسے گل باغ امید
کیا بہ تمکین و بہ انداز خرام
شوکت و دبدبہ افزا ہر گام
طرز رفتار سے عالم پامال
بل بے شوکت کہ بہ ایں جاہ و جلال
ہو سواری تو سلیماں کی ہو
آمد آمد کسی ذی شان کی ہو
آکے اک نامۂ دل دار دیا
خط مشکیں رقم یار دیا
نامہ تھا کاہے کو حرز جاں تھا
یا دہاں بند ، دم افغاں تھا

Marfat.com

وا[1] کیا ، جوں وہ طلسم افسوں
ہاتھ آیا یہی گنج مضموں

کہ تمھاری بھی عجب ہیں حرکات
ایسے ناداں کہ سمجھتے نہیں بات

کیا مناسب تھے یہ بے باک سخن
نا مناسب تھے یہ بے باک سخن

حرکت اچھی نہیں بدنامی کی
یہی باتیں تو ہیں ناکامی کی

پاس رسوائی کا گر اپنی نہ ہو
دیکھو تم مجھ کو تو رسوا نہ کرو

بس کہ ہوتا ہے محبت میں اثر
مجھ کو سب درد کی تیرے ہے خبر

دل مشتاق تپاں ہے یاں بھی
زینت لب یہ فغاں ہے یاں بھی

غزل

کہ دل آشفتہ و پیچاں کیوں ہے
زلف کا حال پریشاں کیوں ہے

کس کے نالے نے بنا دی دم بھر
زمزمہ ہمدم افغاں کیوں ہے

رنگ اڑا لے گئیں کس کی آہیں
چہرہ جوں سحر درخشاں کیوں ہے

---

۱ - "وا" نسخۂ طبع اول (صفحہ [illegible]) نسخۂ [illegible] اور [illegible] (صفحہ [illegible]) میں "وا" ہے۔

Marfat.com

کس کی وحشت کا خدا صبر پڑا
شوخیٔ چشم غزالاں کیوں ہے

غمزے نے کس کو رلایا بے باک
خار دامن، سر مژگاں کیوں ہے

خندہ زن کس کا ہوا زخم دروں
شدت گریۂ پنہاں کیوں ہے

کس کے یہ متصل آنسو پونچھے
ہاتھ ہم پنجۂ مرجاں کیوں ہے

کون تلخی سے ہوا شیریں کام
بے مزہ شور نمک داں کیوں ہے

کس کا دل لے کے گنہ گار ہوے
خوار تر خشکیٔ داماں کیوں ہے

دل مومن سے ہوئی کیا صحبت
ہندوے زلف پریشاں کیوں ہے

میں نے آنکھوں سے لگایا اس کو
جی کا تعویز بنایا اس کو

پڑھ کے وہ نامۂ[1] لب ریز عتاب
مختصر سا یہ لکھا میں نے جواب

کہ ترے صدقے مری جان مومن
جان مومن ترے قرباں ''مومن''

اس طرح رو جو[2] دیا زار و نزار
دل کے بھر آنے سے میں تھا ناچار

۱- طبع سوم (صفحہ ۳۲۵) ''نالہ'' غلط۔ مرتب

۲- طبع سوم (صفحہ ۳۲۵) ''رو دیا زار زار'' غلط ہے۔ متن مطابق نسخۂ اول ور دوم۔ مرتب

Marfat.com

دل مرے قابو میں اے جان نہ تھا
ورنہ ایسا بھی تو نادان نہ تھا

کہ کچھ آتا نہ خیال انجام
جان کر میں تجھے کرتا بدنام

اس جگہ تو ہے بہت ضبط ضرور
پر کروں کیا کہ ہوں دل سے مجبور

کیا کہوں ، کس سے کہوں حال دل آہ
درد سے میرے کوئی کیا آگاہ

چین ہے دن کو نہ شب کو آرام
بے قراری سے شب و روز ہے کام

ہر زماں ، آہ ہے ہر دم رونا
ہر گھڑی جان حزیں کا کھونا

ہے رواں چشم سے جیحوں دن رات
لب پہ یہ نالۂ موزوں دن رات

غزل

جلوہ اس بت نے دکھایا مجھ کو
کب قیامت میں غش آیا مجھ کو

سرمۂ دیدۂ خورشید ہوں میں
خاک میں کس نے ملایا مجھ کو

شعلہ رو اب تو اٹھا دے چلون
سوز پنہاں نے جلایا مجھ کو

ناصح اس مہ کو کس نے دکھلایا
تو نے دیوانہ بنایا مجھ کو

Marfat.com

ہائے کس شوخ پہ جی لوٹے ہے
تپش دل نے ستایا مجھ کو

دیکھوں اس دولت بیدار کو میں
خواب کیسا نظر آیا مجھ کو

محو دیدار بت کافر ہوں
کیا ہوا ہائے خدایا مجھ کو

شکل بستر کے سے بخت اپنے کہاں
اس نے کب ساتھ سلایا مجھ کو

سہر کو رنج شب ہجر نصیب
وصل کا دن نہ دکھایا مجھ کو

منہ کو مومن سے چھپانا کافر
یہ تقیہ تو نہ بھایا مجھ کو

ء

اب گیا واں تو تکلم بر لب
دشنہ در جان و تبسم بر۱ لب

پر وہی اگلی سی شیریں سخنی
دل میں سو زخم ولے خندہ زنی

اوروں سے حرف دل آویزانہ
آشنا سے سخن بیگانہ

آخر اس طور سے ماہر تنہا میں
کچھ نہ ہو پھر بھی تو شاعر تنہا میں

۱۔ نسخہ ''کلیات مومن'' طبع اول (صفحہ ۳۵۶) و طبع دوم و ششم نول کشور (صفحہ ۲۲۶ و ۳۲۶) میں ''در'' ہے، ''بر'' ہونا چاہیے تھا اس لیے تصحیح قیاسی کی گئی۔ مرتب۔

Marfat.com

کھو دیا دل سے سبھی کے وہ گماں
وہم کا کچھ نہ رہا نام و نشاں

جان بے تاب کو بھی سمجھایا
پھر تو معمول یہی ٹھہرایا

روز یک بار مقرر جانا
دوپہر ، تین پہر ، بیٹھ آنا

لیک کچھ دن بہ دن احوال تباہ
آج تک کل سے کہیں حال تباہ

منہ کی پہلی سی بحالی نہ رہی
رگ میں تام کو لالی نہ رہی

آنکھوں میں اشک بھی آ ہی[1] جائے
خون دل رنگ دکھا ہی[2] جائے

رہے ہونٹوں پہ فغان خوں بار
دم بہ دم دیدۂ تر جیحوں بار

تھاموں کو آپ کو پر تھم نہ سکوں
تھموں تھمنے دے اگر درد دروں

برسے کچھ چشم سے حیرانی سی
ٹپکے نظروں سے پریشانی سی

مجھے اس حال کو جب پہنچایا
رحم تھوڑا سا انہیں بھی آیا

۱- طبع ۱۸۷۶ء (صفحہ ۲۲۶) میں "آئی" ہے۔ طبع اول (صفحہ ۲۵۶) میں "آهی" ہے - مرتب

۲- طبع ۱۸۷۶ء (صفحہ ۲۲۶) میں "دکھلوئی" ہے - طبع اول (صفحہ ۳۵۶) "دکھاهی" ہے - مرتب

Marfat.com

سامنے چپکے سے آ جانے لگی
چھپ کے وہ شکل دکھا جانے لگی
حرف تسکیں و مواسا اکثر
دل دہی اور دلاسا اکثر
عذر ہر لہجے میں مہجوری کا
ذکر ناچاری و مجبوری کا
حالت اپنی جو ہوئی اور تغیر
ہوئی اس کو بھی زیادہ تاثیر
چھا گئی چشم میں اک بے خوابی
دل کو بھی رہنے لگی بے تابی
دیکھ غم گیں مجھے وہ غم کھاتی
سن کے حسرت مری سن ہو جاتی
کسی ء سے روتے اگر سن لیتی
چپکے سے کونے میں جا رو دیتی
صبح تک شب کو نہ سویا کرتی
یاد کر غم مرا رویا کرتی
ایک شب ایک جگہ فرصت پا
مجھ کو واں چپکے سے بلوا بھیجا

میں چلا کیسے تجمل سے ادھر
پاؤں رکھتا فلک ہفتم پر
جب کہ دروازے پہ پہنچا تو کہا
یفتح اللہ لنا الباب دعای
پاؤں رکھا جوں ہی گھر کے اندر
لگی اک آگ جگر کے اندر

Marfat.com

یعنی وہ شعلہ رخ و شعلہ عذار
بے حجابانہ ہوئی مجھ سے دو چار
بڑھ گئی تاب جگر سوز مری
خرمن صبر پہ بجلی سی گری
کہا کچھ بات کہوں ، کہہ نہ سکا
چاہا خاموش رہوں ، رہ نہ سکا
چشم و دل دونوں پریشانی میں
جنگ بے تابی و حیرانی میں
وہ کہے چپ کہ ادب کی جا ہے
وہ کہے کہہ لے ، جو کچھ کہنا ہے
ہاتھ کب آتی ہے ایسی صحبت
مفت میں جاتی ہے ایسی صحبت
ناگہاں ملتی ہے یہ تنہائی
پھر کہاں ملتی ہے یہ تنہائی
سو دم چند تو خاموش رہا
نشہ حیرت کا تھا بے ہوش رہا
محو نظارہ تماشائے حسن
سخت حیران خود آرائے حسن
جوش جب دھوم مچانے آیا
رفتہ ہوش اپنے[1] ٹھکانے آیا
پھر تو ہم غم کے بیاں پر آئے
دل نشیں نالے زباں پر آئے

۱- نسخۂ طبع اول (صفحہ ۲۵۰) میں "اپنے" اور طبع دوم تا ششم (صفحہ ۲۰۲-۲۰۳) میں "اپنا" ہے۔ (مرتب)

Marfat.com

اپنا احوال سنایا اس کو
درد دل خوب جتایا اس کو
سن کے فرماتی ھیں وہ کیا ، سب جھوٹ
عشق صادق کا ھے دعوا سب جھوٹ
یہ تو مانا ھے نہ مانوں گی میں
تم کو بے تاب نہ جانوں گی میں
سن کے یہ میں نے کہا اے بے درد
سچ تو یہ ھے کہ تو ھی ھے بے درد
ورنہ پہنچا ھوں میں مرنے کے قریب
یہ مرض اور نہ درماں نہ طبیب
غور سے سن تپش جاں کو مری
دیکھ چشم جگر افشاں کو مری
سختیٔ ولولہ عشاق سے پوچھ
شوق دل والہ و مشتاق سے پوچھ
تو غم و درد کو کیا جانے ھے
شب غم تیری بلا جانے ھے
کیا کہوں آہ یہ قسمت اپنی
جس کے پیچھے ھو یہ حالت اپنی
اس کو پروا ھی نہ ھو کچھ زنہار
فکر درماں ، نہ خیال آزار
کچھ نہ واقف غم جاں سے ھو مرے
بے خبر درد نہاں سے ھو مرے
جی سدا جس کے لیے بھر آئے
درد دل اس کو نہ باور آئے

Marfat.com

کہہ کے یہ بات جو میں رونے لگا
اور ہی حال مرا ہونے لگا

پھر تو اشک آنکھوں میں وہ بھر لائی
یہ سخن رو کے زباں پر لائی

کہہ دوں ، میں بھی اگر اپنا احوال
پھر کہو آپ کا ہو کیا احوال

میری حالت کوئی کیا جانے ہے
کیا کہوں خیر ، خدا جانے ہے

کہہ کے یہ ، سن کے پہ[1] میں وو روئے
روئے اور خوب ہی دونو[2] روئے

آ گئی پھر وہ جدائی کی گھڑی
بات کہنے میں گئی رات بڑی

وہ اُدھر گھر میں مکدر پہنچے
ہم ادھر روتے ہوئے گھر پہنچے

شب جو باقی تھی سو غم میں گزری
اسی اندوہ و الم میں گزری

شب کا کیا حال کہیں طول سے ہم
صبح دم پھر گئے معمول سے ہم

وہی صحبت رہی وہ ہی عالم
وہی ہنسنا ، وہی رونا باہم

۱- "بہ" طبع سوم (صفحہ ۳۲۹) - (مرتب)

۲- "دونوں" طبع دوم نول کشور (صفحہ [illegible]) میں [illegible] قافیہ مصرع اول "دو" ہے اس لیے مصرع ثانی میں "دونو" [illegible] طبع اول اور سوم (صفحہ ۳۵۱ ، ۳۰۹) میں ہے - (مرتب)

یوں ہی با عشرت و عیش و آرام
جب کہ گزرے ہمیں کچھ اور ایام

بعد چندے فلک نا ہنجار
بد چلن ، بد روش اور کج رفتار

جمع احباب ، پریشاں گرداں
گردش افزاے بیاباں گرداں

دیکھ واں روز کا جانا میرا
بیٹھنا ، ہنسنا ، ہنسانا میرا

راہ بے داد کی لی ظالم نے
چھوڑ دی راست روی ظالم نے

سر پہ اک آفت تازہ لایا
بدسلوکی سے مرے پیش آیا

اور ہی نقشہ دکھایا "ہے ہے"
اور ہی فتنہ اٹھایا "ہے ہے"

اور ہی کچھ ستم ایجاد کیے
جو کیے ظلم سو بے داد کیے

کیا کیا ، ہائے کیا آوارہ
بیٹھے بٹھلائے کیا آوارہ

یعنی واں کوچ کی ان کے ٹھہری
ناگہاں کوچ کی ان کے ٹھہری

جس گھڑی ہم تلک آئی یہ خبر
چھا گئی بے خبری سی دل پر

اک غلو ہوش پہ بے ہوشی کا
عالم اک اپنی فراموشی کا

Marfat.com

وہ فراموشی و غفلت کوشی
بے خوری ، بے خبری ، بے ہوشی

اس میں پیغام بر آیا واں سے
ترجماں لعل لب جاناں سے
کہ سنا تم نے سفر ٹھہر گیا
اپنا جانا بس ادھر ٹھہر گیا

ملنے کے دھیان رہے جی ہی میں
جی کے ارمان رہے جی ہی میں
سوچتے رہتے تھے تدبیر وصال
تھے ملاقات کے کیا کیا نہ خیال

یوں جدائی کی خبر کہہ دو تمہی
دور گردوں پہ نظر کر دو تمہی
جو کچھ اس وقت بلا نے چاہا
وہ فلک نے نہ خدا نے چاہا

کبھیں کیا آہ جو کچھ سمجھیں تھے
نہ ہوا آہ جو کچھ سمجھے تھے
خیر وہ تو نہ ہوا ، پر نہ ہوا
چاہا تھا جو نہ ہوا ، پر نہ ہوا

لیکن اس وقت ذرا فرصت ہے
ہے مکان اور کا اور خلوت ہے
جی میں آ جائے تو آ جاؤ یہاں
آن کر شکل دکھا جاؤ یہاں
اور اس وقت بھی گر آپ نہ آئے
ہم کہاں اور کہاں تم پھر ہائے

Marfat.com

سن کے یہ بات میں با حال تباہ
بے خودانہ ہوا اس کے ہم راہ
پایۂ شوق کہاں تک پہنچا
وہ تھی جس جاے وہاں تک پہنچا
کیا نئے ڈھب سے ملاقات ہوئی
کہ نہ کچھ بولے ، نہ کچھ بات ہوئی
مل کے حیرت زدگان بے کس
دور بیٹھے ہوئے روتے رہے بس
خوں فشاں لب پہ وہ آہیں باہم
حسرت آلودہ نگاہیں باہم
گرچہ ہرگز بھی نہ تھی تاب کلام
پر یہ بولی وہ ذرا جی کو تھام
کہ یہ کیا حال ہے کیوں روتے ہو
مفت کس واسطے جی کھوتے ہو
اب تم اوروں سے لگا لیجو جی
نہ ہوے ہم تو کوئی اور سہی
ہاں مگر فکر ہو تو ہم کو ہو
رنج و اندوہ جو ہو ہم کو ہو
کہ بری آہ ہماری خو ہے
ہم میں اک مہر و وفا کی بو ہے
خیر رہنا ہوا اب تک اپنا
اب وطن تم کو مبارک اپنا
تم رہو خوش کسی جاناں کے ساتھ
ہم جلے حسرت و حرماں کے ساتھ

Marfat.com

کام دل رنج و بلا کو سونپا
تم کو لو ہم نے خدا کو سونپا

کہہ کے یہ اٹھ گئی جی کھوتی ہوئی
ہچکیاں لیتی ہوئی روتی ہوئی

ہم بھی روتے ہوئے اپنے گھر آئے
بادل مضطرب و مضطر آئے

کیا کہوں کیوں کہ گزاری وہ رات
گزری کس حال میں ساری وہ رات

کس سے یہ صدمہ سہا جاتا ہے
کس سے وہ حال کہا جاتا ہے

جو ہو دل دادہ سمجھ لے آپی ۱
کار افتادہ سمجھ لے آپی

سفر معشوقہ دل نواز و قلق و آوارگی عاشق جاں باز

جب سفر قافلۂ شب نے کیا
کوچ ہر اختر و کوکب نے کیا

بار انداز ہوا روز سفید
ندی وہ لہر سے نہ نکلا خورشید

واں چلی وہ تو یہاں جان چلی
ہاں چلی جان کہ ہاں جان چلی

ہم نے بھی چاہا کہ ہم راہی ہوں
ہم دم باد سحر گہی ہوں

---

۱ - آپی "آپ ہی"۔ ے - ضرورت شعری کے تحت ہونا چاہئے - (مرتب)

پاس رسوائی سے پر جا نہ سکے
ہم رہ اہل سفر جا نہ سکے۔
گو نہ کی مرحلہ‌گردی ہم نے
لیک کی دشت نوردی ہم نے
پاس کا کوئی نہ چھوڑا صحرا
سیر کرتے رہے صحرا ، صحرا
دھوم سودے میں مچائی کیسی
دشت کی خاک اڑائی کیسی
اب تلک بھی تو ہے وہ ہی احوال
اب تلک ہے اسی سودے کا خیال
اب تلک بھی تو ہے غم ویسا ہی
اب تلک تو ہے الم ویسا ہی
اب تلک بادیہ گردی ہے وہی
اب تلک دشت نوردی ہے وہی
اب تلک تو ہے وہی بے ہوشی
اب تلک تو ہے وہی خاموشی
آہ و زاری ہے وہی اب تک تو
بے قراری ہے وہی اب تک تو
وہی حسرت ہے وہی درماں[1] ہے
وہی اندوہ و غم ہجراں ہے
وہی دن رات تصور ہے بندھا
شکل ہوتی نہیں آنکھوں سے جدا

۱- ''درماں'' نسخۂ طبع اول و دوم (صفحہ ۳۶۱ ، ۲۲۹) میں ''ارماں'' نسخہ طبع ششم (صفحہ ، ۳۳۱) میں (مرتب)

Marfat.com

ہر گھڑی دھیان وہی : وہ ہی خیال
وہی اندوہ وہی رنج و ملال
وہی دیوانوں کی باتیں ساری
وحشیوں کی حرکاتیں ساری
دل بے تاب کو ہے ولولہ یاں
اور وہ ہوں گے تنعّم میں وہاں
ذکر بھی یاں کا نہ بھاتا ہوگا
دھیان بھی اپنا نہ آتا ہوگا
دن مسرت میں گزرتے ہوں گے
یاد بھی ہم کو نہ کرتے ہوں گے
رات کو اور ہی عشرت ہوگی
غیر سے گرمیٔ صحبت ہوگی
ہے محبت میں اثر کہتے ہیں
سنتے لوگوں سے یہ ہم رہتے ہیں
گر یہ سچ ہے تو وہ ہوں گے بے تاب
چین ہونے کا نہیں جوں سیماب
روز و شب یاد ہماری ہوگی
جب نہ تب یاد ہماری ہوگی
ہر گھڑی ہوگا تصور سے وصال
ہر زماں ہوئے گا اپنا ہی خیال
چند یہ لفظ جو آئے لب پر
صدق ان کا نہیں ظاہر سب پر
جو کہ عاشق ہیں سو جانیں گے اسے
منکر عشق نہ مانیں گے اسے

Marfat.com

کوئی اس بات کو کیا مانے ہے
اس کو لوگوں کی بلا جانے ہے

عشق سے سب تو خبردار نہیں
ہر کوئی محرم اسرار نہیں

عشق کے کیا کوئی جانے ہے رنگ
عشق کے پوچھیے ہم سے نیرنگ

عشق کے دیکھے ہیں ہم نے عالم
عشق جانے ہمیں اور عشق کو ہم

مرتے دیکھے ہیں بہت دیوانے
سیکڑوں ایسے سنے افسانے

ایک ان میں سے حکایت یہ ہے
کسی مجنوں سے روایت یہ ہے

حکایت بہ تمثیل اثر عشق دل آزار و ذکر جان دادن معشوق و عاشق جان نثار

اک جواں تھا بہ الم خو کردہ
شور وحشت کا نمک پروردہ

حکم بے ربط دہ ملک جنوں
افسر داغ بہ سر چوں مجنوں

کیا کہا گر یہ کہا کچھ نہ کہا
نہ رہا مرتبہ اس کا نہ رہا

قیس کو اس سے بھلا کیا نسبت
ایک شاہ ایک گدا کیا نسبت

Marfat.com

ذرے کو مہر سے کیا رتبہ ہے
کچھ بھی ذرے کا بھلا رتبہ ہے

قیس اک طفل دبستان جنوں
اور وہ استاد زبان دان جنوں

اس سے جب بزم غم آرائی ہو
عشق کو مرتبہ افزائی ہو

غم میں اک جان اسی کے باعث
درد کو شان اسی کے باعث

فخر الفت کو اسی کے دم سے
ناز وحشت کو اسی کے دم سے

جگر و سرزنش نشتر غم
سینہ وقف خلش خار الم

سر سے لے پاؤں تلک غم تھا وہ
ہاں مگر عشق مجسم تھا وہ

لہو اس چشم سے ہے ہم جاری
سیل خوں سخت دمادم جاری

دل لگانے کی تمنا اس کو
جی کے جانے کی تمنا اس کو

چاہ کرنے کا سدا آمادہ
یعنی مرنے کا سدا آمادہ

۱- طبع اول و دوم میں "[illegible]" طبع سوم (صفحہ [illegible]) میں "[illegible]" ہے - (مرتب) ۔

۲- طبع اول و دوم میں "[illegible]" [illegible] (صفحہ [illegible]) میں "[illegible]" ہے ۔ (مرتب)

Marfat.com

دل میں بس آنکھ لڑانے کی ہوس
زخم تیر مژہ کھانے کی ہوس
دیکھا کر کوئی دل‌آرا نقشہ
پھر تو بس اور ہی کچھ تھا نقشہ
صورت اچھی جو نظر آ جاتی
کیا بری شکل وہیں بن جاتی
زلف کی بو جو صبا لانے لگے
جی بکھرنے[1] لگے، غش آنے لگے
گر کسی نے کہی لیلیٰ کی بات
نیند پھر اس کو کہاں ساری رات
نام شیریں کا جو آ جائے کہیں
منھ میں پانی سا بھرا آئے[2] وہیں
ذکر الفت سے جی کھونے لگے
عشق کا نام لیے رونے لگے
ایک دن جمع کیے محرم راز
ہر طرح، ہر کوئی افسانہ طراز
کوئی مشغول حکایات کہن
ذکر شیریں سے شرر ریز سخن
حال فرہاد سے سرگرم بیان
خوں چکاں حرف و شرر ریز زباں

۱۔ ''بکھرنے'' نسخہ طبع اول اور دوم (صفحہ ۳۶۳، ۳۳۱) میں۔ ''بگڑنے'' طبع ششم (صفحہ ۳۳۳) میں۔ (مرتب)

۲۔ طبع اول و دوم میں ''بھرا آئے وہیں'' ہے اور طبع ششم (صفحہ ۳۳۴) میں ''پھر آئے روئیں''۔ (مرتب)

Marfat.com

وحشت قیس سے آشفتہ کلام
لفظ غم ریز و جنوں خیز تمام

حرف زن طرفہ روایت سے کوئی
قصہ خواں اپنی حکایت سے کوئی

اک بیاں قصۂ مشہور کرے
ایک دیکھا ہوا مذکور کرے

ایک نے بات میں کچھ پا کے محل
پڑھ دی یہ حضرت مومن کی غزل

غزل

بو کچھ آتی ہے صبا سے تیری
ناک میں دم ہے جفا سے تیری

بس لگا لے مجھے چھاتی سے کہ[2] اب
تنگ تر ہوں میں قبا سے تیری

غیر کو بھی ہے عذاب شب غم
کوئی مر جائے بلا سے تیری

جوش وحشت ہے یہی تو اک دن
الجھیں گے زلف دوتا سے تیری

کیوں نہ حسرت سے فلک کو دیکھوں
شرم آتی ہے حیا سے تیری

۱۔ نسخہ طبع ششم (صفحہ [illegible]) میں "[illegible]" ہے ۔ [illegible]
ور دوم میں ہے ۔ (مرتب)

۲۔ "کہ" طبع ششم (صفحہ [illegible]) میں نہیں ہے ۔ (مرتب)

Marfat.com

نہ سنا رنج شب غم ہے ہے
دشمنی اہل وفا سے تیری

ج ہم رنگ حنا ہے گریہ
مل دوں آنکھیں کف پا سے تیری

ہجر میں ہے قلق جاں شکنی
حسرت روح فزا سے تیری

مومن اس بت سے بگڑنا ہی نہ تھا
بن چکی بات خدا سے تیری

رجوع بہ قصہ

یہ غزل سنتے ہی بے تاب ہوا
خوں فشاں دیدۂ پر آب ہوا

دل دھئی ولولۂ درد نے کی
گرم جوشی نفس سرد نے کی

لے لی چٹکی سی خلش نے دل میں
گدگدی سی کی تپش نے دل میں

شدت غم سے بھر آئی چھاتی
ناخن غم سے کھجائی چھاتی

اک دھواں نالہ و افغاں سے اٹھا
شعلہ کیسا دل سوزاں سے اٹھا

تپش' ولولہ جاں تک پہنچی
آتش سینہ زباں تک پہنچی

۱- "تپش و ولولہ" نسخہ طبع اول و دوم (صفحہ [illegible]) [illegible] ہیں - "تپش ولولہ" طبع ششم (صفحہ [illegible]) ہے - (مرتب)

آگ جو شعلہ اٹھاتی دوڑی
تو اجل آگ بجھاتی دوڑی

جب یہ سمجھا کہ چلی جان حزیں
کوئی دم ہے سو دم بازپسیں

جی میں آیا کہ وصیت کرلوں
کچھ بیاں جان کی حسرت کرلوں

کہ کوئی حال سے آگہ نہیں
محرم راز نہاں آہ نہیں

سوزش دل سے ہوا گرم بیاں
آتش حرف ہوئی شعلہ فشاں

کہ سنو ہم نفسان ہمدم
ہیں تپ دل کے جگر سوختہ ہم

یعنی مرتے ہیں اک آتش خو پر
دیتے ہیں دم شکن ابرو پر

یہ وصیت ہے کہ جب لاش اٹھاؤ
نعش صحرا کی طرف لے کر جاؤ

وہ جو کوچہ ہے بہت روح افزا
دل کشا، طبع کشا، سینہ کشا

واں سر راہ ہے اک بام بلند
سرفرازی میں فلک سے دہ چند

اس میں اک غرفہ ہے باصد تزئیں
ایک مہوش ہے وہاں غرفہ نشیں

ہائے اس کو میں نہ جا سکتا تھا
ورنہ میں آپ میں آ سکتا تھا

Marfat.com

ھے یہ مرنا اسی کافر کے لیے
اسی بے درد[1] ستم‌گر کے لیے

اسی کے شوق میں جاں نکلے ھے
ھر بن مو سے فغاں نکلے ھے

اسی کے عشق میں محروم موا[2]
وصل یک شب بھی میسر نہ ھوا

نعش پہلے مری لے جائیو واں
کہ بھلا کوئی تو نکلے ارماں

گو نہ تھک جاؤ پہ واں دم لیجو
دم کے دم ، جان کے وقفہ کیجو

وہ بھی شاید[3] کہیں آ کر دیکھے
غرفے کی چلون اٹھا کر دیکھے

کہہ کے یہ کھینچی ، اک آہ جاں سوز
جل گیا جوں دل ھنگامہ فروز

جاں سینے سے گئی درد کے ساتھ
ھو گیا سرد ، دم سرد کے ساتھ

دیکھ نیرنگ محبت کا حال
اھل محفل ھوئے حیران کمال

۱- نسخہ طبع ششم (صفحہ ۳۳۵) میں ''بے درد و ستم‌گر'' ھے - (مرتب)

۲- نسخہ طبع ششم (صفحہ ۳۳۵) میں ''ھوا'' اور طبع ۱۲۸۴ھ و ۱۸۷۶ع میں ''موا'' - (مرتب)

۳- ''شاید کہیں آ کر'' طبع ۱۹۳۰ع (صفحہ ۳۳۵) میں اور طبع دوم ۱۸۷۶ع (حاشیہ صفحہ ۲۳۲) میں ''آ کر کہیں شاید'' ھے - (مرتب)

Marfat.com

واہ اے عشق اسے جاں سے کھویا
بات کہنے میں جہاں سے کھویا

دوست داروں نے برا حال کیا
سارے یاروں نے برا حال کیا

کوئی سرگرم فغان جاں سوز
نالہ ہنگامۂ محشر افروز

کسی کے لب پہ ''میں مر جاتا کاش''
کسی کے چہرے پہ ناخن کی خراش

کسی کی آہ کرے خوں باری
کسی کی چشم سے دریا جاری

آخر اس طرح بہ احوال خراب
لے چلے نعش اٹھا کر احباب

الغرض پہنچے جب اس شکل سے واں
جس جگہ تھا بت کافر کا مکاں

وہ گلی جس سے تماشہ گہ تھی
جلوہ گر غرفے میں وہ زہرہ تھی

دیکھ اس حال کو افسوس آیا
گر پڑی دل جو ذرا گھبرایا

گرتے ہی مر گئی بس وہ دلگیر
جذب الفت نے دکھائی تاثیر

کچھ نہ سمجھی کہ یہ کیا کرتی ہوں
جان کر دیتی ہوں جاں مرتی ہوں

کیا سمجھتی ، اسے تھے ہوش کہاں
ہوش ہوتے بھی تو کیا ہوتا واں

Marfat.com

کہ یہ لکھا ہوا تقدیر کا تھا
مقتضی عشق کی تاثیر کا تھا

عشق کے ڈھنگ بیاں کیا کیجے
اس کے نیرنگ بیاں کیا کیجے

اس کا ہر جائے جدا ہے عالم
جس جگہ دیکھو نیا ہے عالم

اس کی تاثیر فسون و جادو
اثر اس کا کوئی چھوڑے ہے کبھو

یہ کسی کو نہیں رکھتا محروم
جس پہ گزرے ہے اسے ہے معلوم

زندگی میں ہو اگر وصل محال
بعد مرنے کے مقرر ہو وصال

کون مایوس بھلا ہوتا ہے
جذبۂ عشق برا ہوتا ہے

کشش دل بھی ہے کیا کوئی بلا
یار سو کوس سے آتا ہے چلا

پاس فرہاد کے کھینچے شیریں
مضطرب ہو کے گئی تھی کہ نہیں

سر مجنوں پہ بھی تو ہے مشہور
کہ ہوا ناقۂ لیلیٰ کا عبور

چھوڑتا یہ تو کسی کو بھی نہیں
کھینچ لاتا ہے کہیں سے یہ کہیں

جب سوے پر بھی بر آتی ہو امید
وہ بھی آ جائیں تو کچھ کیا ہے بعید

Marfat.com

لوگ جا کر بھی تو پھر آتے ہیں
کہ بچھڑے بھی تو مل جاتے ہیں

مومن زار کہ تھا گرم بیان
سوزش سینہ سے تھا شعلہ فشاں

دل کی آتش سے جلا خاک ہوا
بجھ گیا شعلہ بھڑک کر دل کا

آتشیں نالہ زد و رفت ز ہوش
ہم چو شمع سحری گشت خموش

ختم المومن نوحا حزنیا
ختم اللہ لنا بالحسنیٰ

Marfat.com

(۴) مثنوی چہارم

چه در پردۂ دل فغاں بیختم
که طرح چنیں مثنوی ریختم
دم شعله افشان جان حزیں
بود نام و سالش ''تف آتشیں''
۱۲۴۱ھ

کھولیو ساقی منھ کو سبو کے
پیتے ہیں کب سے گھونٹ لہو کے
جام شراب احمر بھر دے
چشم بھر آئی ، ساغر بھر دے
غفلت بے جا رشک پری کیوں
حال سے میرے بے خبری کیوں
ہوش میں آ ، کیا نشه ہے تجھ کو
ایسا کہاں کا نشه ہے تجھ کو
محو تعطل کب تک رہنا
مست تغافل کب تک رہنا
ربط لب و پیمانه کہاں تک
ہا وہوے مستانه کہاں تک

Marfat.com

چپ ہو ، سن اب آوازا کسی کی
آہ فلک انداز کسی کی

شور فگن ہے بانگ تظلم
صور شکن ہے بانگ تظلم

غور سے سن فریاد ستم کش
جلد کہیں دے داد ستم کش

مست شراب غم کی خبر لے
سینہ کباب غم کی خبر لے

جاں شکنی پیوند گسل ہے
جوش خمار نشۂ دل ہے

بادہ سختی[۱،۲] خارہ ہے ظالم
شیشۂ دل صد پارہ ہے ظالم

ہائے وبال جان ہے جینا
جنبش دم ہے ریزۂ مینا

بادہ سرشک و چشم پیالہ
ہا وہوے مستانہ ہے نالہ

نشۂ غم میں حال دگر ہے
بادۂ الفت زہر اثر ہے

یعنی بری اب آن بنی ہے
دل شکنی ہے جاں شکنی ہے

---

۱ - نسخہ مطبوعہ ۱۹۳۰ع (صفحہ ۲۳۳) میں "[illegible]" [illegible] نسخہ مطبوعہ ۱۲۶۳ھ اور ۱۸۶۱ع (صفحہ ۲۲۰ ، ۲۱۳) میں [illegible] ہے - (مرتب)

۲ - "سختی" [illegible] "سختی" ہے - (مرتب)

تڑپے ہے سینہ بات کہے سے
درد اٹھے ہے سانس لیے سے

ضعف سے کیوں کر حال بیاں ہو
لب جو کھلے تو بند زباں ہو

گردش پہلو کیا کی جاوے
جسم ہلے جب زلزلہ آوے

چشم کشائی کوہ کنی ہے
جنبش مژگاں تیشہ زنی ہے

فرش زمیں سے جسم بہم ہے
یہ بھی مگر اک نقش قدم ہے

باد صبا سے حال دگرگوں
گردش بالیں ، گردشِ گردوں

جوش تپیدن حوصلہ فرسا
دل کی تپش سے زلزلہ برپا

حیرت و حسرت نالہ و زاری
مضطربانہ باتیں ساری

بہہ گئے خوں ہو دل جگر اپنے
آتا ہے رونا حال پر اپنے

گریۂ خونی غیرت جیحوں
منبع قلزم ، دیدۂ پُرخوں

بس کہ سرشک خوں سے بھرا ہے
عرصۂ دامن ، ''صحن منا'' ہے

دل کے قلق سے دشت نوردی
نقش قدم ہے صحرا گردی

Marfat.com

پڑ گئے لاکھوں پاؤں میں چھالے
جوش جنوں نے پاؤں نکالے

ہائے اذیت کیوں کر جاوے
چین نہ آوے ، موت نہ آوے

کاوش تازہ ہے پیہم جی کو
نزع کی حالت ہر دم جی کو

سخت مشوش ہوں کیا کیجے
دل کو تسلی کیوں کر دیجے

کس کنے بیٹھوں ، کیوں کر ٹھہروں
ٹھہرے یہ دل تو دم بھر ٹھہروں

یار نہیں ہیں اپنے ڈھب کے
آئے ہے وحشت ملنے سے سب کے

سیر گلستاں ، خار لگے ہے
موج رواں ، تلوار لگے ہے

شعر رواں سے اشک رواں ہو
راگ سنے سے مشق فغاں ہو

درد نہاں نے پیر نکالا
عمر ابد نے مار ہی ڈالا

راحت دل کیا تاب نہیں ہے
موت تو کیسی ، خواب نہیں ہے

چشم رکھے وا درد نہفتہ
سونے نہ دیوے طالع خفتہ

ضعف دل اپنا زور جاوے
نیند کے بدلے غش پہ غش آوے

Marfat.com

ولولہ طاقت سوز قیامت
رات کٹے جوں روز قیامت

کھانا بالکل چھوٹ گیا ہے
غصہ و غم ہر وقت غذا ہے

کام نہیں ہے جز ناکامی
آب کے بدلے خوں آشامی

موجۂ دریا اشک دمادم
آہ و فغاں دنبالہ رو ہم

سجدۂ ہر دم شعلہ فشانی
قبلۂ دوزخ ، داغ نہانی

خلعت زیبا ، داغ تن اپنے
گرد عبیر پیرہن اپنے

جامۂ سالم دیکھ قلق ہو
جیب سیے سے سینہ شق ہو

تا بہ کجا خاموش رہوں میں
حال دل اپنا کچھ نہ کہوں میں

رحم کی آس کے آس کہاں تک
راز نہاں کا پاس کہاں تک

ضبط کہاں تک جی پہ بنی ہے
صبر کہاں تک ، اپنے بھی جی ہے

جان کو کوئی کب تک کھووے
اب تو کہیں گے ہووے سو ہووے

رخصت نام و ننگ ہے اب تو
قافیہ اپنا تنگ ہے اب تو

Marfat.com

اب تو کدورت دل کی نکالیں
خاک کہاں ہر بات پہ ڈالیں

اب تو لحاظ اس کا نہ کریں گے
شکوۂ بے باکانہ کریں گے

کھولتے ہیں اب راز نہانی
شوخ بھی دیکھے شوخ بیانی

نالۂ جاں کاہ آئے ہے لب تک
درد فزا آہ آئے ہے لب تک

قصۂ عشق آغاز ہوا ہے
بسملہ صدّ آہ رسا ہے

تازہ حدیث عاشق غم کش
شکوۂ جور و تب ستم کش

کون ستم کش یعنی مرا دل
کون ستمگر یعنی وہ قاتل

جس نے کہ خاک و خوں میں ملایا
اشک کے بدلے خون رلایا

جس نے ہمیں ناکام کیا ہے
سچ تو یہ ہے کیا کام کیا ہے

اس کی طبیعت مشغلہ جو تھی
اپنی ادا سے چاہ کی خو تھی

اہل جفا میں دھوم تھی اپنی
جور کشی معلوم تھی اپنی

شوق زباں مشہور ہوا
دیکھو جہاں مذکور ہوا

Marfat.com

سب کو تمنا چاہ کی اپنی
کان کو لذت آہ کی اپنی
گرم ادا، دل سوز جلن کے
تنگ دہن مشتاق سخن کے
اور ہمیں بھی چاہ کا لپکا
عشق دل[1] و جاں کاہ کا لپکا
مہر وشوں سے لاگ سی دل کو
گرم رکھے اک آگ سی دل کو
ایک نہ اک سے کام ہی رہوے
نام سدا بدنام ہی رہوے
تاب ہمیشہ صرف جفا ہو
عجز نیاز نیاز سدا ہو
جب کہ بہت تکلیف اٹھائی
حال پر اپنے مرحمت آئی
سمجھے کہ بگڑا طور کچھ اپنا
حال بنا اب اور کچھ اپنا
جان بہ غم خوگر کو سجھائی[2]
عشق سراپا غم کی بر آئی

---

۱ - ''عشق دل و جاں کاہ'' طبع اول (صفحہ ۳۷۰) میں، طبع دوم اور ششم (حاشیہ صفحہ ۲۳۵، ۳۳۰) میں ''عشق و دل و جاں کاہ'' ہے - (مرتب)

۲ - ''سجھائے'' نسخہ مطبوعہ ۱۸۷۶ء (حاشیہ صفحہ ۲۳۳) اور نسخہ طبع ششم ۱۹۳۰ء (صفحہ ۳۳۰) اور طبع اول (صفحہ ۳۷۰) میں ''سجھائی'' ہے - (مرتب)

Marfat.com

جی کو سنبھالا حیلہ و فن سے
دل بہلایا شعر و سخن سے

عیش کو پھر مہماں بلایا
ربط قدیمی یاد دلایا

تازہ کھلا گل باغ طرب میں
ربط ہوا گل خندہ و لب میں

ہو گئی یاری دل سے خوشی کی
ٹھہری تبسم سے بھی ہنسی کی

جان و فرح ہم گوہر راحت
خواب و مژہ ہم بستر راحت

چشم تر و خونابۂ غم میں
سو شکر آئی اک اک دم میں

سیر چمن میں روز گزاری
ہم نفس دم باد بہاری

رود و شراب و صحبت یاراں
رات کہ عید بادہ گساراں

طبع کشیدہ رنج کشوں سے
گرمی صحبت شعلہ وشوں سے

زمزمہ [illegible] سے [illegible]
چنگ نوازی [illegible]

[illegible] سے [illegible]
[illegible] دل [illegible]

حوصلہ [illegible]
دل کے سبھی ارمان [illegible]

Marfat.com

چندے یوں ہی اوقات بسر کی
عیش و طرب میں شام و سحر کی

چرخ نے دیکھ آرام ہمارا
غم سے زمیں پر سر دے مارا

جان فلک کی ہوگئی مضطر
دم میں بدل گئے آنکھیں اختر

چرخ کو اپنا چین نہ بھایا
دور زماں کو چین نہ آیا

ظلم فراموش یاد کیے پھر
جور و ستم ایجاد کیے پھر

عشق کو خواب خوش سے جگایا
بیٹھے بٹھائے فتنہ اُٹھایا

تلخیٔ غم دی عیش اُٹھا کر
شہد پلایا زہر ملا کر

یعنی ہمارے ہم ہنروں سے
ہم نسبوں سے ہم گھروں سے

شادی اُٹھی اک گھر میں شتابی
اس میں ہوئی یہ خانہ خرابی

بس کہ تکلف نالہ اثر تھا
اُن کا مکاں بھی اپنا ہی گھر تھا

تھی جو وہ بزم جان و دل آرا
میں ھی وہاں تھا محفل آرا

۔ ''ھی'' نسخہ مطبوعہ ۱۲۸۴ھ [illegible] ۱۸۶۷ع (صفحہ ۳۲۱،
[illegible] ۱۹۰۳ع (صفحہ [illegible]) میں ''بھی'' ہے ۔ (مرتب)

کارکن و مختار وہاں ہیں
مہتمم ہرکار وہاں ہیں

اندر باہر سور فزائی
تھی متعدد بزم آرائی

سوے ہر اک بزم اپنا گذر ہو
مجھ کو پکاریں کام جدھر ہو

اپنا گزر جوں صاحب خانہ
تا در رنگیں بزم زنانہ

پردے سے اک آواز خوش آئی
جس نے یہ چپ ہے مجھ کو لگائی

وصف کی اس کے تاب کہاں ہے
رنگ بیاں کی لال زباں ہے

لفظ جو تھے مربوط صدا سے
سو نہ ادا ہو نطق ادا سے

کیا کہوں اس کی سحر بیانی
لفظ کئی اور لاکھ معانی

لفظ نہ تھے اک تازہ فسوں تھے
جس کے موکل عشق و جنوں تھے

چھیڑ کی باتیں جادوے بابل
جس سے مسخر ہو ہی [illegible] دل

ہر چند سخن کا ہوش کہاں تھا
لیک عجب ناز[1] ، فغاں تھا

---

۱ - "ناز و نغاں" نسخہ طبع [illegible] (صفحہ [illegible]) - نسخہ [illegible] ۲۸۶ [illegible] ۳۰ [illegible] صفحہ [illegible] "[illegible] نغاں" ہے - (مرتب)

هم سخنی ، پر طور دگر سے
بات آدھر سے نالہ ادھر سے

آہ نے کتنی تیز اثری کی
پردہ نشیں نے پردہ دری کی

چلمن[1] اٹھا کے ووں ہی گرا دی
ایک جھلک سی اپنی دکھا دی

پردہ اٹھایا شوق نہاں نے
منھ کو چھپایا تاب و تواں نے

کیا کہوں عالم اتنی جھلک کا
رنگ اڑے ہے مہر فلک کا

جوں نظر آئی ووں ہی نہاں تھی
کیسی تجلی برق تپاں تھی

دیکھ وہ عالم جلوہ گری کا
ہوش اڑے یک بار پری کا

قامت رعنا آہ ستم کش
تاب جبیں یا شعلۂ آتش

زلف مسلسل سلسلہ جنباں
حلقۂ کاکل یا در زنداں[2]

تیغ شکاری جنبش ابرو
چشم کی گردش ، شوخی آہو

---

۱ - "چلون اٹھا کر" نسخہ مطبوعہ ۱۹۳۰ء (صفحہ ۱۰۰) اور نسخہ طبع ۱۸۷۵ء (صفحہ ۱۰۰) میں "چلمن اٹھا کے" ہے - (مرتب)

۲ - "دندان" طبع اول (صفحہ ۳۷۲) میں غلط ہے۔ طبع دوم و سوم میں "زنداں" ہے - (مرتب)

کشتۂ مژگاں ترک نگاہاں
سردۂ فسانِ تیغ صفاہاں

رنگِ صبا، گل ریز تکلم
خندۂ گل بن، طورِ تبسم

بس کہ وہ شکل پردہ نشیں ہے
دل سے زباں تک آتی نہیں ہے

گرچہ مرا ہر موئے زباں ہو
تو بھی سراپا وہ نہ بیاں ہو

ہو متحیر دیکھ رہا میں
دیکھ وہ عالم مر ہی گیا میں

عالمِ حیرت رخ نے دکھایا
آئینے نے آئینہ بنایا

کہنے نہ پائے رنج پے ہم
حیرت دل سے کھوئے گئے ہم

دل میں رہے صد حرف نہ گفتہ
کہہ نہ سکے کچھ شوق نہفتہ

کیا کہوں حالت جانِ حزیں کی
بات تو سمجھو، بات نہیں کی

دیر تلک بے ہوش پڑے تھے
آنکھ کے بھی تو خاموش کھڑے تھے

وقتِ سخن کب طاقت آئی
جب وہ گئے تب طاقت آئی

کس کو سخن اب بات کہاں کی
تاب جو کچھ تھی صرف فغاں کی

۱- "بات" طبع اول و دوم (صفحہ [illegible]) [illegible] (صفحہ ۱۲۳) میں، طبع ششم (صفحہ ۳۴۲) میں "تاب" - (مرتب)

Marfat.com

جاتے ہی اُس کے آئی قیامت
راحت رفتہ لائی قیامت

دل نے اُدھر کو پھر نہ کیا منھ
پھرتے ہی وہ منھ ، پھیر لیا منھ

دم میں بگڑ گئی بازی ساری
تاب و تواں نے طاقت ہاری

لے گئی میرا چین وہ بالکل
ساتھ سدھارے صبر و تحمل

جوش نے اُٹھ کر جی ہی بڑھایا
شوق نے کیا ہنگامہ اُٹھایا

دم میں تمنا کے جو نہ آوے
دم بھی نہ لے جی جاوے ہی جاوے

گر نہ فریب امید نکالے
جان کو اس دم کون سنبھالے

تاب اجل ، نے جینے کا یارا
رنج میں جوں توں روز گزارا

شام کو بارے آنکھ بچا کر
دیکھ گئے اس حال کو آ کر

آ کے تسلی دے گئے کچھ کچھ
تاب و تواں پھر لے گئے کچھ کچھ

کیا کہوں کیا کیا جاوے دکھائے
ووں ہی گئے اور ووں ہی پھر آئے

لطف و نوازش ہائے پے ہم
ٹھہرے نہ ٹھہرے آئے پے ہم

Marfat.com

روز وداع بزم جب آیا
مژدۂ مرگ تازہ سنایا

آکے[1] کہا سو ناز و ادا سے
بس نہیں چلتا حکم خدا سے

وصل بھلا تدبیر سے کیا ہو
جنگ و جدل تقدیر سے کیا ہو

چاہا تھا تسکین دیجیے تجھ کو
کچھ تو تسلی کیجیے[2] تجھ کو

سو تو کسی ڈھب سے نہ بن آئی
بگڑی جو ترکیب بنائی

کچھ بھی اگر تدبیر بن آتی
جی ہی میں جی کی کیوں رہ جاتی

دل دہی کرتے اور دل لیتے
یاں ہی جو ملتے تو مل لیتے

[illegible]ل سے گئے پر [illegible] مشکل
وصل و[3] جدائی [illegible] مشکل

---

۱ - "آکے سو سو" نسخہ طبع ششم (صفحہ ۳۴۳) میں [illegible] نسخہ مطبوعہ ۱۹۲۰ء اور ۱۸۶۳ء میں "[illegible]" [illegible] ہے - (مرتب)

۲ - "کیجیے" نسخہ طبع اول (صفحہ [illegible]) میں [illegible] کے بجائے "د[illegible]" غلط ہے، اور نسخہ [illegible] (صفحہ ۳۴۳) میں "دیجیے" بھی غلط ہے - [illegible] ([illegible])

۳ - نسخہ مطبوعہ ۱۹۳۰ء (صفحہ ۳۴۳) [illegible] نسخہ طبع اول و دوم (صفحہ ۳۴۷، ۲۰۳) میں [illegible] ہے - ([illegible])

Marfat.com

ملیے تو ملنا کیوں کر ہووے
بن ملے حالت ابتر ہووے

قید کہوں کیا اپنے میں گھر کی
کانپتی جاوے باد سحر کی

دھیان نہ آنے پائے کسی کا
ذکر نہ ہرگز آئے کسی کا

باد صبا پیغام نہ لاوے
مرغ سلیماں اڑنے نہ پاوے

تا دم مرگ ارمان نہ نکلے
نزع بھی ہو تو جان نہ نکلے

ضعف سے غش بھی ہونے نہ پاؤں
طاقت کیا جو آپ سے جاؤں

رفتہ زناں[1] کا چرچا ہووے
عمر رواں کا چرچا ہووے

سب کی نیند اس فکر میں جاوے
خواب میں بھی تا کوئی نہ آوے

آمد و شد کیا ہووے فسانا
رات کا آنا روز کا جانا

جی کی تباہی کہیے کہاں تک
صبر نہ آوے قید یہاں تک

خیر پھر اب اے جان ملیں گے
جیتے رہے تو آن ملیں گے

۱۔ ''زناں'' نسخہ طبع اول اور دوم (صفحہ ۴۲۷ ، حاشیہ صفحہ ۲۳۸) میں ، طبع ششم (صفحہ ۳۴۳) میں ''زماں'' ۔ (مرتب)

Marfat.com

یاں ھی کبھی گر آئیں گے اب کے
تم سے بھی ہم مل جائیں گے اب کے

وہ تو گئے یہ کہہ کے اُدھر کو
یاں قلق آیا دیکھنے گھر کو

چھٹتے ہی ، ھجراں سخت[۱] کی شامت
آپ سے یہاں آئی قیامت

نالۂ دل نے شور مچایا
خانۂ گردوں سر پہ اُٹھایا

آہ نے آتش دی دل و جاں کو
آپ جلایا اپنے مکاں کو

زلزلہ بے تابی جاں سے
گر گئے ارکاں تن کے مکاں سے

اشک نے کیا کیا کی خوں ریزی
چشمۂ چشم و جیحوں ریزی

جوش تپیدن کام نہ آیا
جی نہ لیا ، آرام نہ آیا

جی پہ بنائی کیا کیا دل نے
دم بگڑا اپنا دل نے

زردی رخ نے رنگ کیا دیا
وسعت غم نے تنگ کیا کیا

سینہ غبار غم سے مکدر
آئینۂ دل دم سے مکدر

---

۱ - بخت

Marfat.com

کیا کہوں کیا کیا رہ گئی دل میں
دل کی تمنا رہ گئی دل میں

اتنے میں نکلی گھر سے باہر
خادمۂ مکروہ المنظر

تفرقۂ لب چاک گریباں
رخ کی سیاھی شام غریباں

خاک و محیط گنبد مینو
مرکز چشم و دورۂ ابرو

بینی و دو رخسار فسردہ
نیچے کے خم پر ابر سردہ

خرس کی پشم اشعار خمیدہ
سخت غبار آلا ، ژولیدہ

نقش اجل ، تصویر وبا تھی
صورت فتنہ ، شکل بلا تھی

ڈائنوں کا وہ کھائے کلیجا
دیو کا خود پھٹ جائے کلیجا

بات میں وہ آواز مسلسل
صور کا جیسے نفخۂ اول

ھنستے نہ دیکھا اس کو کسی نے
دل نہ دیا آسودہ دلی نے

اس کی جبلت میں غم گینی
شیرۂ مادر مرکہ جبینی

اس سے کہا جو دل نے بتایا
وہ ھی جو دل میں تنہا ٹھہرایا

Marfat.com

تازہ پیغام سودا بھیجا
مشورۂ دل کھلا بھیجا

واں سے جواب صاف ہی لائی
بات بنائی پر نہ بن آئی

درد شراب سختی قاتل
تلخ سخن مانند ہلاہل

ساختہ حرف تلخ نمایاں
اس لب شیریں پر سو بہتاں

سایہ نمط ناچار پھرے ہم
خاک پہ ہر ہر گام گرے ہم

ورد لب جان سرگشتہ
صد گلۂ بخت برگشتہ

آن کے گھر میں پھر وہی حالت
بلکہ زیادہ یاس و خجالت

پھر تپش دل زلزلہ آرا
پھر قلق جاں حوصلہ فرسا

غلغلہ ہم آہنگ قیامت
یاس بہشت رنگ قیامت

خوف کہ بس کر آئے یہ کیا ہم
ڈر کہ ہوئی رسوائی باہم

نام کیا بدنامی دل نے
کام کیا ناکامی دل نے

بس کہ ہوئی تشویش مدارات
کرنے لگے تفتیش مدارات

Marfat.com

ہائے خبر تو خوب نہ پائی
ہو گئی عالم میں رسوائی
تھی جو امید جاں بہ لب اپنی
مر ہی گئی کیا کہیے اب اپنی
اٹھ گئی کیا مایوس تمنا
ہائے امید، افسوس تمنا
اب کی قلق بے طور زیادہ
حالت ابتر اور زیادہ
یاس و غم و اندوہ، خجالت
جاں شکنی کچھ نزع کی حالت
طور یہ ظاہر مرنے کے سارے
چار مہینے یوں ہی گزارے
کیسے مہینے عمر دو عالم
روز قیامت جس کا ہر اک دم
بخت نے کیا کیا کچھ نہ کیا پھر
چرخ نے تازہ داغ دیا پھر
یعنی وہ رشک مہر درخشاں
آئی مرے اک دوست کے مہماں
اور یہ مجھ کو بھی خبر آئی
جان تمنا دوڑ کر آئی
غم سے شگون تازہ لیا پھر
مشورہ دل سے میں نے کیا پھر

Marfat.com

دل نے کہا اے شوق مجسم
مضطربانہ کام پئے[1] ہم

جان سے تجھ کو کھو کے رہیں گے
جانے ہم[2] تو اب نہ کہیں گے

جانے سے ہوگی پھر رسوائی
جان کے کیوں اندوہ فزائی

ایسا ہی گر ہے حوصلہ فرسا
شوق سراپا زور[3] تقاضا

لاؤ زباں پر کام تمنا
بھیجو اسے پیغام تمنا

مجھ کو بھی دل کی بات جو بھائی
محرم راز اک جلد بلائی

اس کو اسی دم اس جا بھیجا
حال دل اپنا کہلا بھیجا

گرمی شوق و سوز نہانی
آہ سحر کی شعلہ فشانی

چشم سہر[4] آلودہ کا شکوہ
بخت بہ خواب آسودہ کا شکوہ

۱- ''اے بے غم'' نسخہ سوم (صفحہ ۳۰۳) میں ہے لیکن [illegible] اول اور دوم (صفحہ ۳۷۱ و ۳۰۲) میں ''اے غم'' ہے (مرتب)

۲- ''جانے غم'' نسخہ اول اور دوم (صفحہ [illegible]) میں لیکن نسخہ طبع سوم (صفحہ ۳۰۳) میں ''جیسے [illegible]'' [illegible]

۳- ''زور و تقاضا'' طبع اول (صفحہ [illegible]) ''[illegible] تقاضا'' طبع دوم (حاشیہ صفحہ ۳۰۲) ''روز تقاضا'' طبع سوم (صفحہ ۳۰۳) میں صحیح ہے - (مرتب)

۴- ''سہر'' طبع اول (صفحہ ۳۷۸) میں اور ''سحر'' طبع دوم و سوم (صفحہ ۲۴۱ ، ۳۴۲) میں - (مرتب)

Marfat.com

قوت فزائی غصہ و غم کی
آب دھی خوں ناب ستم کی
ھجر قیامت زا کی شکایت
مرگ قدم فرسا کی شکایت
عرض حجاب رسوا کردن
عذر امید بے جا کردن
حرف زباں زد ھجر کی کاھش
عرض مکرر وصل کی خواھش
اس نے لیا جوں نام ھمارا
دینے لگی پیغام ھمارا
سنتے ھی نام عاشق بے کس
کہنے لگی کس ناز سے بس بس
بار دگر یہ نام نہ لینا
رنج پیہم مجھ کو نہ دینا
نام کو اس کے آگ لگاؤں
دل کی طرح سے اس کو جلاؤں
ننگ دو عالم آپ تو تھا ھی
مجھ کو بھی کیا بدنام کیا ھی
پھر نہ سوال وصل کرے وہ
پھر نہ خیال وصل کرے وہ
اب نہ توقع دھر، نہ ملوں گی
اب نہ تمنا کر نہ ملوں گی
اب نہ ملوں گی یاد رھے یہ
نام نہ لوں گی یاد رھے یہ

Marfat.com

وہ نہیں اپنی چاہ کے لائق
کب ہوں کسی بدنام پہ عاشق

خواب تمنا یاب نہ دیکھیں
ملنے کا میرے خواب نہ دیکھیں

مرتے ہیں تو مر جائیں بلا سے
چاہتی ہوں میں یہ تو خدا سے

آہ نہ دیکھا حال زبوں کو
ہائے نہ سمجھی جوش جنوں کو

غور نہ کی بے تابی جاں پر
کان نہ رکھا شور و فغاں پر

غصے کے بدلے رحم نہ کھایا
کچھ بھی خدا کا خوف نہ آیا

سمجھی نہ ناحق خوں کا اثر وہ
سوچی نہ جی میں یہ کہ اگر وہ

سنتے ہی یہ مر جائے تو کیا ہو
خون ہے مومن کا نہ برا ہو

جی سے گزرنا کیا عجب آخر
دیر سے ہے وہ جاں بہ لب آخر

پہلے بھی عاشق یوں ہی موئے ہیں
ایسے ہزاروں قصے ہوئے ہیں

سیکڑوں ہیں [illegible]
ان کو بھلا [illegible]

Marfat.com

آنکھوں کی دیکھی بات کہوں میں
جوش ہے کیا خاموش رہوں میں

حکایت

عشق جبلت ایک جواں تھا
زمزمہ سنج آہ و فغاں تھا

سر تا پا تاثیر محبت
شکل وفا تصویر محبت

نالے عظام غیرت نے میں
خون تمنا ہر رگ و پے میں

صبح جدائی شام غریباں
کام دل ناکام رقیباں

بے رخ رشک شمع منور
تاب دہ پروانۂ مضطر

برق تپش آرام تپیدن
شوخی آہو رام رمیدن

چہرے سے ٹپکے حیرت یک سر
چین و جبیں آئینہ و جوہر

سیر چمن گل ریز جفا ہو
جلوۂ لالہ داغ فزا ہو

آب رواں سے جی گھبراوے
عکس سے اپنے وحشت آوے

ہوجو سرشک اس چشم سے جاری
آنکھ چراوے ابر بہاری

Marfat.com

ضعف سے مشکل[۱] گردش بالیں
بے حرکت جوں صورت قالیں

کیوں کہ زباں پہ حرف غم آوے
بات سے پہلے لب پہ دم آوے

غش میں پڑا جوں مردہ ہووے
نیند کہاں ، پر پہروں سووے

حال پر اُس کے شفقت آوے
تو بھی نہ اس کو کوئی جگاوے

آپ ھی جاگے ، جاگے نہ جاگے
آئے حواس اور سارے بھاگے

جاگتے ھی اک فتنہ جگایا
آنکھ کھلی اور طوفاں آیا

گریۂ شور آمیز تلاطم
آب دہ آئینۂ قلزم

سیل سرشک ، آثار خرابی
اھل محلہ مردہ آبی

گریۂ خونیں سے دم طغیاں
دست مژہ جوں پنجۂ مرجاں

سینہ بہ رنگ آبلہ ٹپکے
آہ سحر سے دوزخ ٹپکے

نام دوا ، آزار فزا ھو
دل سے نہ دم بھر ھاتھ جدا ھو

---

۱ - "مشکل" نسخہ مطبوعہ [illegible]
نسخہ مطبوعہ ج ۱، ص ۸ [illegible] میں - (مرتب)

چہرہ گل و گل رنگ شکستہ
رنگ ہزار دام گسستہ

شور فغاں تمہید قیامت
داغ جنوں ، خورشید قیامت

دیکھے جدھر کو چشم بھر آوے
آنکھ میں آنسو جوں نظر آوے

قوت ، غذا غم غصہ کھانا
خواب فراموش نیند کا آنا

جامہ قبائے گل اندامان
جیب سحر ہم دامن داماں

شاخ کہن غم کھینچے سے بازو
سینے میں تیر عشق ترازو

ضعف قویٰ سے چارہ کم اس کو
کھینچنا مشکل تا بہ دم اس کو

ہر دم لب پر جان حزیں تھی
ہر آن ، آن باز پسیں تھی

سنگ ہو آب انداز نظر سے
یاس در و دیوار سے برسے

دل کی حقیقت کچھ نہ کہے وہ
دیکھے جدھر کو دیکھ رہے وہ

شدت رقت میں ہنس دیوے
تا کوئی عاشق جان نہ لیوے

راز نہفتہ سب سے چھپاوے
اپنے کو وہ دیوانہ بناوے

Marfat.com

یار و عدو ، بیگانہ و ھم دم
حال سے اس کے سب نا محرم

جو کوئی پوچھے حال ، نہ بولے
بات تو کیا پھر منہ بھی نہ کھولے

تنگ کرو تو تھوک اڑاوے
ھوش تو خاصے ، پر کف لاوے

یاں کوئی اپنا کیا سر مارے
سخت کہو تو پتھر مارے

کان میں پوچھو دھوم مچاوے
بات کو یوں ھی دم میں اڑاوے

کچھ نہ کھلے احوال کسی پر
گزرے جو کچھ سو اپنے ھی جی پر

دل ھی سے دل کا حال بیاں ھو
درد نہاں کا چارہ نہاں ھو

ذکر الم غماز نہ ھووے
ھونٹ ھلیں آواز نہ ھووے

جب نہ ھو کوئی تو بن آوے
باتیں ھزاروں جب تو بناوے

اپنے سے ھووے اپنی حکایت
طالع و چرخ و دل کی شکایت

جور و جفائے یار کا شکوہ
فرقت دل آزار کا شکوہ

سن ھی لیا اک یار نے نالہ
ھو ھی لیا سب حال سے آگاہ

Marfat.com

آ کبھی اپنی اس کو جتائی
بگڑے سے بھی پھر کچھ نہ بن آئی

حرف دروغ آثار سے کیا ہو
ہو کے مقر انکار سے کیا ہو

حال جب اپنا آپ کہا کچھ
پھر نہ بنی اقرار سوا کچھ

آخر اسے ہم راز بنایا
درد فزا افسانہ سنایا

یعنی یہ غم جو دل میں نہاں ہے
نقب زن غم خانۂ جاں ہے

اس کا سبب اک پردہ نشیں ہے
حور کو جس سے پردہ نہیں ہے

چشم دل مایوس ملائک
پردہ در ناموس ملائک

روے نظر پر برقع ادا سے
غرق عرق آئینہ حیا سے

ناز نہفتہ طرز حیا میں
چرخ کہیں شاگرد جفا میں

شرم زیادہ ناز و ادا سے
ناز و ادا شرمندہ حیا سے

لا نہ سکوں[1] غم دل کا زباں تک
جا نہ سکے پیغام وہاں تک

---

۱ ۔ ''لا نہ سکوں'' طبع اول اور دوم ، ''لا نہ سکے'' طبع ششم (صفحہ ۳۵۱) ۔ (مرتب)

Marfat.com

نکلے تو جی اور راہ نہ نکلے
راہ ملاقات آہ نہ نکلے

یاس انیس درد نہانی
آرزو اپنی دشمن جانی

اُس نے کہا پھر صبر کہاں تک
ب تو کسی کو بھیجیے واں تک

حال سے اُس کو کچھ تو خبر ہو
حرف الم کا کچھ تو اثر ہو

شاید اسی سے چارہ گری ہو
چارۂ درد بے خبری ہو

وہ ہی کوئی تدبیر نکالے
جان تپش آرا کو سنبھالے

ورنہ یوں ہی مر جاؤ گے اک دن
چین نہ غم سے پاؤ گے اک دن

عمر کے باقی ہیں جو کئی دم
ہوئیں گے صرف نالۂ پیہم

جان سے وہ بھی تنگ تو تنہا ہی
ووں ہی کسی کو بھیج دیا ہی

مطلب و مضموں خوب سکھا کر
قصہ سنا کر حال دکھا کر

اس نے جب اُس کو تنہا پایا
حال سراپا رنج سنایا

حالت عاشق شرح و بیاں کی
آہ بے ہم ورد زباں کی

Marfat.com

عرض کیا پیغام تمنا
مطلب یاس انجام تمنا

رو کے حدیث شوق ادا کی
آگ پہ روغن تھی نمناکی

جل کے کہا یوں سوز نہانی
جس سے کہ دل ہو کوہ کا پانی

سن کے پیام زلزلہ مضموں
اس نے جواب ناز دیا یوں

صبر نہ تھا تو عشق کیا کیوں
چاہ کا میری نام لیا کیوں

پہلے ہی کرنا تھا حذر ان کو
مرنے سے حاصل جان کر ان کو

ملنے کو سمجھے کیوں مرے آساں
کیوں نہ ہوے اس وقت ہراساں

فائدہ اب پیغام دیے سے
حاصل کیا بد نام کیے سے

کوئی جفائے عشق سہے کیوں
تاب نہ ہو تو زندہ رہے کیوں

ایسے سے الفت ہو نہ کسی کو
آگ لگے اس گرم دلی کو

اور نہ ہوں بد نام کہیں میں
کاش کے وہ مر جائے نہیں میں

پھر کے جوں ہی پیغام بر آیا
آ کے پیام مرگ سنایا

Marfat.com

جان الم کش تاب نہ لائی
جوش قلق کو تاب نہ آئی

بات سے اُس کی جان ہوا تھی
شمع سحر اور باد صبا تھی

ایک ہی دم میں تھا دم رخصت
آہ کی بھی دی غم نے نہ فرصت

عشق کا ادنا کام ہے یہ تو
نیک بہت انجام ہے یہ تو

عشق سے جو ہو کس کو عجب ہے
عشق حریف مرد طلب ہے

''مومن'' زار اب بند زباں کر
ختم سخن کر، ترک بیاں کر

تا بہ کجا یہ گرم بیانی
تا بہ کجا یہ شعلہ فشانی

تاب سماعت اب نہیں ہم کو
آگ لگے اس گرمی دم کو

پھونک دیا جی تیری زباں نے
سینہ جلایا سوز نہاں نے

چشم سے سیل اشک رواں ہے
تو نہیں شاعر مرثیہ خواں ہے

حرف قلق نے سخت ستایا
تیری تپش نے سب کو لگایا

طال حدیث العشق فاقصر
افادنا در لولوک احسن

---

(۵) مثنوی پنجم

این تازه فغاں که بر کشیدم
این ناله که از جگر کشیدم
حرفیست به خون دیده مرقوم
نام و سالش ''حنین مغموم''
۱۲۴۴ھ

ساقیا اب ناز بے جا کس لیے
چین ابرو بے محابا کس لیے

تند خوئی باعث آزار ہے
زہر قاتل تلخی گفتار ہے

بے مزہ ہے شکرّ افشانی تری
بے نمک ہے سرکہ پیشانی تری

اے تنک ظرف اس قدر بدخو نہ ہو
دل ہوا کھٹّا ترش ابرو نہ ہو

بے نیازی کا سبب اے بد مزاج
کیا رہی ہے ہم کو تیری احتیاج

کام کیا اب ساغر سرشار سے
بادہ کش ہوں جام چشم یار سے

Marfat.com

مجلس غم ہے مجھے بزم شراب
ہو گیا دل گرمیوں سے جی کباب

جلوۂ مے نے پلایا خوں مجھے
آ گئی یاد لب مے گوں مجھے

دیکھ دور ساغر مل کی بہار
پھر گئی آنکھوں کے آگے چشم یار

وصل کا عالم نظر میں چھا گیا
پھر نشہ خود رفتگی کا آ گیا

چشم تر لبریز خوں پیمانہ ہے
جوں صراحی گریۂ مستانہ ہے

جوش مے کی طرح کیا آتا ہے آہ
خون دل منھ میں بھرا آتا ہے آہ

ضبط پے ہم کی توانائی نہیں
طاقت صبر و شکیبائی نہیں

ماجرا ہے سخت مشکل کیا کروں
کیا کروں، تھمتا نہیں دل کیا کروں

ناز بےجا اور میں کم حوصلہ
کیا رکے ہے ولولہ سا ولولہ

بس چلے تاب و تواں کا کب تلک
پاس ہو راز نہاں کا کب تلک

پھر سرشک لالہ گوں غماز ہے
رنگ رو پھر مائل پرواز ہے

پھر ہوا ہے ناخن غم سے حراں
پارہ پارہ دل و جگر ہے دل زار

پھر ھیں کیا کیا ولولے تاثیر کے
پھر پھرے دن نالۂ شب گیر کے

پھر ھے وقت نالہ و فریاد دل
دشمن جاں ھے پھر اک صیاد دل

پھر کسی زلف سیہ کا دھیان ھے
ظلمت کفر اپنا پھر ایمان ھے

پھر غرض کھانا کہاں ، پینا کہاں
خون دل ، لخت جگر ھے آب و ناں

ذکر خفتن معنی بیگانہ ھے
طالع خوابیدہ پھر افسانہ ھے

فکر ھاے بے خودی کا ھوش ھے
عقل کو کتنا جنوں کا جوش ھے

پھر وھی درماندگی بے چارگی
پھر وھی صحرا ھے اور آوارگی

پھر اطبا نے کیا ترک علاج
چارہ سازوں کا پھر اب بگڑا مزاج

ھم نفس ھیں دم بہ دم گرم فغاں
ناصحوں کی لڑکھڑاتی ھے زباں

رو کے ، آنسو پونچھتے ھیں بار بار
زندگی سے ھاتھ دھو بیٹھے ھیں یار

حال چاک سینہ کیا ھیہات ھے
کانپتا کچھ بخیہ گر کا ھات ھے

تاب پرسش راز داروں کو نہیں
اٹھ گئے پہلو سے روتے ھم نشیں

Marfat.com

سوچتے شاگرد ہیں سال وفات
مرثیے کی فکر ہے شیون کے سات

کون سے شاگرد وہ استاد فن
بے سخن ہے دل‌ربا جن کا سخن

وحشت و مضطر، کرم، تسکین و یاس
بے خودی میں بھی رہیں[1] جن کے حواس

اکبر و عظمت، سرافراز سخن
پایہ بالا تر، بر افراز سخن

باعث ناز و غرور روزگار
میرے مشفق میرے مونس میرے یار

شیفتہ سر دفتر اہل قلم
نکتۂ خاطر نشاں جس کا رقم

بے عدیل و بے سہیم و بے بدل
بے نظیر و بے مثال و بے مثل

راز دان نکتہ ہائے کس مداں
معنی کرسی نشیں، خاطر نشاں

ہم نفس، ہم دم، رضاجو، دوست‌دار
شیفتہ دل دار، والہ، جاں نثار

یار جانی، محرم راز نہاں
بے ریا مونس کوئی ایسا کہاں

محو امید و تمنائے وصال
بعد میرے زندگی اس کی محال

۱۔ "رہیں جن کے حواس" نسخہ طبع اول و دوم (صفحہ ۳۸۶، حاشیہ ۲۴۵) میں اور نسخہ طبع سوم (صفحہ ۳۵۵) میں "ہیں جن کے بد حواس"۔ (مرتب)

جان پر اللہ کیسی آ بنی
حال بگڑا جائے ھے یہ کیا بنی

زندگانی کے ھمیں لالے پڑے
ھائے کس بے درد کے پالے پڑے

دشمن جانی ھے یارو کیا کروں
کیا کروں اے دوست دارو کیا کروں

رشک دشمن نے ستایا ھائے ھائے
سوز غیرت نے جلایا ھائے ھائے

کاسۂ عمر آہ بھرتا ھی نہیں
خضر ھوں میں کیا کہ مرتا ھی نہیں

ٹھوکریں کھاتی ھے مرگ داد خواہ
آئے کیا ، ھے سخت جانی سنگ راہ

یاد عیسیٰ کا لب دم ساز ھے
جو نفس ھے سو دم اعجاز ھے

آس ملنے کی نہیں ، مرنا محال
ھر طرح سے ھم ھیں محروم وصال

چارہ و تدبیر کا امکاں نہیں
درد اپنا قابل درماں نہیں

کیا تھمے پونچھے سے اشک لالہ گوں
پاک دامن نے رلایا ھے یہ خوں

ھو شگاف سینہ کا کیوں کر رفو
چاک پردہ سے نہ جھانکے وہ کبھو

بہر طاقت قوت کیا جز زھر غم
اس نے کھائی میرے ملنے کی قسم

Marfat.com

ہے فسوں افسانہ کیوں کر نیند آئے
بند ہوں آنکھیں جو وہ آنکھیں ملائے

چاندنی کے پھول سے تسکیں کہاں
مہروش کی یاد میں ہے دل تپاں

چارۂ غش کر سکے کیوں کر گلاب
لے گئی ہوش اس رخ گل گوں کی تاب

وائے[1] کاکل کی کجی کو کیا کروں
مشک سے ناسور ہے زخم دروں

نافہ سے عنبر کے جی ٹھہرا گیا
پیچ میں کس زلف کے میں آ گیا

درد دل کا چارہ یاس انگیز ہے
نرگس بیمار کو پرہیز ہے

ہائے وہ یوسف لباس بے تمیز
بوئے پیراہن رکھے مجھ سے عزیز

کچھ نہیں کھلتی ہے وجہ احتراز
پاک دامن ہے، وہ تو میں پاک باز

ایسے عاشق سے حذر بے فائدہ
پاس عصمت اس قدر بے فائدہ

کیا ہے آخر فتوئے اہل جہال
گر نہیں معشوق عاشق پر حلال

مفتیان عشق لکھتے ہیں تمام
بوالہوس شوہر بھی ہو تو ہے حرام

۱- "وائے" طبع تسنیم (صفحہ ۱۰۵) میں۔ نسخہ اول اور دوم (صفحہ ۳۸۷ حاشیہ ۲۳۶۰) میں "وائے" ہے۔ (مرتب)

Marfat.com

ہیں براہین و دلائل بے جواب
لیکن اس سے کہہ سکے یہ کس کی تاب

اس تجاہل کیش کو سمجھائے کون
کون سنتا ہے، زباں پر لائے کون

چارہ غیر از صبر و خاموشی نہیں
بے زباں کو حکم سرگوشی نہیں

کم نگاہ و کم نما بے دید ہے
بے مروت، بے وفا، بے دید ہے

حال ابتر کو دکھاؤں کس طرح
ماجرائے غم سناؤں کس طرح

التماس شوق نظروں میں محال
ناتواں ہیں پر نہ دیکھے میرا حال

نکلے باتوں میں اگر منہ سے دھواں
شعلۂ رخسار ہو آتش زباں

شعر سے زینت فزائے خم ہو زلف
موشگافی گر کروں برہم ہو زلف

آئے گر کچھ تذکرے میں لفظ آہ
ہو مکدر سرمے سے چشم سیاہ

سرگذشت قیس محرومی مآل
گر کہوں کچھ کچھ کہ ہے سب حسب حال

یوں کہے وحشت فزا افسانہ ہے
ایسی باتیں جو کرے دیوانہ ہے

تھی زبس عاشق نواز و دل فروز
نام لیلیٰ ہے سیہ رو تیرہ روز

Marfat.com

ذکر شیریں کس مزے سے ہر نمط
بر سر فرہاد ، پر جانا غلط
واہ انصاف دل خارا شکن
بے گنہ پرویز و مجرم کوہ کن
وصل شکر تہمت لذت فزا
تلخ کامی ہائے شیریں افترا
اور انداز ستم کیا کیا کہوں
کیا کروں ہے پاس اس کا کیا کہوں
اور یاں تو ننگ ہے نام آوری
شان و شوکت ہے خرابی ابتری
ہوچکی ہے کیسی رسوائی مری
شہرہ ہے ہنگامہ آرائی مری
وحشیان عشق میں سرخیل ہوں
خانہ بربادی میں رشک سیل ہوں
جا بہ جا قصہ مرا مشہور ہے
اہل وجد و حال تک مذکور ہے
حق تو یہ ہے عشق بازی یہ نہیں
پایۂ عشق مجازی یہ نہیں
پہلے تھا یہ عشق کا رتبہ کہاں
میری خواری سے لگی الفت کو شاں
دے گئیں نام اس قدر بدنامیاں
کام کی نکلیں مری ناکامیاں
بے وفا میری وفا کے ہیں گواہ
قصہ ار ، طرز ستم کے داد خواہ

Marfat.com

ابتدا سے جان پر کھیلا کیا
ہائے مجھ ناکام نے کیا کیا کیا

چپکے چپکے غل مچاتا ہی رہا
تھک نہ بیٹھا ناز اٹھاتا ہی رہا

جامۂ سالم کبھی پہنا نہیں
پردہ در تھی اک نئی پردہ نشیں

کیا کہوں دیکھے ہیں کس کس کے ستم
پر نرالے سب سے ہیں اس کے ستم

مہربانی ، دل دہی بھی جور ہے
اور تھی کچھ اور ، یہ کچھ اور ہے

حال میرا لائق اظہار ہے
لیک پاس آبروے یار ہے

جوش سودا ہے ولے بکتا نہیں
لگ گئی چپ ، پر میں کہہ سکتا نہیں

پھر گئے نالے پہنچ کر تا گلو
اف کروں کیوں کر کہ ہے وہ شعلہ خو

کیا بن آتی ہے سوا صبر و شکیب
یوں خرابی ہاے افغاں یا نصیب

پر خلش کی سینہ کاوی ہے غضب
''اہتمام خوں تراوی'' ہے غضب

پاس مطلب زہر قاتل ہے کہ بس
ریزۂ الماس ہے ہر ہر نفس

رک گیا دم ، کیا کرے ناچار ہے
کر نہ نکلے ٹھہرنا دشوار ہے

Marfat.com

لب پہ آیا قصۂ درد آفریں
دل سے نکلے نالہاے دل نشیں

بہر استقبال آتا ہے اثر
گفتگوے غیرت آہ سحر

بس کہ اک رشک پری جانانہ ہے
ہم دم افسوں ، مرا افسانہ ہے

کیا فسانہ جس سے خوب آزار ہو
فتنۂ روز جزا بے دار ہو

داستان عاشق حرماں نصیب
سرگزشت نا امید نا شکیب

حیرت افزا ماجراے شوق ہے
انتہا و ابتداے شوق ہے

یہ معما کون سمجھے بن کہے
عقل بھی میری طرح حیراں رہے!

وہ جو قصہ رہ گیا ہے نا تمام
جب تلک اس کا نہ ہووے اختتام

ابتدا اس کی سمجھ میں آئے کب
فہم سامع مدعا کو پائے کب

کون سا قصہ وہ خواری کا بیان
اس سے پہلی مثنوی کی داستان

یعنی جب قاصد پھرا لے کر جواب
لفظ ہاے معنی و مضموں عتاب

۱۔ [illegible]
[illegible] ۸۴-۱۰۴ [illegible]

Marfat.com

آس ٹوٹی سن جواب جاں گسل
نکلی وہ پیماں شکن ، پیماں گسل
اڑ گیا رنگ امید چارہ جو
نا امیدی کی بر آئی آرزو
ہائے ہجر[1] آرزو ہائے وصال
جان سے گزری تمنائے وصال
سر اٹھایا خاطر مایوس نے
پاؤں پھیلائے کف افسوس نے
چشم سے ٹپکے سرشک لالہ گوں
فوج حرماں نے کیا حسرت کا خوں
شور و افغاں نے اٹھایا سر پہ گھر
ہر نفس نکلا لیے لخت جگر
ہو گئی دل سوز آہ آتشیں
آسماں رس نالۂ کرسی نشیں
خاک اڑائی اشک کلفت توز نے
جی بجھایا آتش جاں سوز نے
ہو گیا افسانہ سا خواب وصال
تھی امید وصل یا تاب وصال
داغ دل ہم راہ اشک آنکھوں سیں آئے
خار خار رنج نے یہ گل کھلائے
دل نے پائی جرم الفت کی سزا
جاں نے چکھا تلخ کاسی کا مزا

۱- ''ھجر'' کے بعد ''و'' نسخہ اول اور دوم میں نہیں ہے ، طبع ششم (صفحہ ۳۵۸) میں ہے - (مرتب)

Marfat.com

صد خلش خار و رگ جاں میں ہوئی
کش مکش دست و گریباں میں ہوئی

جوش وحشت سلسلہ جنباں ہوا
بادیہ آباد، گھر ویراں ہوا

جان بے طاقت ٹھکانے لگ گئی
ضعف کی محنت ٹھکانے لگ گئی

دیکھ جوش دست برد اضطرار
لڑکھڑائے پائے تسکین و قرار

آہ و افغاں سے دم آیا ناک میں
جی کدورت نے ملایا خاک میں

جلوے اس بے دید کے نظروں میں چھائے
جس طرف کو دیکھیے دیکھا نہ جائے

اشک سے آنکھوں پہ چربی چھا گئی
دل گدازی سی نظر میں آ گئی

وصل کی حسرت میں سودا ہو گیا
دم بہ دم لب پر کہ یہ کیا ہو گیا

ہر نفس صد جوش طبع غم گزیں
دم بہ دم بے تاب تر جان حزیں

جی نہ بہلے گرچہ بہلایا کروں
دل نہ ٹھہرے لاکھ ٹھہرایا کروں

مجلس احباب سے نفرت ہوئی
بے کسی سے گرمی صحبت ہوئی

Marfat.com

کینۂ یاراں۱ ، دل غم ناک میں
پرسش احباب سے دم ناک میں

باغ و بستاں مجلس ماتم لگے
کنج خلوت کے سوا جی کم لگے

وحشت و سودا بلاے خانگی
گوشۂ تنہائی و دیوانگی

گہ خیال چشم میں حال خراب
اشک سے کوں سے سیہ مست شراب

گہ فراق طرہ سے چین جبیں
گاہ فکر زلف میں دل شانہ بیں

یاد کو میں دوڑتے پھرنا کبھی
آپ اپنے پاؤں پر گرنا کبھی

شوخی وحشت سے گھبرایا کروں
جان کھونے میں مزا پایا کروں

جب تصور آئے ہوں میں پاے مال
اس کو اپنے زعم میں دکھلاؤں حال

صبح سے تا شام جوں مہر منیر
دم بہ دم رنگ رخ و حالت تغیر

شام سے تا صبح جوں ماہ تمام
چشم کو آسودن و خفتن حرام

نصف شب ہم گردش اسہال و پار
دورۂ خور نیمۂ نصف النہار

۱- نسخہ مطبوعہ ۱۸۷۶ء (حاشیہ صفحہ ۲۴۸) میں ''کینہ باراں'' اور طبع ۱۲۸۴ھ اور ۱۹۳۰ء (صفحہ ۳۹۰ ، ۳۵۸) میں ''کینہ یاران'' ہے - (مرتب)

Marfat.com

مہر و مہ داغِ[۱] وفائے روز و شب
روز و شب حسرت فزائے روز و شب

آئیں یہ راتیں والے جیتے رہے
روز بد دیکھے بھلے جیتے رہے

ہم سے بے طاقت نہ پہنچے تا بہ گور
سخت جانی نے جتائے اپنے زور

زندگی باقی تھی دن مر مر کٹے
کٹ گئے پر کیا کہوں کیوں کر کٹے

ہر نفس ، ہردم ، دم خنجر ہوا
میں خیال سر بریدن میں مرا

کٹ گیا دن بھی اگر شب کٹ گئی
صبح کی پو تھی کہ چھاتی پھٹ گئی

اختیار مرگ میں ناچار زیست
سہل نزع ، سخت دل ، دشوار زیست

جب کہ گزرے چند روز اس حال سے
باز آیا چرخ اپنی چال سے

پاس بدنامی فلک کو آ لیا
شورا آہ و نالہ سے گھبرا گیا

بھر لیا جی آسماں د جور سے
دل کو خالی کر چکا ہر طور سے

دل گیا جوش اثر کا آہ پر
طالع برگشتہ آئے راہ پر

۱- نسخہ طبع ششم ۱۹۳۰ع (صفحہ ۳۵۹) میں "مہر و ماہ" غلط ہے - (مرتب)

Marfat.com

آف رے دعوے آہ عالم سوز کے
دن پھرے کس عاشق بد روز کے
پیرو خواہش حصول آرزو
کیا اجابت کو دعا کی جستجو
خضر نے گم کردہ رہ کو آ لیا
حاصل مطلب نے مطلب پا لیا
قصہ کوتہ[۱] ایک دن تھی[۲]، جاں گداز
گرمی افسانۂ زلف دراز
آز شادی مرگ، نو امید اجل
یاد مژگاں باعث طول امل
ہر نظر محو رخ تاب و ثبات
پیش چشم اُس کی نگہ التفات
دیدۂ شوق تجلی سوے در
گردش چشم وفا مدّ نظر
اعتماد نالۂ شب گیر تھا
انتظار مقدم تاثیر تھا
ناگہاں وارد ہوئی اک پیر زال
جس کے صدقے نوجوانی کا جمال
رخ سے انداز شگفتن آشکار
کیا جبیں داغ دل صبح بہار

۱۔ ''کوتاہ'' تینوں نسخوں میں ہے ؛ بہ لحاظ موزونیت ''کوتہ'' لکھا ۔ (مرتب)

۲۔ ''تھا'' نسخہ مطبوعہ ۱۸۷۶ء (حاشیہ صفحہ ۲۴۹) میں اور ''تھی'' نسخہ مطبوعہ ۱۲۸۴ھ اور ۱۹۳۰ء (صفحہ ۳۹۲، ۳۶۰) میں (مرتب)

Marfat.com

ہر نفس رشک نفس ہائے نسیم
جلوہ گر اس غیرت گل کی شمیم

خم حضور قامت خم ، قد سرو
خندہ و رفتار جوں کبک و تدرو

ہم زبان طوطئی شکر فشاں
اس لب شیریں سے گویا ترجماں

چشم و طرز دل نوازی ہائے یار
صد نگاہ آشنا بیگانہ وار

زیر لب حرف بشارات و نوید
خندۂ منت فزا جوں صبح عید

گوہر افشانی لب گفتار سے
یہ پیام اس لعل گوہر بار سے

اے خراب ، اے بے حیا ، اے نابکار
اے ذلیل ، اے مضطرب ، اے بے قرار

اے ہوس آمیز رنگ عاشقی
دشمن ناموس و ننگ عاشقی

اے پشیمانی پسند ، اے بے تمیز
اے دل آزار دل آرام عزیز

اے قتیل و قاتل صد آرزو
اے ستم گر ، اے ستم کش ، اے عدو

اے نصیحت ناشنو ، اے بے شعور
اے زبون اضطراب ، اے نا صبور

اے قرار اضطراب ، اے [illegible]
اے غضب [illegible] ، اے حسرت [illegible]

Marfat.com

اے قبول شوق دشواری پسند
اے پسند وحشت خواری پسند

اے خراب حالت عبرت فزا
اے مطیع حسرت فرماں روا

اے عدوے عقل و ہوش اے بے حواس
دور تھا تو پر نہ آیا میرے پاس

یہ نہ سمجھا ، نا سمجھ کیا ہووے گا
ساتھ میرے کون رسوا ہووے گا

کیسے خوش خو کو ملامت ہووے گی
کیسے نازک پر قیامت ہووے گی

طعنے دیں گے غیر کس محبوب کو
بد کہیں گے لوگ کیسے خوب کو

کیسی چھاتی طعنے سے چھن جائے گی
کیسی نازک جان پر بن جائے گی

مل سکیں گے کیوں کہ رسوائی کے بعد
یاس ہے ہنگامہ آرائی کے بعد

گر نہ تھی تم کو تمنائے وصال
شوق کا میرے تو کرنا تھا خیال

دیکھنا تھا میرے حال زار کو
سوچنا تھا حسرت دیدار کو

کیا کہوں کس بے گنہ سے کیا کیا
خیر وہ تو جو کیا اچھا کیا

اب بھی گر کچھ پاس رسوائی کرو
دور یہ ہنگامہ آرائی کرو

Marfat.com

کوئی ملنے کی کروں تدبیر میں
ہجر میں کب تک رہوں دل گیر میں

تھا مطوّل بس کہ عذر اضطراب
مختصر سا یہ لکھا میں نے جواب

کر گیا[1] بے خود ہجوم اشتیاق
اب برابر ہے ہمیں وصل و فراق

گر ملو شکر عنایت کچھ نہیں
اور نہ ملیے تو شکایت کچھ نہیں

کوئی اس پر فن کی باتیں کیا کہے
ان جوابوں پر پیام آتے رہے

گہہ گہے بے واسطہ باتیں ہوئیں
چھپکے چھپکے کچھ ملاقاتیں ہوئیں

گرچہ دل اس دل ربا سے پھر گیا
آشنا ، نا آشنا سے پھر گیا

پر رکھا پاس وفا نے تھام تھام
بے وفاؤں میں رہیں تا نیک نام

ورنہ اس نفرت پہ مشکل تھی نباہ
اجتماع احتراز و شوق[2] واہ

وجہ نفرت یہ کہ وہ آتش عذار
دور ہی سے خوش نما تھی جوں شرار

---

۱ - "کر گیا" نسخہ مطبوعہ ۱۹۳۰ء (صفحہ ۳۰۶۱) [illegible] نسخہ مطبوعہ [illegible] اور [illegible] میں "کر [illegible]" ہے [illegible]

۲ - "شوق آہ" نسخہ مطبوعہ [illegible]
نسخہ طبع اول و دوم (صفحہ [illegible]) [illegible]
ہے - غالباً "واہ" غلط - مرتب

پاس سے دیکھا تو بس دیکھا نہ جائے
ہر نگاہ منفعل آنکھیں چرائے

غم سے جی چشم غلط بیں کا جلا
چشم بد دور ایک رشک صد بلا

دل ہوا سرد اختلاط گرم سے
بجھ گیا جی جوش آب شرم سے

لاف الفت کی ندامت ہائے ہائے
آپ اپنے پر قیامت ہائے ہائے

جبہہ نم سے دیدۂ نم منفعل
مجھ سے دل، میں دل سے باہم منفعل

قدر ذوق حسرت عشاق کی
حسرتیں ناکامی مشتاق کی

پاس خاطر داری طبع غیور
دل[1] ربائی ہائے غم اپنے سے دور

دل سے نقض عہد و پیماں کی قسم
دم بہ دم جان پشیماں کی قسم

وصل میں رنج جدائی ہائے ہجر
شکوہ ہائے کم نمائی ہائے ہجر

گرم جوشی، موجب دل تفتگی
آمد اس کی باعث خود رفتگی

شوخیاں رشک رم صبر و شکیب
کیا بلائے جان وہ شکل مہیب

۱۔ "دلربائیہائے" طبع اول و دوم (صفحہ [illegible]) میں [illegible] موزوں [illegible] نسخۂ طبع [illegible] (صفحہ [illegible]) میں "[illegible]" [illegible]
شے۔ (مرتب)

شعلۂ دوزخ رخ انور کی تاب
جس سے ہر مومن کو واجب اجتناب

جبہہ یا صبح وداع مہ جبیں
رو سیہ پر تیرگی ظاہر نہیں

گردہ اک دل تنگی مایوس کا
ہر شکن خط تہا کف افسوس کا

موے سر سے شام غربت رو سفید
ظلمت شب ہاے ہجراں صبح عید

دیدۂ حیراں سے رخ بے آب تر
زلف عاشق سے کہیں بے تاب تر

طرّہ یا روز سیاہ بوالہوس
جعد رشک دود آہ بوالہوس

ابروے بے مو سے ظاہر جلد یوں
زنگ خوردہ جیسے تیغ سیم گوں

یا نیام مخمل فرسودہ خواب
یا شکستہ طاقچہ محراب خراب

شوخی مژگاں خرام ناشکیب
نرگس بیمار مرنے کے قریب

یوں سفیدی میں سیاہی کا پتا
جوں بیاض صبح صادق میں سہا

ہر نگاہ تیز، تیغ بے اثر
غیرت تیر ہوائی ہر نظر

خانۂ چشم اک صحراے خراب
آنکھ کے ڈھیلے کلوخ خوردہ آب

Marfat.com

گوشۂ چشم بہ افسوں فتنہ گر
وہ مثلث جس کا ویرانی اثر
کان گل تھے لیک مرجھائے ہوئے
فصل بہمن کی ہوا کھائے ہوئے
لالۂ پژمردہ وہ رنگیں عذار
داغ چیچک ، داغ رشک نو بہار
ناک وہ مقراض قطع آرزو
منفعل تشبیہ سے زنبق کی بو
بوالہوس کا بوسہ لینا قہر تھا
وہ لب شیریں کہ میٹھا زہر تھا
بارے یاں تو آبرو میری رہی
دانت وہ موتی تھے گو جھوٹے سہی
گر نہ تھا غنچہ دہن ، گل رنگ تھا
گو زباں سے ہو ولیکن تنگ تھا
تھے وہ دندان مسی آلودہ سین
لیک سین لفظ وقت واپسین
اختلاط لب سے عار و ننگ پان
مارے خجلت کے نہ ٹھہرے رنگ پان
رشک نفخ صور ، آواز بلند
خندۂ صبح قیامت ، زہر خند
کیا کریہہ الصوت جیسے شور رعد
شہر پر بجلی گرے ہنسنے کے بعد
خانۂ دشمن میں آواز حبیب
کوچۂ جاناں میں غوغائے رقیب

Marfat.com

فصل فروردی میں فریاد زغن
بہمن و دے نغمۂ مرغ چمن

شاکیٔ هجراں کے لب پر ہائے وصل
نالۂ مرغ سحر شب ہائے وصل

دام میں هنگامۂ مرغان باغ
استخواں هائے هما پر شور زاغ

نالۂ آوارۂ گم کردہ راہ
شہرۂ فرمان قتل بے گناہ

شورش واعظ دم وجد و سماع
پائے جاناں کی صدا وقت وداع

عاشقوں پر ناصحوں کا ولولہ
محتسب کا مےکدے میں غلغلہ

آہ و زاری نوجواں کی نعش پر
وہ صدا ان سب سے نامطبوع تر

اس ذقن کو کس نے باندھا هے کنواں
چاہ بابل کے اٹھا دل سے دھواں

کیسی گردن جس کے آگے دم بہ دم
هووے گردن ناقۂ لیلیٰ کی خم

پائی گردن میں جو اس گردن کی بات
اونٹ کو کہتے هیں اب ڈائن کی ذات

عاشقوں کو جلوہ اس کے دوش کا
چارہ درد حسرت آغوش د

دیکھ لے شانے کو اس کے ار نہیں
چھوڑ دے بس شانہ بینی شانہ بیں

Marfat.com

کیا عفونت آشنا بوے بغل
سبزۂ بیگانہ وہ موے بغل

موکھے سوکھے ساعد و باز و ستم
جیسے دو خار مغیلاں ہوں بہم

وصف ساعد کا جو دھیان آ جائے ہے
خامہ بھی ہاتھوں سے نکلا جائے ہے

فکر سے طبع سخن ور ہاتھ اٹھائے
وہ تو کیا تشبیہ بھی گر ہاتھ آئے

ایک سے تھے باعث رنگ حنا
وہ کف دست اور دشت کربلا

طائر جاں کشتۂ پرواز تھا
پنجہ رشک پنجۂ شہ باز تھا

اس کے سینے کو کہوں کیا آسماں
جوف یہ سطح مقعّر میں کہاں

چھاتیاں وہ کتنی نامعلوم بس
بے کہاں دو نقطۂ موہوم بس

تفرقہ اتنا کہ بہر ربط ہم
شکل خطّ منحنی وہ پشت خم

گر مجازی ان کے ہو فہم حکیم
بھول جاوے بحث خط مستقیم

اس کی جو خوبی تھی سو معیوب تھی
سینہ صافی کتنی نامرغوب تھی

بد نما تر موے چینی سے کمر
منفعل باریک بینی سے کمر

Marfat.com

تار زنّار کشیشاں سے خجل
کیا رگ خواب پریشاں سے خجل

سنبلستاں تر خم گیسو سے ناف
نافۂ مشکیں ، ھجوم مو سے ناف

آگے جی کہتے ھوے شرمائے ھے
اپنی باتوں سے خجالت آئے ھے

ھے یہ زور شاعری کی جاے کب
کیا کہوں وا رہ گئے حیرت سے لب

لکھنے کے قابل نہ جانی ھوگی بات
خامے کو میلاں نہیں سوے دوات

وہ سرین صاف سطح مستوی
ذکر جسم اندیشے کی بالا دوی

کیا تصور نے کیا ھے کام زہر
کاسۂ زانو تھا گویا جام زہر

پھر دھواں اٹھا دل مشتاق سے
جل گیا جی یاد شمع ساق سے

بیٹھ کچھوے کی بعینہ پشت پا
خار ماھی رشک ھر انگشت پا

پنجہ ایسا جیسے پائے عنکبوت
ناخن اس کے پردہ ھائے عنکبوت

وہ کف پا کس قدر نفرت فزا
کون چھیڑے اس کو جز دزد حنا

[illegible]
حلق کا [illegible] سے [illegible]

کج روی ظاہر برے اطوار سے
فتنہ برپا صدمۂ رفتار سے

شور آواز قدم افلاک تک
چونک اٹھیں خفتگان خاک تک

خانہ بربادی کے غم میں خاص و عام
خاک میں مل جائے یہ طرز خرام

لطف تو یہ ہے کہ اس صورت پہ ناز
گرمئی خو ، آتش عالم گداز

بے محابا دعوئ حسن و جمال
جوش لاف جلوہ ہائے بے مثال

سب پہ وہم عشق سے جور و جفا
بوالہوس سے بھی تمنائے وفا

ابلہیء سے دعوئ عقل و شعور
اپنے نزدیک آپ کو جانے ہے دور

باتیں اس احمق کی میں کیا کیا کہوں
طعنہ ہائے سامعیں کب تک سہوں

کب تلک اپنی خرابی کا بیاں
بے وقوفی بے حجابی کا بیاں

وسعت تقریر سے تنگ آ گیا
آدمی ہوں مجھ کو بھی ننگ آگیا

بندھ گیا دل میں تلافی کا خیال
ذلت نقص نظر کھینچے ہے کہاں

اب کہوں وہ داستاں جس سے جہاں
یوں کہے ایسے نصیب اپنے کہاں

Marfat.com

کیجیے ایسی قلق کی گفتگو
سامعیں کا جی نہ گھبرائے کبھو

ہو بیاں اس دل ربا کی دل بری
جس سے چھپتی پھرتی ہیں حور و پری

ایسے یوسف کا کروں قصہ رقم
ہو زلیخا کو گراں خواب عدم

وہ حکایت جلوۂ دل خواہ کی
جس سے بس کھل جائیں آنکھیں ماہ کی

خیرہ جس کے حسن سے ہووے نگاہ
مہر کو آئے نظر روز سیاہ

دیکھ لے چہرے کی تابش چشم کور
آنکھ جھپکے زہرہ کی جس کے حضور

جلوہ فرما ہو جو وہ عالم فروز
کون دنیا میں رہے پھر تیرہ روز

کس قدر ہیں اپنی جاں بازی پہ ناز
ہیں مگر معشوق اس کے عشق باز

خوں بہائے گل ہے رنگ و بوئے داغ
سر فروشوں کا نہیں ملتا دماغ

شان و شوکت کی یہ ایسی ہے دلیل
شان و شوکت میری نظروں میں ذلیل

سر بلندی ہر قدم پامال ہے
میری وحشت کا بلا اقبال ہے

[illegible]
اس طرح اس [illegible]

Marfat.com

اک جگہ وارد ہوا ناگاہ میں
اس خرابی سے نہ تھا آگاہ میں

کیا جگہ تھی کثرت آفات کی
ہم نشیں ہیں[1] جمع اس بدذات کی

کیسی کیسی نازنیں اک اک پری
گرم فکر دل ربائی ، دل بری

ایک سے اک آتشیں رخسار تر
ایک سے اک دل ربا ، دل دار تر

ان میں اک رشک پری محسود حور
سب بلائیں سی لگیں جس کے حضور

اس پری رخسار پر دل آ گیا
جلوۂ پنہاں نظر میں چھا گیا

ہوگیا کیسا ہوا عزت کا پاس
رنگ کے ساتھ اڑ گئے ہوش و حواس

جانب چلون نظر جو جا پڑی
ایک بجلی تھی کہ[2] جاں پر آ پڑی

ایسے رخ کی تاب کیا لائے نظر
اس لیے تھا پردہ تا آئے نظر

ورنہ کیوں کر چھپ سکے ایسی چمک
پردہ کھل جائے تو حائل ہو فلک

۱- نسخۂ مطبوعہ ۱۸۷۲ء، ۱۹۰۶ء اور ۱۹۳۰ء میں "ھیں" ہے لیکن شعر کی معنویت کے لحاظ سے "نشیں" ہونا چاہیے - (مرتب)

۲- "جو" نسخہ طبع نشیم (صفحہ ۳۰۰) میں، بقیہ نسخوں میں "کہ" ہے - (مرتب)

Marfat.com

تھی تجلی طور کی چلون کی آڑ
کیا کہوں تنکے کے اوجھل ہے پہاڑ

چشم حق بیں کو ہے مشکل امتیاز
یاں حقیقت کھل گئی کیسا مجاز

جلوۂ پنہاں نمایاں ہو گیا
وعدۂ محشر وفا یاں ہو گیا

دیکھ کر وہ جلوہ ہائے دل فریب
ہوگئی غش میری جان ناشکیب

میں تو کیا تھا جو نہ ہوتا ہائے غش
ہو تو موسیٰ کو مکرر آئے غش

میری بے ہوشی سے ہوش آیا اسے
خوب خاموشی نے سمجھایا اسے

پائے بند غم ہوئی وارستگی
کھل گئی بے تابی و دل بستگی

مخبر ، انداز نظارہ ہو گیا
راز پنہاں آشکارا ہو گیا

کان کھولے اس کے جوش آہ نے
قدر افزوں کی غم جاں کاہ نے

بے کہاں درد نہاں آیا یقیں
جاں نثاری ہوئی بس دل نشیں

غل مچایا شور سیر آہنگ نے
غم کیا ثابت تغیر رنگ نے

رہ گئی میں ، نالہائے زار سے
حیرت آئی حیرت دیدار سے

Marfat.com

اشک رحمت آشنا ، آب حیات
گرم جاں بخشی ، نگاہ التفات

حرف شرم آگین و اظہار وفا
پردہ در مضمون اقرار وفا

مژدۂ وصل و نوید دل دہی
ہر ہوس محو امید دل دہی

گرم جوشی جاں گداز اشتیاق
اشتیاق ناز و ناز اشتیاق

حرف تسکیں بے قراری کا سبب
عرض رغبت ، رغبت انگیز طلب

پاس داری ، حسرت دوری کا ذکر
رہ نمائے سعی مجبوری کا ذکر

پردۂ انکار میں اقرار سا
عذر نام و ننگ بے تکرار سا

الغرض چندے یہ دل داری رہی
دوست کامی ، دشمن آزاری رہی

اکثر اس گھر میں ملاقاتیں ہوئیں
سو نیاز و ناز کی باتیں ہوئیں

گاہ لکھ کر نامۂ عاشق نواز
شوخیٔ مضموں کو جس کی لاف ناز

دے دیا مجھ کو کہ اس کا کیا جواب
مدعا پاسخ طلب ، پر لاجواب

لیک سر نامے پہ نام اس کا رقم
ایک مدت جس سے تھے بدنام ہم

Marfat.com

اور القاب آرزو مند ستم
قابل معشوق پابند ستم

بے مروت ، بے وفا ، نا مہرباں
بے تمیز و بے خرد ، ناقدرداں

بے زبان[1] پاسخ دہ دنداں شکن
دل شکن ، خاطر شکن ، پیماں شکن

ناسزاے لطف و شایان جفا
خوگر آز و پشیمان وفا

شور بخت لذت وصل مدام
تلخ عیش و تلخ روز و تلخ کام

خاک راہ حسرت مشکل پسند
از نظر افگندۂ بخت بلند

درد مند زحمت بے چارگی
ہرزہ تاز کوچۂ آوارگی

تختۂ مشق فکرت ابلہ فریب
سر خط اندیشۂ حرماں نصیب

دور گرد بارگاہ عاشقی
لنج خرام شاہ راہ عاشقی

سخت نا فہم اداے دل فریب
بے تمیز ناز ہاے دل فریب

ترک صحبت گفتنی ، آزردنی
کشتنی ، دل خستنی ، خوں کردنی

۱- ''بے زبان پاسخ'' نسخہ طبع اول و دوم (صفحہ ۳۰۰ ، حاشیہ ص ۲۵۳) میں اور طبع ششم (صفحہ ۳۶۷) میں ''بے زبان پاسخ دہ'' ہے ۔ (مرتب)

Marfat.com

خاطر مہر آشنا کو کیا ہوا
کیا ہوا تیری وفا کو کیا ہوا
سنگ دل نکلا تو اور ایسا غضب
عہد سارے توڑ ڈالے بے سبب
ہائے تو بے داد گر میں داد خواہ
یہ ستم کرتا ہے کوئی بے گناہ
یوں اذیت میری چاہی واہ وا
واہ وا اچھی نباہی واہ وا
چھوڑ دینا تھا تو کیوں رسوا کیا
کیا کیا اے بے مروت کیا کیا
وہ موکّد عہد و پیماں کیا ہوئے
وہ مواثیق صد ایماں کیا ہوئے
کیا کروں دل سخت نکلا آہ تو
مجھ سے یوں سختی کرے اللہ تو
بے دلی کس با وفا دل دار سے
بے رخی اور مجھ سے مہ رخسار سے
کیا خبر تھی یہ کہ ہرجائی ہے تو
موجب صد گونہ رسوائی ہے تو
ہم کو بھی ایسے سے اب ملنا نہیں
چل نہیں ملتا نہ مل پروا نہیں
لیک یہ تو کہیے کس کو دل دیا
میں بھی دیکھوں اس کو جس کو دل دیا
اس میں ہے کیا بات بتلاؤ ذرا
اپنی چاہیتی کو دکھلاؤ ذرا

Marfat.com

دیکھوں کیا ہے اس میں جو مجھ میں نہیں
کیا ادا ہے اس میں جو مجھ میں نہیں

اب بھی آ، جانے دے اس کے گھر نہ جا
دل فریبی ہے لگاوٹ پر نہ جا

ان ستم کیشوں میں غم خواری نہیں
ایک میں مجھ سی وفا داری نہیں

ہیں یہ ظاہر داریاں دو چار دن
اور محبت بھی ہوئی تو چار دن

پھر کہاں تم اور کہاں یہ بے وفا
ہو کدھر، ہیں میری جاں یہ بے وفا

پختگی ان میں نہیں ہے نام کو
آگ لگ جائے خیال خام کو

دیکھنا آخر ندامت ہوئے گی
آپ اپنے پر قیامت ہوئے گی

بھولتے ہو بھول جاؤں[1] گی بہت
یاد رکھو یاد آؤں[2] گی بہت

ایسے ہرجائی سے پھر ملتا[3] ہے کون
بے حیا، اے بے حیا! ایسا ہے کون

۱۔ "جاؤں گی" طبع اول (صفحہ ۱۰۱) [illegible]
[illegible] (صفحہ ۲۵۵، ۲۶۲) [illegible]
۲۔ "آؤں گی" [illegible]
[illegible]
۳۔ [illegible]
[illegible]

مجھ کو پھر کیا ہے پسند اب جو تمھیں
تم رہو اس کو مبارک وہ تمھیں

پڑھ کے یہ نامہ لکھا میں نے جواب
اے دل آرام سراپا انتخاب

دوست دار و خیر خواہ و جاں نواز
محرم اسرار اور دانائے راز

نکتہ سنج و نکتہ فہم و نکتہ چیں
ہم نفس، ہم درد و ہم دم، ہم نشیں

چارہ ساز دردمند لاعلاج
دل نواز عاشق نازک مزاج

مجتنب ہم بزمیٔ غماز سے
محترز، حرف خلل انداز سے

خوردہ گیر دل بر خواری پسند
بوالہوس دشمن، وفاداری پسند

باعث آرام جان نا شکیب
کام بخش عاشق حرماں نصیب

مہربان مہربانی پیشگاں
قدردان جاں فشانی پیشگاں

کیا کہوں تجھ سے کہ مجھ پر کیا بنی
دل گیا کس طرح، کیسی آ بنی

شرم آتی ہے میں گو معذور ہوں
اختیار اس میں نہ تھا مجبور ہوں

اے کبیری وطن، سبز رنگ و سبز پوش
جس کے آگے حور کے اڑ جائیں ہوش

Marfat.com

دیکھ کر وہ جلوۂ جاں آفریں
زہر کھائے سبزۂ خلد بریں
ماتم لیلیٰ میں مجنوں شاد ہو
نوحہ خجلت سے مبارک باد ہو
چرخ مینو مضطرب آن آن میں
خضر ڈوبے چشمۂ حیوان میں
رنگ سے اس کے مشابہ ہے زبس
مہر کو ہے مہ کے ملنے کی ہوس
زور سے ترک نگہ ، دل چھین لے
چشم کافر دل سے پہلے دین لے
غمزۂ جادو بلا اعجاز اثر
بانی عابد فریبی ہر نظر
گر اشارہ ، کچھ ہوی اس ابرو کا پائے
سجدے کرتا بس امام شہر آئے
گر کرے ایما ذرا وہ مست ناز
طائف مےخانہ ہوں اہل حجاز
وہ فسون طرز کمین دل بری
جس کی پابند وفا ہر ہر پری
شوق گل ، بلبل کے دل میں خار ہے
فصل فروردیں سے دل بے زار ہے
مر گئیں اس غیرت شمشاد پر
قمریاں ہیں سرو سے آزاد تر

[illegible] نسخہ [illegible] (صفحہ [illegible]
در نشہ (صفحہ [illegible] میں [illegible])

Marfat.com

اس رخ مہتاب انور کے حضور
شمع سے پروانہ بھاگے دور دور

مہر کے نظارے سے ہے احتراز
دن کو کیا ہو چشم ''حربا'' نیم باز

فرش رہ اس کا ہے سو آداب سے
دل کتاں کا پھٹ گیا مہتاب سے

دل ربائی پر گر اپنی آئے وہ
میں تو کیا تیرا بھی دل لے جائے وہ

کہہ دوں تجھ سے میں اگر ہو ایک بات
ہے ستم وہ، اور مجھ پر التفات

پیش چلتی کچھ نہ تھی مجبور تھا
دل نہ دیتا اس کو میں مقدور تھا

حال بگڑا جائے تھا ہر آن پر
بے طرح سی بن گئی تھی جان پر

گر نہ ہو تجھ کو یقیں اے بدگماں
آپ کر لے آن کر تو امتحاں

ہر جگہ تھا محترز مومن نہ یاں
بے وفائی عیب ہے لیکن نہ یاں

منہ لگائے جب کہ وہ شیریں کلام
لے زلیخا یوسف مصری کا نام

بس یہاں زور آزمائی ہو چکی
دام دل کش ہے رہائی ہو چکی

گر تمھیں سچ ہے مرض الفت کمال
تو نکالو کوئی تدبیر وصال

Marfat.com

اب بہت مضطر ہے جان نا شکیب
کب تلک آخر رہوں حرماں نصیب

وہ اگر چاہے تو ملنا کیا محال
اس سے استدعا کروں میں کیا مجال

بس نہیں چلتا مرا ناچار ہوں
دیکھتا حسرت سے سو سو بار ہوں

بن ملے آخر رہا جاتا نہیں
صبر کرتا ہوں مگر آتا نہیں

اس جگہ حیران ہوں میں کیا کروں
کیا کروں میں کیا کروں میں کیا کروں

ہنس دیا اُس شوخ نے بڑھ کر جواب
گریۂ غم کی بڑھی یوں آب و تاب

بات سے ظاہر نہانی دل دہی
روز افزوں مہربانی دل دہی

دل فریب اللہ وہ عشق بازیاں
میری خاطر سب کی خاطر داریاں

گاہ گاہے شعر پڑھوایا کریں
وصل کے مضموں سے شرمایا کریں

تذکرے ہجراں کے دل پرشاق ہوں
حسرتوں کے ذکر سے مشتاق ہوں

گاہ چلمن سے دکھا دیویں جھلک
یہ عنایت جھپکے ہے آنکھ اب تلک

بدگمانی وہ عشق غیر کی
کثرت الفت سے باتیں بیر کی

Marfat.com

گاہ باور التماس اضطراب
شوخی بے جا کو پاس اضطراب

گاہ وہ نالائقی پر طعنہ زن
عیب جوئے حسن معشوق کہن

عمر رفتہ پر کبھی افسوس ہو
تا نہ دل پھر اس سے کچھ مانوس ہو

ایک دن ناگاہ وہ خورشید فام
جلوہ گر خورشید ساں بالائے بام

وحشی السیر اضطراب شوق سے
محرق جاں سوز[1] و تاب شوق سے

آرزو دل میں ''قران تیر'' کی
اس لیے پہلے سے یہ تدبیر کی

کہہ دیا سب سے کہ اک راز نہاں
آج پوچھوں گی کہ ہے بے تاب جاں

وہ زبوں طالع کہ ہے اختر شناس
آئے تو تم بھیج دینا میرے پاس

جوں ہی اس گھر میں ہوا اپنا گزر
آئی کچھ ''تثلیث زہرہ'' کی نظر

آفریں ہے طالع مصعود[2] کو
پہنچے ہم یوں منزل مقصود کو

---

۱ - ''شوز'' نسخۂ اول (صفحہ ۳۰۴) میں غلط ، دوم اور ششم میں ''سوز'' صحیح (مرتب)

۲ - ''مصعود'' نسخۂ اول و دوم (صفحہ ۳۰۴ ، ۲۵۷) میں ، ''بسعود'' طبع ششم (صفحہ ۳۷۱) میں (مرتب)

Marfat.com

کر کے استقبال وہ ماہ تمام
لے گئی بارے مجھے بالائے بام

ہے نئی یہ گردش چرخ کبود
اختر عاشق کو ہو اتنا صعود

دیکھ کر اوج "منجم" بے سخن
جاہ "کیواں" پر "عطارد" طعنہ‌زن

پایہ بالا تر رہے عرش بریں
خاک کو یوں کر دیا کرسی نشیں

آخر "مہ" میں کیے ہم نے یہ چین
تھا مبارک "اجتماع نیّرین"

مشرقستان تاب رخ سے جلوہ گاہ
مٹ گیا سب شکوۂ روز سیاہ

تہنیت کو مضطرب "ناہید" نام
خواب راحت بخت خفتہ کو حرام

حکم عشرت راں قضائے "مشتری"
معجرا "زہرہ"، ردائے "مشتری"

تازہ "رجعت" رشک وصل یار میں
"نحس اکبر" طالع اغیار میں

صرف دشمن جور و بے داد فلک
خوں حلال تیغ جلاد فلک

---

۱ - نسخہ مطبوعہ ۱۲۸۴ء اور ۱۲۸۶ء (صفحہ ۲۰۲ ، حاشیہ صفحہ ۲۵) :- معجز زہرہ ردائے مشتری
نسخہ مطبوعہ ۱۹۳۰ء (صفحہ ۱۰۲): معجز زہرہ ردائے مشتری
"معجر" تصحیح قیاسی ہے (مرتب)

Marfat.com

شور و غوغا شکر کا دونوں طرف
''اقتران'' یک دگر سے سو ''شرف''

آخریں ''درجے'' میں الفت کی نظر
کہ ''مقارن'' کہ ''متقارب'' یک دگر

بوسہ و آغوش کا عالم رہا
کوے عشرت کا تقاضا کم رہا

عہد و پیماں وفا باہم ہوے
وعدہ ہاے وصل مستحکم ہوے

میرے گھر اقرار آنے کا کیا
قول اس سے پھر نہ جانے کا کیا

وقت رخصت مضطرب ہونے لگی
دیکھ کر حسرت زدہ رونے لگی

آنے کہہ دے گر نہ ہو لوگوں کا پاس
ذکر سے جانے کے جاتے تھے حواس

جوش آیا کسمسا کر رہ گئی
تا بہ دامن ہاتھ لا کر رہ گئی

چلتے چلتے کہہ دیا جلد آئیو
کچھ بہانہ ہو نہ ہو، ہو جائیو

دم بہ دم میل طبیعت ہو زیاد
جی مراد اپنی وہی آس کی مراد

شام ھجراں بےخودی سوداے وصل
روز افزوں رغبت شب ہاے وصل

جی سوا خلوت کے گھبرانے لگا
صحبت دشمن میں فرق آنے لگا

Marfat.com

مضطرب رکھنے لگی آوارگی
صاحبی اور اس قدر بےچارگی

دیدۂ مشتاق سائل سوے در
حسرت نظارۂ پیغام بر

ہر کبوتر دیکھ کر ہو بے قرار
پاس ناموس اڑ گیا بس ایک بار

لے فغان زاغ سے وہ بے سکوں
بلبل شیدا کے آنے کا شگوں

سوز غم سے ہر زباں جلتی رہے
یاد دل گرمی میں جاں جلتی رہے

گفتگو سب ہم دموں سے چھوڑ دی
بات کرنی محرموں سے چھوڑ دی

آخر اس احوال کا چرچا ہوا
راز پنہاں بن کے افشا ہوا

جب سنی اس بد بلا نے یہ خبر
حال جس کا کہہ چکا ہوں پیش تر

وہ کریہ الشکل مردود جہاں
ہو چکا ہے جس کی صورت کا بیاں

ایک دو[1] دن آ کے مہماں رہ گئی
بد زباں کیا جانیے کیا کہہ گئی[2]

---

۱ - "دو دن" نسخہ طبع اول [illegible] (صفحہ [illegible]) میں اور نسخہ طبع سوم (صفحہ [illegible]) ہے - (مرتب)

۲ - نسخہ مخطوطہ [illegible] (صفحہ [illegible]) [illegible] کہہ گئی - متن مطابق نسخہ [illegible] (صفحہ [illegible]) ہے - (مرتب)

Marfat.com

ملتے ہی باہم جدائی ڈال دی
نیک کے دل میں برائی ڈال دی

بھر دیے کان اس سراپا ناز کے
خاک منہ میں تفرقہ انداز کے

ایسے بے دردوں کو یا رب موت آے
جو بناویں جی پہ ان کی جان جاے

جو کہ یہ چاہے کسی کا ہو برا
پیش تر اس سے اسی کا ہو برا

خاک میں مل جاے خود جو خاک اڑاے
جیتے جی جلتا رہے جو جی جلاے

خانہ بربادوں کا ہو خانہ خراب
ہاے مجھ سے بے گنہ پر یہ عذاب

پھر کہاں وہ دل دہی، جاں پروری
یہ بد آموزی ہے یا افسوں گری

پھر سنی میری نہ کچھ اپنی کہی
کیسی صحبت بات میں جاتی رہی

بے سبب اس شوخ کا بگڑا مزاج
موت آئی تھی ہماری کیا علاج

بگڑی وہ اور میری جاں پر بن گئی
کیسی جان ناتواں پر بن گئی

دونوں وہم و بدگمانی سے خفا
مجھ سے وہ، میں سخت جانی سے خفا

سرگرانی سب گئی انجام سے
جان نکلی زندگی کے نام سے

Marfat.com

یاس کو بے طاقتی سے تقویت
آرزو خون شہید بے دیت

دست برد نالہ و افغاں ستم
کنج عزلت میں ہجوم درد و غم

لب گدا تر ہجر سے ذکر وصال
دشمن جاں دوست داری کا خیال

یاد میں کوٹھے کی لوٹوں خاک پر
سر زمیں پر اور دماغ افلاک پر

دھیان اس کی جاں فزا آواز کا
کان کا پردہ تھا پردہ ساز کا

لب گزیدن لذت آمائے شکر
اب تلک محسوس بوسے کا اثر

وصل کی خواہش بھری دل میں تمام
ہر ادا اپنا ادا کرتی تھی کام

جس تمنا کا اٹھایا تھا مزا
وہ زیادہ تر ہوئی حسرت فزا

تلخ کامی نے شکر کھا کر ستم
بے مزا ہونا مزا پا کر ستم

ہنستے ہنستے اشکباری ہائے ہائے
بعد راحت بے قراری ہائے ہائے

---

۱ - نسخۂ طبع اول (صفحہ [illegible]) [illegible]
(صفحہ حاشیہ [illegible]) میں ''نالہ [illegible]'' [illegible]
میں ''نالہ و افغاں'' ہیں - ''نالہ و افغاں'' [illegible] ہے - [illegible]

Marfat.com

چارہ دان و بے دوائی حیف حیف
کامیاب و بے نوائی حیف حیف

وجہ کھل جاتی تو عقدہ باز تھا
عذر رشک افترا پرداز تھا

لیک ناگفتہ حکایت رہ گئی
حرف شکوہ کی شکایت رہ گئی

اب بھی مل جائے ، جو مل جائے کہیں
جذب دل یاں تک اسے لائے کہیں

کاش کے تاثیر جان بے قرار
ایک دم اس کو نہ لینے دے قرار

کچھ اثر کو ا پاس ننگ و نام آے
کارگر ھی درد دوری[1] کام آے

پھر صفائی سے بنے آئینہ دل
پھر نہ دیکھے روے زنگ کینہ ، دل

پھر پھریں دن عاشق سرگشتہ کے
شکوے کم ھوں طالع برگشتہ کے

بے غمی پھر اپنی غم خواری کرے
جاں فزائی اس کی دل داری کرے

پھر نگاہ آشنا آئے نظر
گوشۂ چشم وفا آئے نظر

پھر وھی میلان طبع یار ھو
پھر دل آزاری سے جی بے زار ھو

---

۱ ۔ "کو" نسخہ طبع اول و دوم (صفحہ ۲۰۰ و ۲۵۰) میں "کچھ" نسخہ طبع ششم (صفحہ ۳۲۳) میں (مرتب)

پھر فروغ ماہ سیما دیکھ لوں
چشم حیراں کا تماشا دیکھ لوں

پھر وہی باہم ملاقاتیں رہیں
پھر وہی گوش آشنا باتیں رہیں

پھر مرے پہلو میں دلبر بیٹھ جائے
فتنہ جو اٹھا ہے تھک کر بیٹھ جائے

پھر کرے وہ مہروش دل سوزیاں
پھر شب عشرت کی ہوں بہروزیاں

پھر ہو گرمی صحبت دلدار کی
پھر جلے جان تپاں اغیار کی

طنز کی باتیں کہیں غماز کو
چھیڑیں کیا کیا اُس خلل انداز کو

جان و دل کو چین ہو آرام ہو
ابتدا جو تھی وہی انجام ہو

بلکہ دل میں رہ گئی ہے جو ہوس
وہ بھی نکلے اس تنعم سے کہ بس

شکر گو ہوں طالع بیدار کے
ساتھ کھائیں ساتھ سوئیں یار کے

کیا کہا میں نے کہاں ایسے نصیب
نہ سزا ہے آز آرام و شکیب

پھر فغاں کرتا ہوں جی لہرائے ہے
کیا کروں رہ رہ کے حسرت آئے ہے

دل نہ ٹھہرا تھا کہ مضطر ہو گیا
جی نہ سنبھلا تھا کہ بدتر ہو گیا

Marfat.com

اے نسیم صبح گر جائے اُدھر
تو یہ کہہ دینا کہ اے بے دادگر
کب تلک بے بس نیازی کب تلک
کب تلک دشمن نوازی کب تلک
کب تلک بے جرم پر جور و جفا
بے سبب آزردگی کیوں بے وفا
کب تلک بے وجہ پیشانی میں چیں
آخر اس محروم کا تو دل نہیں
تلخ گوئی ، تند خوئی کب تلک
انتہا بھی سرکہ روئی کب تلک
کب تلک مد نظر اظہار خشم
انتقام سوز الفت زہر چشم
دعوے غفلت سگالی کب تلک
لاف ہائے لا آبالی کب تلک
کب تلک جلادی و غارت گری
کب تلک عاشق کشی ، کیں پروری
عار و ننگ زیردستی کب تلک
کب تلک بدگو پرستی کب تلک
کب تلک ناعاقبت اندیشی آہ
کب تلک نافہم کافر کیشی آہ
کب تلک جرم بدآموزی معاف
جا بہ جا ابلہ فریبی گاھے لاف
رحم نا انصاف کب تک داد خواہ
واجب التعذیر کب تک بے گناہ

Marfat.com

کب تلک ترک دلاسا کب تلک
کب تلک یہ ناز بے جا کب تلک

تیری بے زاری سے جی بے زار ہے
سخت کوشی نیم جاں پر بار ہے

تیرے ھاتھوں[۱] سے ھوں پامال ستم
خاک سر پر ، خار ھیں زیر قدم

موت سوجھی بے نگاہ التفات
پھر گئیں آنکھیں، تری آنکھوں کے سات

لاگ لب کو ''واشدن'' سے لگ گئی
چپ ترے ترک سخن سے لگ گئی

بات بگڑی سب بگڑنے سے ترے
بن گئی بے ڈھب بگڑنے سے ترے

تیرے غصے سے غضب آیا غضب
دم رکے ھے تیرے رکنے کے سبب

کون سی تقصیر کی حیران ھوں
کیا کہہ بدگو نے میں بھی تو سنوں

جو سنا ھے وہ نہیں آتا یقیں
گرچہ ھوں بے ھوش پر اتنا نہیں

میں کہاں افسوں کہاں کس کی مجال
انتقام چشم جادو نے خیال

ابتدا سے منکر تسخیر ھوں
عامل افغان بے تاثیر ھوں

۱۔ نسخۂ طبع اول اور دوم (صفحہ ۱۰۴ ، ۲۶۰) میں ''ھاتھوں'' اور نسخۂ طبع ششم (صفحہ ۵۷۳) میں ''ہاتھوں'' ہے۔ (مرتب)

Marfat.com

تاب وطاقت اپنی زور عشق ہے
گر عزیمت ہے تو شور عشق ہے

جو کیا تھا وہ الٹ جاتا اگر
جان دیتے تم مری ہر بات پر

جس فسوں گر نے کیا ہے یہ فساد
سمجھو اُس کی بات کا کیا اعتماد

جو ہے بہتاں کا سبب معلوم ہے
حال میرا اُس کا سب معلوم ہے

ہے خبر آخر تمھیں ہر راز کی
بات کیا اُس شعبدہ پرداز کی

یہ نہیں جو کچھ کہا مت مانیے
مدعی کا قول باطل جانیے

لائقِ جور و جفا ہے وہ ، نہ میں
مفتری ، فتنہ ، بلا ہے وہ ، نہ میں

آؤ مل جائیں کہ دم ہے ناک میں
اس کدورت کو ملائیں خاک میں

اُس ستم گر کو ستائیں خوب سا
ہنس کے آپس میں ، رلائیں خوب سا

گرمیٔ صحبت ہو اُس کے رو بہ رو
گہ میں اُس کو جلاؤں ، گہ تو

مومن اتنی بے قراری کس لیے
جوش مایوسانہ زاری کس لیے

ناامیدی اس قدر کس واسطے
شیون شام و سحر کس واسطے

Marfat.com

Marfat.com

(٦) مثنوی ششم

آہ و زاریٔ مظلوم

نام و تاریخ ایں فشار غموم
نیست جز ''آہ و زاریٔ مظلوم''

۱۲۴۶ھ

الٰہی نالۂ اخگرفشاں دے
فغان شعلہ ریز و خوں چکاں دے

عنایت کر مجھے آتش زبانی
کہ لب تک لاسکوں سوز نہانی

دے اتنی گرمیٔ طرز تکلم
کہ ہو غرق عرق ، برق تبسم

جھڑیں باتوں سیں میرے منہ سے وہ پھول
کہ جائیں شعلہ رو ، گل ریز کو بھول

بتان سنگ دل کا جی جلادے
زباں کو شعلۂ دوزخ بنادے

اثر دے نالۂ افلاک رس کو
دعائے نوح کر ، ہر ہر نفس کو

کہ گر موج سحر کا دم بھرے جوش
تنور سینہ سے طوفاں کرے جوش

Marfat.com

کمند نالہ کو دے چین بہبود
بندھا امید آہ حسرت آلود

نہ ہو وحشت رم لیلٰی سے مانوس
کرے صحرائے مجنوں میرا پابوس

رکھوں پہلو میں اس شیریں دہن کو
سکھاؤں سینہ کاوی کوہ کن کو

دکھائے چشم تر کی اشک باری
خزان گریہ ابر بہاری

ہو گریہ چشم جادو کے مقابل
بھرے پانی فسون چاہ بابل

رہے یوں ہی قیامت آسماں پر
نہ آئے حرف کچھ آہ و فغاں پر

کسی میں ہو نہ بات اس بےکسی کی
نہ جائے پیشوائی واپسی کی

رہے ناد و نشاں بد نامیوں سے
نکالوں کام کچھ ناکامیوں سے

ذرا طاقت کہ بےتابی کروں میں
رہوں جیتا کہ اس بت پر مروں میں

تامل کرسکوں عرض وفا کا
تحمل ہوسکے بے ہم جفا کا

بھرے رحمت دم اظہار الفت
فلک پر ہو دماغ گرد رفعت

دل ناشاد [illegible]
اجابت کی [illegible]

Marfat.com

رقیب بوالہوس بیگانہ سا ہو
دل جاناں محبت آشنا ہو
مری حالت پہ رحم آ جائے اس کو
عدو کی تلخ کامی بھائے اس کو

مرے سوز دروں سے چشم تر ہو
نگاہ حسرت آلا پر نظر ہو
اٹھا دے پردۂ روئے منور
کرے روز سیہ کو صبح محشر

دوا سوچے تپ دل تفتگی کی
خبر رکھے مری خود رفتگی کی
تمیز عشق بازی نکتہ رس ہو
تغافل صرف ارباب ہوس ہو

دم رفتن قیامت کا جو ہو ذکر
جواب خون مومن کی پڑے فکر
کرے درمان بیمار محبت
نہ سمجھے سہل دشوار محبت

مرے اقرار ذلت کو نہ مانے
مری نالائقی کی قدر جانے
کرے ہر ہر طرح عاشق نوازی
مرے اشعار سے ہو نغمہ سازی

مرا احوال سن لے[۱] گوش دل سے
نہ گھبرائے فغان متصل سے

۱- نسخہ طبع اول (۱۲۱۰ء صفحہ ۲۱۱) و طبع دوم ۱۸۷۶ء (صفحہ ۲۶۲) میں "لے" اور طبع نظامی نول کشور ۱۹۳۰ء (صفحہ ۳۷۸) میں "کے" ہے۔ (مرتب)

Marfat.com

کرے بے داد دوری کی مکافات
نکالے کوئی تدبیر ملاقات

بہے گر سے تو پیمانے کی میرے
قسم کھائے تو غم کھانے کی میرے

الٰہی کیا کروں، خود کام ہے وہ
بت غارت گر اسلام ہے وہ

تعجب کیا دعا کی ناشکیبی
اثر ہونے نہ دے عابد فریبی

نہ چھوڑے وہ صنم ایماں کسی کا
بنائے داغ جبہہ شیخ، ٹیکا

اگر ترک نگہ جائے سوئے چرخ
تو کردے مشتری کو ہندوئے چرخ

اگر لاف ورع ہو ورد دیں دار
بنا دے وہ رگ گردن کو زنار

وفور خود پرستی چشم بد دور
شیوع بت پرستی دل سے منظور

بہم ربط رقیباں کے خیالات
رواج شرک میں مصروف دن رات

نرالا سب سے اس کا کیش و آئیں
غضب اعمال بیت و دشمن دیں

غضب خوں ریز و کافر ماجرا ہے
فضائے خانہ دشت کربلا ہے

لئے اپنے شہیدوں کے لئے خاک
جسد مردے کا اس مذہب میں ناپاک

Marfat.com

نہ ڈھونڈھے قتلِ عاشق میں سبب کچھ
برائے مصلحت، جائز ہے سب کچھ

مسلمانوں کے حق میں دوزخ اندیش
کہے کفار کو مومن وہ بدکیش

طلسم شیفتگی، جادو کلامی
صفت میری جو ہو تو نیک نامی

مری الفت چھپائے مجھ سے بے دیں
تقیہ فرض جانے، مستحب کیں

خلافت ہے حق لیلیٰ کہے وہ
مرے بس در پئے ایماں رہے وہ

ہوس اوروں کا غم مطلب رسی سے
مجھے تفضیل سب پر واپسی سے

یہ سوجھی اُس سے کہہ تو جو نہ جانے
وہ کافر تو خدا کو بھی نہ مانے

کہاں تقلید مذہب اُس پری کو
جو قدرت سمجھے ہے جادوگری کو

دم رفتار جو ہو حشر اموات
کرے دعوائے خلّاقی وہ اثبات

ہلاک خلق جانے چشم کا کام
اجل رکھے نگاہ ناز کا نام

اگر ارض و سما کا ذکر آ جائے
غبار و دود دل عاشق کا دکھلائے

عذاب اندیشۂ حرماں کو جانے
جہنم آتش ہجراں کو جانے

Marfat.com

کہے کوچے کو فردوس بریں وہ
پری رویوں کو جانے حور عیں وہ

الٰہی غیرت شان الٰہی
نہ جانے سہل مومن کی تباہی

مصیبت ہے بلا عشق بتاں کی
کہاں بندے میں طاقت امتحاں کی

کہاں تک بے نیازی کبریائی
نہیں اب تاب ایماں آزمائی

وہ بت دیتا ہے طعنہ کس ادا سے
کہ اب تم چاہتے ہو کیا خدا سے

گزر اس گھر میں جو ہے رشک جنت
ملا معشوق مجھ سا حور طلعت

غلط جلوہ ہے میرا شعلہ طور
جہنم میں گئی، ہے کیا بلا حور

ہوا رحمت کو کیا، کہو کیا ستم ہے
ترے بندے پہ بے داد صنم ہے

نہیں زنہار شایان غیوری
غرور اس بت کا میری ناصبوری

جلال غنچہ پرور جوش میں آئے
تلافی کچھ مری خواری کی ہو جائے

یہ دن دکھلائے ہاں قدرت نمائی
کہ صبح وصل ہو شام جدائی

Marfat.com

کرے تزئین نوا[1] تشریف اسلام
دل و جاں سے ہو وہ زیبا صنم رام

نکالے عرض ایماں مطلب اپنا
کروں آخر اسے ہم مذہب اپنا

پڑھے کلمہ مرا وہ نامسلماں
مبارک باد دیں کیا کیا مسلماں

ادا ہو احتساب پارسائی
بنے دیں دار کفر ماجرائی

امام شہر کی تجدید ایماں
کرے کس کس طرح تائید ایماں

الٰہی ناک میں دم ہے دعا سے
جلی[2] جاں آہ اجابت کی جفا سے

نہ کچھ تاثیر نے پروائے زاری
ہوئی اس بت سے حاصل شرم ساری

تظلم سے اثر کی بے نیازی
فزوں تر کرگئی ناز مجازی

بلا طاقت شکن ہے سختیٔ جور
غرور اس سنگ دل کا بڑھ گیا اور

ہوا بگڑی دعا ہائے سحر کی
ہوئی آب، آبرو مژگان تر کی

---

۱ - ''تو'' نسخہ طبع ششم ۱۹۳۰ع (صفحہ ۳۷۹) غلط ۔ بقیہ نسخوں میں ''نو'' صحیح ۔ (مرتب)
۲ - نسخہ طبع اول و دوم مطبع نول کشور (صفحہ ۳۱۳ ، ۲۶۳) میں 'جلی' ہے اور طبع ششم (صفحہ ۳۸۰) میں ''چلی'' ہے (مرتب)

Marfat.com

زباں پر نغمہ واں ، یاں آہ ہے حیف
سرور افزا غم جاں کاہ ہے حیف

تبسم ریز حرف اشک باری
تسلی بخش یاد بے قراری

پئے آرام ذکر جاناں بے تاب
حدیث تلخ سے شیریں ہوا خواب

نہیں ڈر جذبۂ طاقت وصل کا
دل آسودہ ہے اس آرام دل کا

نہ کچھ اندیشہ آہ جہاں سوز
نہ بیم نالہائے آسماں سوز

نہ ترس طعن نقص دل ربائی
نہ کچھ معیوب اسیروں کی رہائی

ستم گر ، بے وفا ، بے درد ، بے باک
نہ عاشق ہے معزز ، نے ہوس ناک

تغافل پر نہ چھوڑے تو گرفتار
نہ دل داری کرے لیکن وہ دل دار

نہ سمجھے ظلم کو وہ فتنہ گر ظلم
عداوت آشتی سے ، رحم پر ظلم

الٰہی کس ستم گر سے [illegible]
نہ ناکامی نے میری [illegible]

ہوس لدی فراق جاں گسل کی
رہی دل ہی میں حسرت میرے دل کی

[illegible]
[illegible]

نہ نکلا ایک ارماں آہ میرا
گیا جی مفت میں اللہ میرا

رہا خمیازہ فرسائے برودوش
خمار بادۂ شوق ہم آغوش

شکر ریز فسوں تھا حرف مطلب
ہوئے بند التماس بوسہ میں لب

مری یہ شورش شیریں کلامی
رہی لذت فزائے تلخ کامی

نہ پہنچے خلوت دلدار میں گاہ
ملے تو خانۂ اغیار میں آہ

ملے کیوں کر نہ مژگاں دست افسوس
کف پا کے ہے سہلانے سے مایوس

نہ کیوں رو رو کے بس اپنا کرے خوں
نہ رکھے چشم پر وہ پائے گلگوں

جگر خوں گشتۂ بے دست و پائی
نہ آئے ہاتھ وہ پائے حنائی

الٰہی ہاتھ میرے ٹوٹ جائیں
جو لی ہوں اس ستمگر کی بلائیں

ہوا اک شب نہ میں قربان جاناں
کروں ایسی سیہ روزی کو قرباں

چراغ بزم دشمن وہ دل افروز
یہاں تیز آتش حرمان جاں سوز

اگر اس شمع رو کے گرد پھرتے
تو پروانوں کی نظروں سے نہ گرتے

Marfat.com

مذاقِ صبر و راحت گر تلف ہے
یہی حق میرے دل کی طرف ہے

سکوں کیا ہو، سکوں کی کیوں ہے بات
نہیں وعدہ بھی کیا خاطر ملاقات

ملاقات اس کو کیوں ہے وجہ منظور
و لیکن کیا کرے ناچار و مجبور

نہ بھیجے تو کیوں کر بھیجے [illegible]
کرے کس طرح خودرائی کو [illegible]

غرورِ حسن سے [illegible] ہے مغرور
بھلا مطلوب کیوں کر ہو طلب دار

خلافِ وعدہ جب ہو کر معشوق
[illegible] وعدہ معشوق

طلب عشاق کی ہے اس قدر [illegible]
غلامی میں نہ ہو یوسف خریدار

کہو کیوں کر زباں [illegible]
[illegible] مری [illegible] ہو [illegible]

محبت یہ کہ [illegible] سے کی
[illegible] سے [illegible]

[illegible] ہو [illegible] ہے [illegible]
کہ خسرو کا فرستادہ ہے [illegible]

[illegible]

Marfat.com

گیا کیوں[1] کر نہ تھا بلقیس کے ہاں
ولے ہدہد بنا مرغ سلیماں

نہ کیوں اس طبع نازک پر گراں ہو
کہ یہ خفت نصیب دشمناں ہو

الٰہی کس قدر بگڑی ہے تقدیر
کہ کچھ بنتی نہیں کیا کیجے تدبیر

تمنا وصل[2] کی کیوں کر جتاؤں
پیام شوق کیوں کر لب پہ لاؤں

کہوں کیا ولولے سب آرزو کے
کہ سلتے بھی ہیں تو گھر میں عدو کے

کہاں سے لاؤں وہ پیغام پرداز
کہ ہو اس شوخ کا بھی محرم راز

وگرنہ بیم طبع نازنیں ہے
کہ پھر میں کیا نہیں وہ بھی نہیں ہے

حذر اس آتشیں خو کے غضب سے
کہ عالم پھونک دے اک شعلہ تب[3] سے

اگر آزردگی سے دے وہ دشنام
تو لے عیسیٰ سے بس جلاد کا کام

نگاہ قہر جب تیغ آزما ہو
حریم کعبہ رشک کربلا ہو

---

۱ - طبع اول (صفحہ ۵۱۴) میں ''کیوں کر گیا'' ہے جو موزوں نہیں ، ''گیا کیوں کر نہ تھا بلقیس کے ہاں'' طبع دوم اور سوم میں صحیح ہے - طبع [illegible] میں ''ہاں'' بجائے ہاں (مرتب)

۲ - ''وصل'' طبع اول ([illegible]) میں [illegible] ہے - (مرتب)

۳ - طبع اول اور دوم ([illegible]) ''تب'' ، ''علم'' [illegible] صحیح ''تب'' ہے بلحاظ قافیہ - (مرتب)

Marfat.com

مگر اتنا کرے باد سحرگاہ
کہ آخر تو وہ کوچہ ہے گذرگاہ

ذرا میرا بھی سنتی جائیے پیغام
نہیں آتے ہیں کیا ناکام کے کام

کرے پر کان میں اس گل کے اظہار
یہ راز عندلیب نوگرفتار

کہ ظالم کب تلک غفلت شعاری
ذرا بے خبر کی اپنے پاس داری

کہاں تک سینہ سوزی ہائے بے جا
غضب ہے پک گیا میرا کلیجا

کہاں تک مشق ناز بے نیازی
خدا باطل ہے کیا عاجز نوازی

کہاں تک بے دماغی سرگرانی
کہ جاں ہے پائے مال ناتوانی

کہاں تک دورش جور و بے داد
ستم ہے احتمال نالہ و فریاد

کہاں تک صرف ہمت کسب زر میں
نہیں اب خاک بھی غیروں کے گھر میں

کہاں تک کثرت عشاق کی ذکر
کبھی تو کچھ بھی اس مشتاق کی فکر

کہاں تک طرز بے پروا خرامی
قیامت کو ہے لاف نیک نامی

کہاں تک خواہش عشق نسا بس
عذاب غیرت اذیت نزا بس

Marfat.com

کہاں تک ضبط جوش نوجوانی
ہوس مرحوم لطف زندگانی
کہاں تک جبر دل پر اختیاری
طبیعت کیا نہیں راغب تمہاری
کہاں تک پاس رسوائی کہاں تک
مری فریاد پہنچی آسماں تک
کہاں تک وہم دامن کب رہا پاک
کہ داغ خون و مے دونوں ہیں ناپاک
کہاں تک دور اندیشی سے وسواس
ہجوم شوق میں کیا ننگ کا پاس
کوئی پیغام بر جو رازداں ہو
ادافہم اشارات نہاں ہو
زباں دان نگاہ لطف آلود
کہیں شاگرد چشم سرمہ فرسود
مکرر امتحاں فرسودۂ ناز
فسوں خوان زباں بندیٔ غماز
محل اعتماد ننگ و ناموس
نظر باز فریب چشم جاسوس
تمہیں بھیجو کہ جاں میں جان آئے
دل خودرفتہ کو اوسان آئے
وگرنہ کام آخر ہوچکا ہے
مکرر چارہ فرما روچکا ہے
نہیں کچھ بھی امید زندگانی
تھکی اس کش مکش میں سخت جانی

Marfat.com

رہے کر ناز سے تم سرگراں اب
تو یہ پامال دوری پھر کہاں اب

اس آغاز محبت کا مآل آہ
کہ ہووے وصل سے پہلے وصال آہ

نہ پروا تھی تو کیوں تھے درپئے دل
نہ کی کچھ دلدہی جب لے گئے دل

نہ آنا تھا تو کیوں گھر میں بلایا
بٹھا کر پاس یہ فتنہ اٹھایا

نہ تھی منظور گر تم کو ملاقات
تو کی آنکھیں ملا کر کس لیے بات

تری وہ ہائے پہلودار تقریر
نوشتہ ہو ہماری جس کی تقدیر

نگاہ لطف سے دیکھا کیا اشارے
نہ منظور نظر ہو تم ہمارے

نہ بگڑو تو سمجھوں اپنی بنی کی
نہ تم دشمن نہ تھے پر دشمنی کی

خیال دلدہی اب جاں طلب ہے
حدیث لطف پر آتی غضب ہے

ستم ہے ظالم اندیشہ کرم کا
تو خود انصاف کر اپنے ستم کا

قرار ہم کناری نے ستانا
کنارے اور کے مجھ کو لگانا

خبر پامال غم کی لیتے لو تم
ملے ہم خاک میں اب تو ملو تم

Marfat.com

غلام اپنا کیا بازی لگا کر
یہ کھل کھیلے نہ تھے کچھ داؤ کھا کر
نہ تھے صاحب کہ نکلے بے وفا تم
کبھو میں بھاگتا پھرتا ہوں یا تم
عدو کی عشق بازی آشکارا
غرض سچ ہے کہ تم جیتے میں ہارا
نظر تیری پھری اے مہ جبیں اب
وہ چشم مہر کا ایما نہیں اب
کہاں اے بدر سیما وہ ترحم
کہ ہوں میں رازدار سیر انجم
نہیں کیا تم نے احکام آزمائے
انہیں باتوں نے تو یہ دن دکھائے
مجھے جب زائچہ تم نے دکھایا
قراں ہی اول و ہفتم میں پایا
نہ زہرہ سب سعادت پرتو انجم
رہیں رونق فزائے برج پنجم
سدا ساعت دبیر آسماں کی
ضمیر الفت حکیم نکتہ داں کی
ہمیشہ اختر بد طالع غیر
شرف بخش ہبوط و راجع السیر
نہیں کچھ اعتبار دور افلاک
کہ اک گردش میں مجھ کو کردیا خاک
سیہ روزی کا جلوہ کس قدر ہے
کہ شام ہجر کی ظلمت سحر ہے

Marfat.com

سرے داغ آفتاب عالم افروز
کہ جس کی روشنی سے شام غم روز
یہ سب کچھ سچ پر اتنا بھی کہیں گے
کہ جیتے ہیں تو اک دن مل رہیں گے
سلیماں ہمدم بلقیس ہوگا
قران زہرہ و برجیس ہوگا
بدل جائے گی آخر تیری عادت
مرے طالع میں ہے سہم السعادت
ترا لانا یہاں مدنظر ہے
کہ استقبال و اقبال قمر ہے
تری دل سوزیوں سے کیوں ہوں مایوس
نہیں کچھ احتراق ''تیر'' منحوس
سعادت سے ششم کی جیتے ہیں ہم
کہ یاں بہرام کو ہے عشرت جم
دلیل اس کی ہے استیلائے ناہید
کہ ہو عیش اور عیش وصل جاوید
قبول قوت ''کیواں'' ہے ہشتم
نہ ہو صحبت سے میری رنج کش تم
کہاں آبادیٔ کاشانۂ غیر
کہ برج منقلب ہے خانۂ غیر
اگر ہو سعد اکبر کوکب اس کا
ولے یہ درجہ رہتا ہے کب اس کا
کہ نے پھر دور رجعت زحل نے
سعادت سرحد وجہ خلل ہے

Marfat.com

رہے کب آتش عرض ہوس تیز
فرح ہے نیّرِ اعظم کی غم ریز
نحوست ہے دلیل برج آبی
نظر آتی ہے کچھ خانہ خرابی
یہ ہے مضمون حکم انتقالات
کہ ہوگی ان جفاؤں کی مکافات
بہم ہم تم کریں گے کام رانی
نہ ناکامی، رہے نہ[1] سرگرانی
ابھی سے گر جفا کم ہو تو اچھا
زیادہ ربط باہم ہو تو اچھا
نہیں تو ہوگی اس دن شرم ساری
کسے منظور ہے خجلت تمہاری
نہ شرماؤ کہ شرمانا پڑے گا
نہ گھبراؤ کہ گھبرانا پڑے گا
کرو اظہار گر شوق ملاقات
تمھیں اول تو کیا ہے شرم کی بات
نہ ہو کیوں گرمیٔ صحبت کا ایما
کہ میں پروانہ ہوں تم شمع سیما
کہاں تک بے وفا غفلت شعاری
خبر لے، ہے بری حالت ہماری
مرے غوغا سے غل ہے آسماں پر
یہ کیسی آگئی آفت جہاں پر

۱- طبع ششم (صفحہ ۳۸۵) میں "نے" اور طبع اول و دوم میں "نہ" ہے۔ (مرتب)

Marfat.com

فراز عرش ہے شور تظلّم
خدا کے واسطے کافر ترحم

اجازت دود دل کو اپنے گر دوں
اٹھا کر پھینک دے بنیاد گردوں

کہیں شعلے شرار[1] افشاں فغاں کے
اڑا ڈالیں دھوئیں ہفت آسماں کے

مری آہیں جلا دیں خرمن برق
فغاں سے رعد ، آب شرم میں غرق

مرے نالوں سے نالاں ایک عالم
سبھی بیگانہ و احباب و ہم دم

مری گریہ سے آب و رنگ طوفاں
ترے گھر کے سوا سب شہر ویراں

مرے غوغائے شب سے صبح گاہاں
سدا دیواں میں شور داد خواہاں

مرے ہاتھوں سے سودا ظلم پیشہ
گریباں پاؤں پڑتا ہے ہمیشہ

رفو سازوں سے وہ گستاخی دست
کہ جیب محتسب اور پنجۂ مست

جنوں کی کیا کہوں زور آزمائی
جواب حرف ناصح ہاتھا پائی

بلا تر شوخ تر ، گستاخ تر میں
کہیں تم سے زیادہ خرقہ در میں

١- ''شرار'' طبع اول اور سوم (صفحہ [illegible]) میں [illegible]
طبع دوم (صفحہ ٢٦٧) میں ۔ (مرتب)

جہنم تاب حرف هر جگر سوز
قیامت هم نشیں کی جان پر روز
سدا سودائیوں کی طرح بکنا
در و دیوار کو حیرت سے تکنا
تصور سے ترے هر دم حکایت
که شوق وصل هے اور بے نہایت
کبھی کہنا که کیوں کر آئے یاں تم
هوے کس طرح بارے مہرباں تم
کبھی قول و قسم ترک جفا پر
کبھی تکرار پیماں وفا پر
کبھی شکوے نصیبوں کے هزاروں
کبھی طعنے رقیبوں کے هزاروں
کچھ آپ هی آپ مضطر هونے لگنا
هنسی کی بات میں بھی رونے لگنا
کبھی هنسنا تو حال چشم تر پر
همیشه نوحه تابوت اثر پر
بگڑنا نالہاے نارسا سے
بنے کیوں کر که لڑتا هوں هوا سے
سدا آوارگی ، صحرا نوردی
نه دے آرام شوق دشت گردی
کدورت سے غبار دل نکالوں
جفاے آسماں پر خاک ڈالوں
اڑائی خاک یوں هیہات اپنی
ملائی خاک میں اوقات اپنی

Marfat.com

سمجھ تو کس کی ہے بے امتیازی
کرے فخر زماں یوں ہرزہ تازی

مسیح وقت کی بے چارگی حیف
وحید عصر کی آوارگی حیف

قیامت ہے وہ پامال جفا ہو
کہ جس کا چرخ ہفتم خاک پا ہو

ستم ہے ، اس مکرم پر ستم ہو
جو صدر مجلس اہل کرم ہو

نہیں کچھ عیب آخر قدردانی
کرو تم دل دہی میں جاں فشانی

نہیں ایما کہ بس رخصت طلب ہوں
جو کہنا ہے سو کہہ چک جاں بہ لب ہوں

نظر ہے محو شوق کرم جوشی
نہ کر اے بے مروت چشم پوشی

یہ بے پروا ترے انداز کب تک
تغافل ناز ہے ہر ناز کب تک

اگر ہے شوق بے اندازہ بے داد
بگڑ مل کر کہ ہے یہ تازہ بے داد

مجھے بھی اک ذرا آ جائے طاقت
تو شاید تاب پھر کچھ لائے طاقت

نہیں اب قابل جور و جفا میں
سدا غش رہتے رہتے مرگیا میں

نہ جانو یہ تک و دو ہرزہ تازی
نہ سمجھو کھیل میری عشق بازی

Marfat.com

نہ پھولو اس قدر سنگیں دلی پر
نہیں فرہاد سے کچھ میں بھی کم تر
نہ جاؤ آہ بے تاثیر پر تم
کرو تغییر حالت پر نظر تم
بدل جاتا ہے اک دم میں زمانا
نہیں اس چرخ کج رو کا ٹھکانا
نہ سمجھو یہ غرور جاودانی
کہ میری جاں نثاری ، جاں فشانی
معاذ اللہ اگر معجز نما ہو
تو بعد مرگ بھی کیا جانے کیا ہو
نہ ہوتی خاک مضطر میں جو تاثیر
نہ بنتا کشتۂ سیماب اکسیر
سرایت عشق کی وہ بد بلا ہے
کہ جس سے خاک میں عاشق ملا ہے
ہوی جب ملتفت یہ سوے معشوق
تو کیا مشکل کہ بدلے خوے معشوق
کیے ہیں جذب دل نے کام کیا کیا
نہیں تم نے سنا یہ ماجرا کیا

آغاز داستان

کہ تھا اس شہر میں اک خانہ ویراں
جنوں تعلیم فرسائے اسیراں
جواں سال و کہن پیر محبت
سراپا آس کا تصویر محبت

Marfat.com

عیاں صورت سے دل کی شعلہ باری
ہیولیٰ میں زیادہ جزو ناری

جو دیکھے اس کی فطرت کی تب و تاب
کہے اپنے کو آپ ابلیس کذّاب

کہاں یہ مہر میں آتش فشانی
کہ اس کے سایے سے ہو سنگ پانی

دلیل اعتدال طبع آزار
بہ رنگ نرگس بیمار ، بیمار

ہزال و ناتوانی خواہش جاں
نشان تندرستی کاہش جاں

جنوں قوت فزائے جان بے تاب
بہر نور نگاہ چشم بے خواب

قلق کلفت زدائے جان مضطر
صفا پروردۂ طبع مکدر

نفس بے اختیار نالہ ہر دم
تظلم سے نفس نالم ہر دم

تمنائے ستم خندہ ایجاد
قیامت خانہزاد شور فریاد

رواں پرور خیال جاں نشانی
اجل کے آسرے پر زندگانی

نہ چھوڑے دل لگانے کی تمنا
قیامت لذت آزمانے کی تمنا

اسیر حسرت گیسوئے دلدار
گرفتار گرفتاری دل آزار

Marfat.com

خراب آرزوئے خواری عشق
ہلاک حسرت بیماری عشق

اسی ارمان میں رویا کرے وہ
نگاہ پاک کو دھویا کرے وہ

پھرے دیوانہ وار اک اک گلی میں
یہ کیا سودا، ہوس سودے کے جی میں

ہو اس سے آتش سوز نہاں تیز
پڑھے اشعار کیا کیا درد آمیز

کوئی گر حال پوچھے تو نہ بولے
نہ کچھ[۱] سر بستہ مطلب، پر نہ کھولے

رہے دل ہی میں دل کی، پرعیاں سب
نہ کوئی رازداں اور رازداں سب

اقارب کو گلہ بیگانگی کا
میں دیوانہ ہوں اس دیوانگی کا

احبا کو شکایت بلکہ سو ہیں
کہ ہم کو جانتا ہے بدگماں غیر

ہوئے اک روز آخر سب فراہم
پریشاں گفتگو کرنے کو باہم

یہ فکر باطل آشفتہ سری کی
بلا لائی ہوئی ہے کس پری کی

ہلاک جنبش ابرو ہے کس کا
اسیر حلقۂ گیسو ہے کس کا

---

۱ - ''نگہ'' نسخہ طبع ششم (صفحہ ۳۸۸) اور ''نہ کچھ'' طبع اول (صفحہ ۴۲۲) طبع دوم (حاشیہ ۲۶۸) میں ہے - (مرتب)

Marfat.com

یہ کی کس چشم سے گوں نے خرابی
کہ ہے خودرفتہ جوں رند شرابی

جلایا اس طرح کس شعلہ خو نے
یہ دن دکہلائے کس خورشیدرو نے

یہ فتنہ کس کی قامت نے اٹھایا
بلا میں کس کی زلفوں نے پھنسایا

یہ کس دست نگاریں کے ہیں نیرنگ
کہ رنگ خوں نیا کچھ لائے ہے رنگ

لگایا آخر اک کافر پہ بہتاں
کہ ہے وہ آفت عقل و دل و جاں

یقیں کا بدگمانی سے لیا کام
کیا اس بےگنہ کو مفت بدنام

سخن ہائے غلط کو سب نے جانا
ہوا یہ تذکرہ آخر فسانا

کسے رسوائی بےجرہ کی فکر
جہاں سنیے یہی چرچا یہی ذکر

ہوا شہرہ قریب و دور کیا کیا
علاج اتہام اقربا دیا

سنی جب آڑتے آڑتے یہ حدیث
ہوئی وہ سادہ‌رو حیراں نہایت

کہ میرا جلوہ دیکھا کیوں کر اس نے
کہاں سے سینک لی چشم تر اس نے

ہوا بے پردہ [illegible] حسن [illegible]
کہاں ایسی حیا [illegible] بے حجابی

Marfat.com

نظربازی کسے مدّنظر ہے
کہ پردے ہی میں ہے شوخی بنی گر ہے

پری سے ہوسکے دیوانگی کیا
نکالے پاؤں مجھ سی خانگی کیا

مگر شہرت نے کی یہ بے حجابی
کہ گھر بیٹھے ہوئی خانہ خرابی

زبس تھا اعتماد دل‌ربائی
نہ سمجھی تہمت آشفتہ‌رائی

یقیں جانا کہ سن کر میرے انداز
ہوا ہوگا شہید خنجر ناز

ہوئی جب دل نشیں یہ بے نشاں فکر
لگی رہنے اسی کی ہر زماں فکر

غضب لذت اٹھانے کا بندھا دھیان
کھڑے ہونے لگے ہر بات پر کان

کرے ساسع فریبی جب یہ افسوں
کہ واں ہے کاہش جاں، روز افزوں

بڑھی جاں‌کاہی سوز[۱] نہانی
جتائے زور عجز ناتوانی

شکست رنگ، نقش روے سادہ
نزاکت لحظہ لحظہ ہو زیادہ

رہی آخر نہ چالاکی نہ چستی
خیال باطل اور اتنی درستی

---

۱ - ''روز'' نسخہ طبع ششم (سفحہ ۳۸۹) میں غلط ہے - طبع اول اور دوم میں ''سوز'' صحیح - (مرتب)

Marfat.com

نہ سوئے شوق ہم خوابی کے مارے
انہیں افکار میں راتیں گذارے

رہے بیٹھی صبا کی رہگذر میں
کٹے دن انتظار نامہ بر میں

اسی حالت میں گذرے جب کئی سال
کہ تھی مثل زماں تغییر احوال

زبس مطلوب نازش تھا طلبگار
بنی سو خود فروشی پر خریدار

نہ آیا صبر بے دیدار مشتاق
نہ ٹھہری جان و طاقت ہوگئی طاق

کی آخر مشورت اک ہم نشیں سے
کہ اٹھتا ہے دھواں جان حزیں سے

جلایا شوق وصل تفتہ جاں نے
کیا خاک آتش سوز نہاں نے

انہیں فکروں میں سرگرداں ہوں دن رات
کہ اس وحشی سے ہو کیوں کر ملاقات

ذرا دیکھوں تو کیا ہے اس کی صورت
نہ کر دے خاک، تاثیر کدورت

نہ کیوں کر رحم آئے سن کر احوال
کہ ہے اک سرفراز اس طرح پامال

کوئی تدبیر لے تو ہی بتا دے
کسی صورت سے وہ صورت دکھا دے

کہا اس نے کہ اے سرمایۂ ناز
فدا تیرے ستم پر سب کے انداز

Marfat.com

بلا تیری مرے اندوہ و غم میں
کہ وہ کیا میں پری کو لاؤں دم میں
نکال اپنی ہوس ہائے نہانی
ترے قربان عیش جاودانی
ذرا دھر کان حرف دل نشیں پر
نہ کر بے داد جان نازنیں پر
کہاں تک دور بیٹی ہے کہاں تو
بلا لے شوق سے اس کو یہاں تو
وہ گو بدنام ہے پر چھپ کے آنا
کوئی گر جان لے تو میں نے جانا
عذاب ہجر تیری جان سے دور
نصیب دشمنان اندوہ مہجور
مرے کہنے پہ چل مت ہاتھ سے جا
نکالے پاؤں کیوں انداز بے جا
ہنر مندی سے ہو تو کیوں کھلے عیب
کہ وہ ستّار ہے جو عالم الغیب
قرار اس مصلحت نے جب کہ پایا
دل بے تاب کو آرام آیا
وہی ٹھہری جو ٹھہرائی تھی دل میں
زباں پر آئی جو آئی تھی دل میں
بلا کر اک عجوز حیلہ پرداز
کہا اے جادوے پرفن، فسوں ساز
وہ مجنوں جو نیا پیدا ہوا ہے
مجھی پر کہتے ہیں شیدا ہوا ہے

Marfat.com

ذرا تکلیف کر اُس نوجواں تک
کسی ڈھب سے اُسے لے آ یہاں تک

کہ منع محشر آرائی کروں میں
علاج درد رسوائی کروں میں

مرے کہنے کو شاید مان جائے
عبث ہے جاں فشانی جان جائے

غرض یہ دل نشیں فتنہ اُٹھایا
کہ اُس خود رفتہ کو مہماں بلایا

نیا ڈھب اور سوجھا امتحاں کا
کہ سر خط ہے ضمیر نکتہ‌داں کا

زبس تھی ناتوانی اُس کی معلوم
کہ بھایا ناز کو آزار مظلوم

کی آرائش وہ آئینہ خانہ
شبیہہ سادہ رویان زمانہ

دکھایا نقش حیرانی نظر کو
مرقع کردیا دیوار و در کو

وہ ایواں آفت عقل و دل و دیں
کرے سجدہ جسے بت خانۂ چیں

ہے اس اعجاز میں عیسیٰ بھی حیراں
کہ تصویروں سے اُس میں پڑ گئی جاں

عجب نقش و نگار و حسن تدبیر
انہیں میں اک طرف اپنی بھی تصویر

---

۱ - ''نگار و حسن'' نسخہ طبع [illegible] (صفحہ ۳۰۹) میں - ''[illegible] حسن'' طبع اول و دوم (صفحہ ۳۲۵ ، ۲۰۰) میں - (مرتب)

Marfat.com

وہ جس دم آ کے بیٹھا اُس مکاں میں
نہ تھی تاب سکوں ، تاب و تواں میں
غضب ہے اس بلا کا کیا ٹھکانا
پری خانے میں دیوانے کا آنا
کیا گھر دل میں شوق بے دلی نے
محل پایا غم آب و گلی نے
ہوا وحشت فزا دردِ نہانی
ٹھکانے لگ گئی بے خانمانی
زبس ہر صورت خورشید رخسار
نگاہ شوق کو نظارہ دشوار
سراپا حیرت افزائے نظر تھا
جہاں پہنچی نظر گویا کہ گھر تھا
صفا سے گر نہ ہوتی لغزش پا
تو رہتی پا بہ گل چشم تماشا
شبیہ اک آن میں رشک نقش تسخیر
کہ تھا جادو کا پتلا وہ نہ تصویر
عجب صورت کہ جس سے ناز ظاہر
سکوں سے شوخی انداز ظاہر
خموشی سے عیاں شیریں زبانی
گل افشاں معنی غنچہ دہانی
نشان رشک سودا نقطۂ خال
کہ وہ بے مثل ، تھی جس کی یہ تمثال
تظلم فرق معنی کے سبب تھا
لباس کاغذی بے وجہ کب تھا

Marfat.com

وہ صورت دیکھتے ہی اڑ گیا رنگ
دکھایا جوش وحشت نے نیا رنگ

ہوا شوق نظارہ محو دیدار
بنایا بے خودی نے نقش دیوار

کبھی خوں ریز و گاہے اشک افشاں
بنے کلک مصور موئے مژگاں

خط تقدیر تھا ، نے[1] نقش ہستی
کہ مٹتا مذہب صورت پرستی

ہوا غش مرشد آداب ابرو
سکھایا سجدۂ محراب ابرو

عیاں رخ سے ہوئی دل کی کدورت
تغیر رنگ نے کر دی یہ صورت

جمے نقشے عذاب جاں کسل کے
قیامت آ گئی جاتے ہی دل کے

نہ چھوڑا دم ذرا جوش فغاں نے
نکالیں حسرتیں درد نہاں نے

زمیں پر بے قراری نے لٹایا
تپش نے خاک میں اس کو ملایا

نہ ٹھہرا دل ذرا کتنا سنبھالا
ہوا بے تاب تر جتنا سنبھالا

ادب سے آنکھ کے وہ تصویر اتاری
کہ تھا گستاخ شوق ہم کناری

---

۱ - نسخۂ طبع اول (صفحہ ۲۳۶) اور طبع دوم (صفحہ ۲۷۱) میں "نے" ہے اور طبع ششم (صفحہ ۳۹۱) میں "بے" ہے - (مرتب)

Marfat.com

هوا بے ہوش چھاتی سے لگا کر
بنا تصویر ، جان تازہ پا کر
یہ حالت دیکھ کر سمجھی وہ عیار
کہ ہے یہ بوالہوس ، نے عاشق زار
ہوئی بےزار الطاف نہاں سے
حجاب آیا ، ادائے امتحاں سے
گراں تھی اُس سے گرچہ مہربانی
کہ پوچھے حال درد سخت جانی
ولے پاس طلب سے آخر کار
ہوئی مستفسر مطلب وہ ناچار
بیاں اُس نے کیا جو ماجرا تھا
ہوا ظاہر کہ وہ سب افترا تھا
کہا اے عاشق شوریدہ انجام
سیہ مست شراب تلخیٔ کام
مبارک درد ، بے درمان[1] و تدبیر
کہ وہ بے درد ہے جس کی یہ تصویر
خبر لے اپنی کیوں سودا ہوا ہے
کہ وہ لیلئ شمائل بد بلا ہے
وبال جان نازک دل ربائی
ترحم کو وہ سمجھے بے حیائی
دماغ لطف دلداری کہاں ہے
کہ یہ آرام جاں ، جان جہاں ہے

---

۱ - ''درمان و تدبیر'' طبع اول (صفحہ ۲۴۲) - طبع دوم اور ششم (صفحہ ۲۷۱ ، ۳۹۲) میں واؤ نہیں ہے - (مرتب)

Marfat.com

سبھی اُس بے وفا پر دیتے ھیں جاں
نہیں مرنے کا اُس پر کس کو ارماں

ھزاروں نیم بسمل جستجو میں
ھزاروں مرگئے اس آرزو میں

کہاں ایسے کسی کے بخت بیدار
کہ ھو ھم خواب وہ خورشید رخسار

غرض نام و نشان سارا بتایا
دل گم گشتہ کا یوں کھوج پایا

پتا اُس سے مکاں کا لگ گیا واں
کہ جی تاب و تواں کا لگ گیا واں

کیا معلوم جب اپنا ٹھکانا
ھوا وحشت زدہ واں سے روانا

چلا بے تاب سوے کوے دل بر
کہ کھینچا جذب دل نے سوے دل بر

کی ایسی پیروی تاب و تواں کی
کہ سیدھی راہ لی اُس کے مکاں کی

سر کو سجدہ پامال زمیں تھا
نشان پا کی جا نقش جبیں تھا

زبان تہنیت کو نالہ مایوس[۱]
لب خود کام سر گرم زمیں بوس

نگاہ حیرت چشم تماشا
سوے در دوڑتی تھی بے تحاشا

---

۱ ۔ مانوس ؟ (مرتب)

صفا و تاب کیا کیا جلوہ گر تھی
نظر صدقے در و دیوار پر تھی
لگے یک بار پاؤں لڑکھڑانے
بنایا تھا مگر واں گھر صفا نے
تمنا تھی فدا ہونے کی جی میں
لگا بے تاب پھرنے اس گلی میں
کہ ناگہ اک کنیز برق رفتار
ہوئی جوں شعلۂ آتش نمودار
نہ چالاکی ہی میں رشک قمر وہ
کہ تھی خورشید سے بھی گرم تر وہ
نشاط افزا بہار گل جبینی
شگفتن جاں نثار گل جبینی
عیاں طرز نظر سے مہربانی
نگہ نا آشنائے سرگرانی
دہن جوں غنچہ لب ریز تبسم
گل افشاں بے سخن طرز تکلم
ادا فہم نگاہ چشم مشتاق
زباں دان اشارت ہائے عشاق
مشخص اک نظر میں سارے آزار
طبیب درد عاشق، چشم بیمار
سخن سازی میں افسوں کی سی تاثیر
وہ لب معجز نما و سحر تقریر
ہوئی جوں ہی دوچار اس خستہ جاں سے
تو واقف ہوگئی درد نہاں سے

Marfat.com

کہا اے دردمند چشم بیمار
ترا درماں ہے عیسیٰ سے بھی دشوار
کہ وہ سرکش ہے جس کا تو ہے پامال
نہیں سنتی کسی دل خستہ کا حال
عداوت ذکر سے عشاق کے ہے
تنفّر نام سے مشتاق کے ہے
کرے کس طرح کوئی چارہ سازی
کہ سم ہے چارہ گر کی بے نیازی
پیام شوق کا یارا کسے ہے
توانِ جرأت بےجا کسے ہے
مگر اک میں کہ ہمدم ہم زباں ہوں
سدا سے معتمد ہوں راز داں ہوں
اگر چاہوں تو لے لوں نام عاشق
بیاں کردوں کوئی پیغام عاشق
سو وہ بھی وقت پا کر ایک ڈھب سے
نہ گستاخانہ ، انداز ادب سے
اگر افسانۂ غم تو سناوے
مجھے نام و نشاں اپنا بتاوے
تو میں اس ناز پرور کو سنادوں
جواب شوخی و انداز لادوں
کہ ہے میری طبیعت رحم مانوس
جوانی پر تری آتا ہے افسوس
کہا اس نے کہ اے غم خوار عاشق
دل معشوقہ و دلدار عاشق

میں وہ آوارۂ ہرزہ درا ہوں
کہ ناحق خلق میں رسوا ہوا ہوں
اگر اتنی کرے تو مہربانی
کہ پہنچادے یہ پیغام زبانی
تو میں تیرا غلام زر خریدہ
غلط ہے ، بندۂ جاں آفریدہ
کہ اے بے رحم و بے درد و ستم گار
دل آزار و دل آرام دل زار
تغافل حال سے میرے نہ کر تو
خیال امتحاں سے درگذر تو
نہیں دم مجھ میں ، کیا تاب تظلم
ترحم اے ستم پیشہ ، ترحم
تری صورت نے میرا دل لیا ہے
تری تصویر نے حیراں کیا ہے
دل آزار تمنائے ملاقات
ہوا ہوں جاں سے بے زار ہیہات
بھری ہے حسرت دیدار دل میں
نہاں ہے جلوۂ رخسار دل میں
نہ لائے لب پہ عذر ناز کی دوش
کہ ہے اعضا گسل ، شوق ہم آغوش
ہوا گستاخ ادب سے حرف مطلب
ہے لب پر التماس بوسۂ لب
سنا اس تند خو نے جب یہ پیغام
کہا ، کہہ دے کہ اے عیار خود کام

Marfat.com

عبث ہے مجھ سے اظہار محبت
کہ ہوں دانائے اسرار محبت

مجھے ہے خوب تیرا حال معلوم
سکرر سن چکی ہوں عشق کی دھوم

سب اس غفلت مزاجی پر خبر ہے
کہ تو عاشق ہے لیکن اور پر ہے

بگاڑے گا کہیں باتیں بنا کر
یہ دم دے تو کسی ناداں کو جا کر

فسون نالہ بے تاثیر ہے یاں
سراپا سعجزہ تقریر ہے یاں

خدا کے واسطے رسوا نہ کیجو
کہیں اس بات کا چرچا نہ کیجو

رہے اس کو مبارک جو ہے بدنام
تری ناکامیوں سے مجھ کو کیا کام

کبھی اے بے خرد! بھولے سے زنہار
نہ لینا نام میرا پھر خبردار

ملا جب یہ جواب سامعہ سوز
ہوا سرگرم آہ آتش افروز

کہ بخت تیرہ یہ کیا رنگ لایا
سرشک سرخ ُدرّ نایاب تھا

نظر آتی ہے یاس جاودانی
نہیں بے ہودہ لاف لن ترانی

ہوا تاثیر غم کو کیا خدایا
نہ آیا رحم اس بت کو نہ آیا

Marfat.com

پھرا ناچار مایوسانہ واں سے
یہ کرتا مشورت شوق نہاں سے
کہ کیا کیجے علاج بدگمانی
یقیں کس طرح آئے جاں فشانی
مگر ترک وطن یک چند کیجے
کسی صحرا میں دل خورسند کیجے
کہ بے نام و نشاں بدنامیاں ہوں
ذرا کچھ دور یہ ناکامیاں ہوں
تو پھر شاید محبت باور آئے
ترحم کچھ مری حالت پر آئے
خیال خام کی یہ پختہ کاری
کہ دل گرمی، غریبی، بے قراری
عناں کش جوش وحشت سوئے صحرا
تپش رشک رم آہوئے صحرا
کیا آخر سفر بے چارگی سے
ہوا ویرانہ گھر آوارگی سے
چلا منزل بہ منزل خاک اڑاتا
ہوا پر خاک کے تودے لگاتا
سراسیمہ، پریشاں حال، بے دل
نہ ہم راہ و نہ ساماں و نہ منزل
نہ زیر سایہ وقفہ دوپہر کو
نہ حدّ و انتہا عزم سفر کو
تگ و دو جوش وحشت سے شب و روز
سپہر کج روش کو گردش آموز

Marfat.com

روان بے تاب جوں ریگ رواں وہ
کہ اک صحرا میں گزرا ناگہاں وہ

نہ صحرا ، خانۂ زنبور تھا وہ
کہ نبش خار سے معمور تھا وہ

نہ صحرا رشک میدان قیامت
ملا دے خاک میں شان قیامت

غضب پُرہول و پُر آشوب و پُر درد
تصور سے رخ سیاح ہو زرد

کچھ آیا وہ جنوں افزائے جاں کاہ
پسند خاطر مشکل پسند آہ

زباں مطبوع تر ، ویرانہ تر تھا
بس ایسا رہ پڑا گویا کہ گھر تھا

گئی پُر ہول دشت تنگ و دق میں
بسر کی ایک مدت ، پر قلق میں

تمنا بے خود حرماں نصیبی
سیہ مست مئے شام غریبی

اگر آتش فشاں یاد وطن ہو
نسیم صبح سے گرم سخن ہو

کہ اے باد بہار دل نوازی
نہال خشک کی کچھ چارہ سازی

سنا دے رفع بدنامی کی باتیں
کروں کب تک میں ناکامی کی باتیں

شمیم یار پہنچا ناتواں [illegible]
کہاں تک بے دماغی [illegible]

Marfat.com

قسم کھانا[۱] کہ وہ مطلب غلط ہے
غلط ہے ، سب غلط ہے ، سب غلط ہے

اجازت ہو تو پھر آؤں وطن میں
پھروں آوارہ کیوں دشت محن میں

یہ کہتے کہتے جوش آہ و زاری
دم صبح دگر تک ، اشک باری

اسی غم میں ملول و شاد ہونا
اسی سودے میں ہنسنا اور رونا

اسی آزار سے بیمار رہنا
اسی اندوہ میں سن سار رہنا

اسی اندیشے سے آشفتہ احوال
اسی دل بستگی میں فارغ البال

خیال گفتگوے دل میں خاموش
سر واماندگی ، غارت گر ہوش

بڑھا غش کا زمانہ رفتہ رفتہ
قریب مرگ پہنچا رفتہ رفتہ

ہوا اس بے خودی سے جب خبر دار
کہ دیوانہ بہ کار خویش ہشیار

خیال آیا کہ یاں مرنے سے حاصل
عبث جی کے فدا کرنے سے حاصل

چلو اس کوچے میں چل کر مروں میں
علاج حسرت و حرماں کروں میں

---

۱ - کھانا ؟ - (مرتب)

Marfat.com

دم آخر ہو کچھ تاثیر شاید
کرے وہ چارہ و تدبیر شاید

ہوا جاں بر تو عیش جاوداں ہے
موا تو یہ اجل پیدا کہاں ہے

غرض آزار نے کی رہ نمائی
اسے سوئے وطن پھر موت لائی

جب آیا شہر میں وہ مچ گئی دھوم
اقارب کو ہوا یہ حال معلوم

قلق سے بہر استقبال دوڑے
وہ گو بد حال تھے، خوش حال دوڑے

سر رہ آ لیا آن دشمنوں نے
بجھائی آگ کب آتش زنوں نے

وہ کوئے یار تک جانے نہ پایا
کہ سد راہ تھا جو کوئی آیا

رہا اوہام ناتوانوں سے مانوس
کہ تھا محجوب اس کا پاس ناموس

نہ دیکھی پیش جاتی گھر میں آیا
ٹھکانے عرضہ گردی نے لگایا

تحمل ناتوانی سے گراں تھا
کوئی دم کا، گھڑی کا مہماں تھا

وطن میں وقفہ یہ بھی کوئی دم تھا
کہ احرام سفر سوئے عدم تھا

نہ ٹھہری اب ہوا کے دم تن میں [illegible]
کہاں آیا تھا اور پہنچا کہاں حیف

Marfat.com

زبس اُس کوچے میں جانے نہ پایا
خیال سیر جنت دل میں آیا
اقارب آشنا حیران و گریاں
تب و تاب الم سے سینہ بریاں
فغان و آہ مرگ ناگہانی
تمام عمر آغاز جوانی
نصیحت گر ہوئے اب نعرہ زن ہائے
پنھایا بخیہ سازوں نے کفن ہائے
دی اُس نے جان کیسی حسرتوں سے
کہ یہ بے درد روئے شدّتوں سے
اُٹھایا سر پہ گھر ہنگام فریاد
کیا جن دوستوں نے خانہ برباد
غضب ہے بے کسی کیا کیا اثر تھے
کہ جو قاتل تھے وہ ہی نوحہ گر تھے
اُنھوں نے حیف لاش اُس کی دبائی
جنھوں نے دوستی کی خاک اُڑائی
کریں کیوں دفن وہ ظالم خدایا
جنھوں نے خاک میں اُس کو ملایا
یہ حالت دیکھ کر عشق فسوں ساز
ہوا بار دگر ہنگامہ پرداز
کہاں تک چشم پوشی غیرت آئی
نگاہ بے کسی سے حیرت آئی
گزاف حسن سے تنگ آ گیا بس
کہاں تک درگذر گھبرا گیا بس

Marfat.com

نہ چھوڑا اس تغافل کیش کو بھی
کیا مظلوم ، ظلم اندیش کو بھی

نہ بیٹھا چین سے بن سر اٹھائے
نہ آئی نیند بے فتنہ جگائے

کیا اس سایۂ راحت کو بے تاب
دکھایا ہوش افزائے سحر خواب

نہ خواب آگاہی اسرار تقدیر
کہ تھی خواب عدم ہی جس کی تعبیر

نظر آیا کہ باغ دل نشیں ہے
اگر جنت تو فردوس بریں ہے

اک ایواں اس میں رشک قصر شداد
مذہّب اور مرصّع تا بہ بنیاد

میسر کم کسی کو جو وہاں فرش
کہ یوں استبرق و سندس کہاں فرش

جواں اک جلوہ فرما شہ نشیں میں
کہ یہ جلوہ نہیں روئے زمیں میں

کئی ہم بزم اس کے وہ پری وش
سلیماں دیکھ کر جس کو کرے غش

یہ طلعت کب کبھی دیکھی سنی تھی
وہی صورت جو حوروں کی سنی تھی

ادائے دل ربائی ناز سب کے
ترحم پیشگی انداز سب کے

نظر سے بے حجابی پر حیاں سب
اس افسردہ کی دل جوئی میں سرگرم

Marfat.com

ولے وہ بد دماغ و رو کشیدہ
گریباں تازۂ دامن دریدہ
سکوں محو جنوں سامانی اُس میں
نہ وہ زنداں پہ وہ زندانی اُس میں
پریشاں حالت و بے تاب و مضطر
نگاہ شوق سائل جانب در
یہ حالت دیکھ یہ محو تماشا
اُسی جانب کو دوڑی بے تحاشا
کہ ناگہ پاسباں نے آن گھیرا
کہا فردوس میں کیا کام تیرا
جو رکھے اپنے دل تفتہ کو محروم
بہ جز دوزخ ٹھکانا اُس کا معلوم
یہ سن کر وہ جوان مضطر آیا
کہ دیکھوں رحم اُس کو کیوں کر آیا
کہا روکا کسے جانانہ ہے یہ
میں اک بندہ ہوں صاحب خانہ ہے یہ
نصیب اس باغ کے اے مانع خیر
کہ ایسی رشک حور آئی پئے سیر
سمجھ اس گل زمیں کی سرفرازی
کہاں یہ بے دماغ اور ہرزہ تازی
ہوا گستاخ آخر ولولے سے
یہ کہہ کر لگ گیا اُس کے گلے سے
کہ بس اب تو نہیں کچھ بدگمانی
یقیں آئی وفا و جاں فشانی

Marfat.com

سحر چونکی جو دل بے تاب دیکھا
بس آنکھیں کھل گئیں وہ خواب دیکھا

چلے آتے تھے آنسو چشم تر میں
کہ وہ ہی ماجرا شب کا نظر میں

نہ بہلی طبع بہلائے سے ہرگز
نہ ٹھہری جی، ٹھہرائے سے ہرگز

ہوئی سرگرم استفسار احوال
کہ ہے ضبط نفس سے جان پامال

گئی گھر اُس کے جس پر افترا تھا
کہ تا معلوم ہو یہ قصہ کیا تھا

ملی آپس میں جب وہ سحر پرداز
ہوئی جادو بیانی سے فسوں ساز

کہا اُس سے[1] کہ وہ شیدا کہاں ہے
تمہارا چاہنے والا کہاں ہے

وہی شور محبت اب تلک ہے
کہ ذوق تلخ کامی بے نمک ہے

کہا اُس نے کہ لو اپنی خبر تم
بنو ناداں نہ اتنی، جان کر تم

مری جاں کل لہر آتے ہی موا وہ
ترے صدقے، ترے قرباں ہوا وہ

ترے غم میں گیا دنیا سے ناکام
ہوئی میں مفت اک عالم میں بدنام

---

۱ - نسخۂ اول نول کشور (صفحہ ۳۴۴) "[illegible]" اور [illegible] دوم (صفحہ ۲۵۶) اور نسیم (صفحہ ۳۹۱) میں "[illegible]" ہے - (مرتب)

Marfat.com

تجھے معلوم ہے سب ابتدا سے
جو کچھ اُس پر بنی تیری جفا سے

نہیں دیکھی تھی اُس نے تیری تصویر
نہیں آئی تھی رنگ رخ میں تغییر

نہیں محو تماشا بن گیا تھا
نہیں حیرت کا پتلا بن گیا تھا

کہا[1] دل میں جو سن کر اُس نے افسوس
کہ ایسا عاشق اور مر جائے مایوس

چلی تربت پہ اُس کی جذب دل سے
چلے کیا پیش درد جاں گسل سے

کسی حیلے سے اُس کو بھی لیا ساتھ
کہ ساتھ آئے تو جانے کیا کیا ساتھ

ہوئی جب شمع تربت وہ دل افروز
کہا یہ کھینچ کر اک آہ جاں سوز

کہ مجھ بن کس طرح آرام آیا
یہ کیا خواب عدم میں چین آیا

لپٹ کر گور سے رونے لگی بس
وہ خاک تفتہ گل ہونے لگی بس

تپاں ایسا دل مشتاق بے صبر
کہ شق اُس زلزلے سے ہوگئی قبر

گلے سے لگ کے اُس آرام جاں کے
نکالے حوصلے جان تپاں کے

---

۱ - کیا ؟- (مرتب)

Marfat.com

قیامت میں[1] باہم ربط برو دوش
کہاں سے جی اٹھا شوق ہم آغوش

نصیب اُس کے حیات جاودانی
کرے جو اس طرح سے جاں فشانی

یہ مرنا کہ ہے کو جینے سے کم ہے
نہ خواب ناز یہ خواب عدم ہے

نہیں یہ ماجرا ظالم فسانہ
نہ میں، آگاہ ہے سارا زمانہ

سنو تو ایسے سو قصے سناؤں
اگر باور نہ ہو مر کر دکھاؤں

یہ ہے بہتر کہ دل جوئی کرو تم
ہمارے جان دینے پر مرو تم

نہیں تو جذبۂ شوق ملاقات
خدا جانے کرے کیا کیا مکافات

غضب ہے التفات داد و بے داد
بھلا دوں کہ تغافل میں، رہے یاد

دکھا دوں کہ تماشا چشم تر کا
رہا یوں خشک کب دامن نظر کا

نہیں یہ بوالہوس کی عشق بازی
کہ اتنا ہار دے جی چارہ سازی

نہ ہو ارماں دل آزاری کا میری
علاج آئے نہ عیاری کا میری

---

۱ - "میں" نسخۂ طبع اول نول کشور (صفحہ ۲۳۸) میں نہیں ہے ، طبع دوم اور ششم میں ہے - اس سے معنی واضح نہیں ہوتے ، "تھا" سے معنی زیادہ مربوط ہو جائیں گے - (مرتب)

کہیں جانے نہ دے کیا تاب و طاقت
ادب سنگ رہ شوق رفاقت

سراپا محو حیرت آئنہ وار
ترا منہ دیکھتی رہ جائے ناچار

وہ کیا سچ تو یہی اے نازنیں ہے
کہ بس چلتا ہمارا بھی نہیں ہے

نکالوں زلف کا بل میری کیا تاب
کروں اس عقدے کو حل میری کیا تاب

وہ عاجز ہے میں عاجز تر ستم گر
ترحم کر ترحم کر ستم گر

کہاں تک شوق وصلت میں مروں میں
نہیں جی صبر کرتا ، کیا کروں میں

نہیں جاں ٹھہرتی ، ٹھہراؤں کیوں کر
نہیں دل مانتا سمجھاؤں کیوں کر

کہاں تک آرزوے ہم نشینی
رکھے واماندۂ خلوت گزینی

کہاں تک سوز شوق ہم کناری
کرے یوں کرم جا بر میں ہماری

کہاں تک اشتیاق بوسۂ لب
فسوں خوان فغان و جوش یا رب

کہاں تک پاس ہم خوابی جگاوے
پریشاں خواب بے داری دکھاوے

کہاں تک حسرت ذوق ملاقات
کہاں تک تلخ کامی بے مکافات

Marfat.com

کہاں تک رشک دشمن یار جانی
کہاں تک مہرباں، نا مہربانی
کہاں تک طول ایام جدائی
کہاں تک عرض غم کی نارسائی
کہاں تک سوز دل شمع شب تار
کہاں تک بخت خفتہ چشم بیدار
کہاں تک بےکسی فریاد رس ہو
کہاں تک سینے میں دل خوں ہوس ہو
کہاں تک کچھ نہ ہو تدبیر آرام
کہاں تک چھوڑ دوں تقدیر پر کام
کہاں تک مفت جی جائے کہاں تک
کہاں تک کچھ نہ بن آئے کہاں تک
حریف یاس اک مدت ہوا میں
خبر لے جلد ہی ظالم موا میں
نہیں بچتا کہ جی پر ہے ندامت
رہے عاشق کشی تیری سلامت
الٰہی اب کہاں طاقت فغاں کی
قسم اس کم سخن غنچہ دہاں کی
نہیں تاب و تواں آہ شب گیر
دعائے کردہ کی ہو جائے تاثیر
وگرنہ حکم مرگ ناگہاں ہو
کہ سن لے ناگہاں ناتواں ہو
بنی ہے عمر طبعی دہر الٰہی
کہاں یارائے جوش داد خواہی

Marfat.com

ادائے آرزو کا کس میں حال اب
کروں عرض تمنا کیا مجال اب
الٰہی سوسن اتنا ناتواں ہے
کہ ذکر اس سنگ دل کا بھی گراں ہے
سخن رفت از تواں خاموش گشتم
کشیدم نالہ و بے ہوش گشتم

ء

Marfat.com

اشعار "مثنوی" ناتمام

کہاں ہے تو اے ساقیٔ تیز ہوش
کہ مانند مے مجھ کو آیا ہے جوش

شراب سراسر ہدایت پلا
کہیں سے مئے توبہ تاثیر لا

وہ مے جس کے اہل ورع تشنہ کام
وہ مے جس کو زاہد نہ جانے حرام

وہ مے فکر عقبیٰ ہے جس کا خمار
وہ مے جس کے آلودہ پرہیزگار

وہ مے جس کا مینا دل اتقیا
وہ مے جس کے دردی کش اہل ریا

وہ مے جس سے روشن ہو آئینہ دل
وہ مے جس کے بدمست ہشیار دل

وہ مے جس کا ساقی لب مرسلیں
وہ مے جو مزا دے دم واپسیں

وہ مے جس کی نکہت نسیم بہشت
وہ مے جس کی تلخی نعیم بہشت

وہ مے جو غم نزع سے دے نجات
وہ مے جس میں تاثیر آب حیات

Marfat.com

وہ ہے جس کے مدھوش آداب داں
وہ ہے ہووے زن[1] جس کی تسبیح خواں

وہ ہے جس کے تر دامن اہل یقیں
وہ ہے داغ جس کے گل جیب[2] دیں

وہ ہے جس کی کلفت صفائے سحر
وہ ہے جس کی قلقل دعائے سحر

وہ ہے نشہ جس کا حضور دوام
وہ ہے[3] چشم اہل نظر جس کا جام

وہ ہے جس کی گردش قرار و ثبات
وہ ہے جو ہے ہم دورۂ اسم ذات

وہ ہے جس کی بو جان صاحب دلاں
وہ ہے جس کا رنگ آتش مقبلاں

وہ ہے جو پئے درد عیسیٰ دوا
وہ ہے جس سے محروم اہل ہوا

وہ ہے جس سے روح الامیں کامیاب
وہ ہے جس کو قدسی کہیں آفتاب

وہ ہے جس سے سرشار جام فلک
وہ ہے جس سے شیریں ہے کام ملک

---

۱ - تینوں نسخوں (طبع اول ، دوم اور ششم) میں یہی ہے البتہ نسخہ ششم کے صفحہ ۴۰۵ میں تحت ن ''جس کے زاہد ہوں'' اصلاح ہے (مرتب)

۲ - نسخہ طبع دوم (حاشیہ صفحہ ۲۷۸) میں ''جیب و دیں'' ہے طبع اول و ششم میں ''و'' نہیں ہے - (مرتب)

۳ - لفظ ''ہے'' نسخہ طبع اول (صفحہ ۲۳۴) میں رہ گیا ہے ، نسخہ دوم اور ششم میں ہے - (مرتب)

Marfat.com

وہ مے جس سے مومن زباں تر کریں
وہ مے جس سے پرہیز کافر کریں

وہ مے جس کی موجیں تجلیٔ طور
وہ مے جس کے کف مہر و مہ کا ظہور

وہ مے جس کی حد سے زیادہ صفت
وہ مے جس کو صوفی کہیں معرفت

وہ مے جس کا خم خانہ عرش عظیم
وہ مے جس کا خمّار رب کریم

شہ مسند کبریا و جلال
مہ بے زوال سپہر کمال

گل گلستان تنزّہ نسیم
نسیم ریاض تقدّس شمیم

بہار چمن زار بے رنگ و بو
تبسم دہ غنچۂ آرزو

ہیولی طرازندۂ جزو و کل[1]
نگارندۂ صورت خار و گل

کہن باغ نخل وجوب و قدم
نوی بخش نخل وجود و عدم

چمن آفریں ، باغبان دہور
مہیں نخل بند خفا و ظہور

ہوائے دل بے ہوا و ہوس
نفس پرور باد عیسی نفس

---

۱ - طبع اول (صفحہ ۱۳۴) میں "جزو و کل" اور طبع [illegible] میں "جزو کل" ہے - (مرتب)

Marfat.com

ادائے شکر خندہ آموز گل
قد افزائے گل بن ، رخ افروز گل

طراوت فزائے شمال و صبا
غنودت ربائے سموم وبا

فرازندۂ خیمۂ آسماں
نوازندۂ زہرۂ نغمہ خواں

ردا باف برجیس روشن قیاس
وضا طیلسان و بہ حکم لباس

فروزندۂ مہر عالم فروز
مذہب نمائے[1] مہ تیرہ روز

کمر بند بہرام شمشیرزن
صف آرا و جلاد لشکرشکن

مرصع‌نگار سریر فلک
قلم داں سپار دبیر فلک

فراتر نہ پایہ گاہ اجل
بنا افگن قصر جاہ زحل

تتق بند جلباب شب ہائے تار
خطا پوش ہر عاصیٔ تیرہ کار

کدورت بر چادر ماہتاب
گریباں در صبح زرّیں نقاب

نگہبان خم خانۂ بے ستوں
بہ دور آور ساغر واژگوں

---

۱ - ''نما ہے'' طبع اول اور دوم (صفحہ ۳۳۸ ، ۲۷۹) میں - طبع ششم (صفحہ ۳۰۶) میں ''نمائے'' ہے - (مرتب)

Marfat.com

لیا جس نے دوزخ میں گرتوں کو تھام
کیا جس نے صہبا کو ہم پر حرام

بشر کو دیا قدرتوں سے وہ جوش
سبوے امانت نہ تھا بار دوش

ہمیں کو ملی خدمت احتساب
خرابات دشمن کو رکھا خراب

کسی کو نہ ہم پر دیا اختیار
ہمیں محتسب اور ہمیں بادہ خوار

وہ جام محبت پلایا ہمیں
کہ ہوش اپنی جاں کا نہ آیا ہمیں

اسی سے کی ہیں شورشیں ہر طرف
وگرنہ کہاں خاک کو یہ شرف

کہ ہو جن اہل فلک خاک رشک
ہئے لعل سے سرخ تر رنگ اشک

جو ان عزتوں پر بھی ہوں ہم خراب
تو ہے تیغ دررہ ، جہاد احتساب

وہ بھیجے بشیر و نذیر انبیا
کہ فردوس و دوزخ کو دکھلا دیا

نہ سوجھا کسی بے بصر کو تو کیا
کہا کور اہل نظر کو تو کیا

جو انصاف سے اب ذرا کیجے غور
سزاے پرستش نہیں کوئی اور

یہ کیا کفر ہے اے طالب در غیر
کہ بندہ ہو اس کا پرستار غیر

Marfat.com

وہ راحم کہ "لاتقنطو" خود کہے
پئے معذرت تا وسیلہ رہے
پزیرندۂ توبۂ جرم کوش
سیاہی زدائے رخ بادہ نوش
وفور ترحم سے وہ بے نیاز
کرے عفو تا جرم عشق مجاز
وہ عالم کہ معلوم ہر بات اسے
نیاز سخن بے اشارات اسے
وہ قادر کہ گر چاہے اس کا کرم
مٹا دے مرے دل سے عشق صنم
نہ قدرت نمائی سے یہ بھی محال
کہ وہ بت کرے آرزوئے وصال
سوا اس کے یہ تو کسی سے نہ ہو
جو وہ کرسکے، سو کسی سے نہ ہو
وہ حاکم کہ سب جس کے فرماں پزیر
عناصر سے لے تا بہ چرخ اثیر
اجازت اگر ہو ابابیل کو
کرے طعمہ ہر صاحب فیل کو
اگر حکم اہلاک نمرود ہو
تو پشے سے جوں پشہ نابود ہو
اطاعت کی کیسی[1] ہے قاطع دلیل
کہ رہ قوم موسیٰ کو دے رود نیل

---

۱ - "کیسی" نسخہ اول (صفحہ ۳۰۰) اور نسخہ دوم (صفحہ ۲۸۰) میں - نسخہ طبع ششم صفحہ ۴۰۷) میں "کافی" ہے - (مرتب)

Marfat.com

ہو فرعون کو آتش جاں گداز
کہاں آب کو اس قدر امتیاز

اشارت سے آتش وہ افسردہ ہو
کہ تشبیہ سے لالہ پژمردہ ہو

یہ کیا تاب منکر جو مانگے دلیل
کہ مشہور ہے ماجرائے خلیل

جو سمجھیں تو کیا دور کفار سے
کہ ہوں آب دوزخ کے انکار سے

یہ محکوم ابلیس جانیں کہیں
کہ آتش سزائے پرستش نہیں

نکلتا اگر اُس کی طاعت سے گاہ
تو پروانہ جل کر نہ ہوتا تمام

بنے امر سے اُس کے صرصر، نسیم
اُڑا دے چمن کو بہ رنگ شمیم

گلستان عالم کی یہ خاک اُڑائے
کہ جوں گرد دل، آہ غم ناک اُڑائے

ارم کو بنا دے برِ اق و دق
کہ ہو رنگ گل جس کے دیکھنے سے فق

بجھا دے اگر مشعل ماہ نو
نہ چھیڑے چراغ ہوا خواہ لو

اگر محفل شہ سے لے جائے نور
رہے شمع سہرند سے دور دور

اگر واں سے فرمان آزاد ہو
تو کیا دم نہ پھر شعلہ باد دم ہو

Marfat.com

کبھے گر چلی جا تو پے ہم چلے
غرض اُس کے کہنے پہ ہر دم چلے

جو فرماں زمیں کو ہو بہر فلق[1]
اُلٹ دے ابھی آسماں کا طبق

کبھے گر نہ چل چرخ کو ، بیٹھ جائے
ھے فتنے پہ کیا ذکر جو سر اُٹھائے

وہ رازق کہ دے نعمت رنگ رنگ
سزاوار ہر ذوق اور بے درنگ

نہیں اُس کے خواں سے کوئی تلخ کام
وھی اشتہا بخشے وہ ھی طعام

وہ کفران نعمت پہ دے بے حساب
محبّوں کو غم ، سے کشوں کو کباب

وہ ناصر کہ گر اُس کی امداد ہو
فغاں سے مری ، چرخ برباد ہو

وہ حافظ کہ آتش سے خس کو بچائے
تپ عشق سے بوالہوس کو بچائے

ڈبووے نہ تابوت موسیٰ کو نیل
حق کاہ میں سیل ہو سلسبیل

وہ عادل کہ دے زلف کو پیچ و تاب
اگر جان عاشق کو ہو پیچ و تاب

نہ مسلم کا درگاہ میں اُس کی پاس
نہ کافر کو انصاف سے اُس کے یاس

---

۱ - نسخہ اول و دوم (صفحہ ۴۴۰ ، حاشیہ صفحہ ۲۴۰) میں "فلک" اور نسخہ طبع ششم (صفحہ ۴۰۷) میں "فلق" - (مرتب)

Marfat.com

نہ کی ، نے کرے گا کسی کی طرف
وہ جس کی طرف ، حق اُسی کی طرف

وہ صانع کہ جس نے بنایا ہمیں
نہ دیکھا تھا جو کچھ ، دکھایا ہمیں

نہ ہم جو کہ بالائے عیّوق ہیں
اُسی دست قدرت کی مخلوق ہیں

اُسی ذات سے ہے وجود جہاں
اگر وہ نہ ہووے تو پھر ہم کہاں

اُسی مہر کی تابش آب حیات
کہ ہے خضر ہر ذرۂ کائنات

وہ بے چون اور ڈھنگ اُسی کے ہیں سب
وہ بے رنگ اور رنگ اُسی کے ہیں سب

ملائک میں ہے وہ نہ انسان میں
ولے جلوہ اُس کا ہے ہر شان میں

نہ نور مجرد وہ خلاق مہر
نہ عرش بریں پر محیط سپہر

منزّہ کم و کیف سے اُس کی ذات
مبرّا تخیل سے اُس کے صفات

وہ عالم میں مانند ''الم'' جلوہ زن
کہ ثابت کرو تو ہے نفی سخن

کرے جلوہ تو بھی نہ آئے نظر
رہے دل میں پر دل وہی بے خبر

کہاں تاب آئینہ عرض صفت
کہ حیرت ہے معراج ہر معرفت

Marfat.com

کمال سخن ہے خموشی یہاں
دل افسردگی گرم جوشی یہاں
عجب راہ ہے کوئی طاقت گداز
رکھیں پاؤں یاں پھونک کر شعلہ تاز
نہ پیرو یہاں گرم پا بے دلیل
کہ جلتے ہیں بال و پر جبرئیل
بیاں کیا ہو گو سر بہ سر جوش ہے
خرد بے خبر ہوش بے ہوش ہے
کہے کون جز طعنہ یاں آفریں
زباں اور حمد زباں آفریں
کوئی ہرزہ تازی سے جاوے کہاں
نہیں گمرہی پیش جاتی یہاں
کہ گر مدح کو رہ نمائی نہ ہو
تو دل سے زباں تک رسائی نہ ہو
سراسیمہ پرواز کی جا نہیں
یہ اوج ، اوج عرش معلیٰ نہیں
خدایا کرے کس زباں سے بیاں
ترا شکر یہ بندۂ بے زباں
کہ طعن سخن کی ملالت نہیں
ادب دانیوں سے خجالت نہیں
نہیں زرد رنگ رخ آبرو
زباں لال تھی تن ہوا سرخ رو
مری خامشی قبلہ گاہ سخن
یہ درگہ حریم پناہ سخن

Marfat.com

مری بے شعوری شعور آفریں
کہ مقصود دونوں کا شوخی نہیں
مگر اور مشکل بنی جان پر
کہ ہے شکر واجب ہر انسان پر
اگر اس کی پرسش ہو روز حساب
تو حیراں ہوں اس میں کہ پھر کیا جواب
مگر تو ہی اپنی عنایت کرے
کہ لب خامشی کی شکایت کرے
ملے تیرا دیوان قسمت سے سات
خموشی کو تعزیر، مجھ کو نجات

———

Marfat.com

مثنوی نا تمام (دیگر)

پلا ساقیا جام کوثر مجھے
خراب شراب ھدیٰ کر مجھے
وہ ذوق آشنا لذت افزا شراب
کہ تسنیم ھو شرم سے جس کی آب
وہ مے جو کرے لوث عصیاں کو دور
کہے جس کو خالق شراب طہور
وہ مے جس کے حور و ملک تشنہ کام
وہ مے جو سوا احمدی کے حرام
وہ مے جس کا صہبا و خم حوض و نہر
وہ مے جو پئے تشنہ کامی ھے زھر
وہ مے جس کی تیزی دم ذوالفقار
علی سرخوش نشۂ بے خمار
وہ مے مشتری جس کے ھیں سر فروش
وہ مے جس کا صدیق سا خم بہ دوش
وہ مے جس کا خود رفتہ پیر ھدیٰ
صراحی و مینا کی گردن عصا
وہ مے جس کی قلقل ندائے صلات
سجود صراحی ادائے صلات

Marfat.com

وہ مے جس کی موج صفا تہہ نشیں
وہ مے جس کی مستی میں لغزش نہیں
وہ مے جس کا مے کش نہ گم راہ ہو
وہ مے جس سے کیا کیا دل آگاہ ہو
مجھے اس سے گر تشنہ کامی مری
منشّی ہو شیریں کلامی مری
خراب شراب سخن ہو قبول
بنوں مے فروش ثنائے رسول
محمد سزائے ستائش گری
مدیح آفریں جس کی پیغمبری
دل ساکنان سپہر برین
سر انبیا سید المرسلین
وہ امّی ولے نقش بند علوم
کلام اس کے سب دل پسند عموم
یہ کیسے فنون اس کو حاصل ہوئے
کہ سارے صحف نقش باطل ہوئے
اسی بات پر حجت اتمام ہے
کہ جو بات ہے وحی و الہام ہے
عجب بات ہے اس کی نام خدا
کہ بعضے سخن ہیں کلام خدا
کہاں ایسا علامہ روزگار
کہ حکم کواکب ہو تقویم بار
اسی ابر کی ہیں در افشانیاں
کہ یوں آب ہیں علم یونانیاں

Marfat.com

نہیں عقل اول کو بھی یہ کہاں
اسی کو ہے معلوم آخر کا حال

وہی شافع خلق روز جزا
اسی کی گزارش پہ عفو و سزا

نکو خواہ ساری امم کا وہی
وسیلہ نجات و کرم کا وہی

وہی ساقیٔ کوثر و سلسبیل
وہی آبرو بخش عبد ذلیل

اسی کے مقلد کو جنت میں راہ
اسی کی ضراعت پہ عفو گناہ[1]

اسی کی اطاعت کا سارا حساب
محب پر عنایت، عدو پر عذاب

نہ کیجے اگر حسب شرع رسول
خدا کی بھی طاعت نہ ہووے قبول

یہ کیا منزلت ہے زہے عز و شاں
کہ ہے خاک سال اوج ہفت آسماں

یہ کیا جسم خاکی کی معراج ہے
کہ نقش قدم عرش کا تاج ہے

کرے یاں کی پرواز کا گر کمیں
تو اڑ جائے دنیا سے روح الامیں

کوئی مرتبہ اس سے اعلیٰ نہ ہو
یہ رتبہ ہوا ہے کسی کا، نہ ہو

۱- نسخۂ اول اور دوم (صفحہ ۳۴۳، حاشیہ صفحہ ۲۸۲) "میں عفو و گناہ" اور طبع ششم ۱۹۳۰ء (صفحہ ۳۱۰) میں "عفو گناہ" ہے - (مرتب)

Marfat.com

ثبوت اوج یہ حق کے اظہار سے
نہیں کام چلتا کچھ انکار سے
جو کہتے ہیں خرق فلک ہے محال
یہی ہے دلیل ضعیف خیال
سمجھنے کی ہے بات اے نکتہ داں
ہوا خلق جس کے لیے آسماں
ہوا خرق اس کے لیے پھر اگر
تو کیا دور ہے گفتگو مختصر
کہاں نکتہ چیں میں دم جنگ ہے
کہ یاں بحث کا دائرہ تنگ ہے
بس اے تیرہ باطن نہ انکار کر
کہ برہان ساطع ہے شق القمر
سمجھ میں جو آوے وہ اعجاز کیا
خیالات وسواس پرداز کیا
گیا ہے کدھر فلسفی کا خیال
کہاں فکر ناقص کہاں یہ کمال
تری عقل کیا اے ظلوم و جہول
کہ حیراں ہیں یاں سب نفوس و عقول
فلک سے نہ ہوا حصر اس کی صفات
زیادہ ثوابت سے ہیں معجزات
صعود اس کا گو مرکز خاک ہے
یہ برتر بلندی میں افلاک ہے

۱- عقول ؟ (مرتب)

Marfat.com

جو وہ اوج ہو جلوہ گر پھر کہاں
ستاروں کی تاب آسمانوں کی شاں
یہ تابش میں انجم کا پایہ نہیں
کہ ان کے ہے ظل ، اس کے سایہ نہیں
کدورت کہاں جسم اطہر ہے وہ
کہ نور مجرّد کا مظہر ہے وہ
نہ ہونے میں سایے کے کیا بات ہے
یہ ادراک فخر کرامات ہے
نہیں یہ پذیرائے طبع سلیم
کہ حکمت سے خالی ہو فعل حکیم
تکا پوے اندیشۂ چرخ تاب
رہے پاے بند طریق مجاز
حقیقت ، کھلی کچھ نہ اس بات کی
عبث سعی میں صرف اوقات کی
مگر جب خدا ہی سے کی التجا
تو ہاتف نے پیر خرد سے کہا
کہ اے نکتہ سنج سراپا شعور
نہ ہونا تنہا سایے کا اس کے ضرور
رہے تا شریروں کو بیم اجل
نظام جہاں میں نہ آئے خلل
اگر وہ سبب خلق افلاک کا
تو سایہ بھی باعث ہے اہلاک کا
اگر ذات وجہ وجود اسم
تو سایے سے آباد ملک عدم

Marfat.com

کیا عقل کل سے فلک نے سوال
کہ اے[1] مصدر گونہ گونہ کمال

محمد کے سایہ نہیں کیا سبب
کہا اس نے مت پوچھ اس کا سبب

نہیں راز یہ قابل اظہار کے
کہ اسرار ہیں حفظ اسرار کے

ہوا جب کہ پھر ہدایت ضرور
کہ ہو جلوہ فرما زمیں پر وہ نور

گوارا نہ تنہا بس کہ ہونا جدا
رہا سایہ حاضر حضور خدا

یہ ہے رسم تجھ کو نہیں کیا خبر
کہ رکھ چھوڑتے ہیں زمان سفر

مصور سے کھنچوا کے تصویر یار
برائے سکون دل بے قرار

مرے دل کی پوچھو تو ہے بات اور
یہ فکر اور سب کے خیالات اور

غلط یہ کہاں ذہن کا کام ہے
جو انصاف کیجے تو الہام ہے

زبس سایہ تنہا ہم [illegible] شاہ
نہ حاصل ہوا قرب عصمت پناہ

عجب تشنہ کاموں کو طاری ہوا
انامل سے جب چشمہ جاری ہوا

۱۔ نسخہ طبع اول و دوم میں "اے" اور طبع سوم (صفحہ [illegible]) میں "ہے"۔ (مرتب)

Marfat.com

نہ سمجھے یہ مضمون جوش ھمم
کہ بحر کرم ہے وہ دست کرم
کہوں کس طرح اس کو یوسف جمال
کہاں ماہ کنعاں میں ایسا کمال
کہاں اس کے عشّاق صاحب مذاق
کہاں شورش لذت اشتیاق
نمک ذوق بخش جراحت کہاں
صباحت کہاں اور ملاحت کہاں
بہت فرق ہے بلکہ بالکل جدا
حبیب زلیخا ، حبیب خدا
حضور اس کی طلعت کے بے آب و تاب
چراغ سحر سے کہیں آفتاب
یہ ایماء ہے اعجاز شق القمر
کہ کٹتے ہیں مہرو اسے دیکھ کر
یہاں تک تو حسن اس کا مشہور ہے
ہوس میں ملاقات کی حور ہے
وہ مستاصل بیخ کفر و عناد
کہ جس کی چھری ، تیغ وقت جہاد
دم قتل کفار قہر خدا
ستم کار و خوں‌خوار بہر خدا
زبان کشش سخت چالاک و چست
شکست بتاں میں تگا پو درست
قضا کی نظر سوے ایما رہے
اجل پر غضب کارفرما رہے

Marfat.com

عجب احتساب اُس کا اعجاز جوش
خرابات افتادہ، جوں بادہ نوش

نگہبان صدگونہ اسرار دل
گہہ خواب جوں بخت بے‌دار دل

نہ مثبت فقط قول جن و بشر
گواہ نبوت شجر تا حجر

مطاع جہان و مطیع اِلٰہ
سرافراز عبد جہاں بادشاہ

بہار ازل خاتم المرسلین
گل اولین و بر آخرین

کروں کس طرح میں شمار صفات
کہ ممکن نہیں انحصار صفات

بہ مشکل گرہ کھولے بے دست کیا
میں [illegible] اور مری فطرت پست کیا

کہاں میں کہاں مدح خیرالانام
علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام

درود خدا وقف اصحاب و آل
ہوئے ختم جن پر جہاں کے کمال

خصوصاً مہیں پیروان رسول
کہ چاروں ہیں ارکان شرع [illegible]

خصوصاً آئمہ کہ ہیں پیشوا
ہدایت نگاہ و طریقت نما

خصوصاً شہیدان [illegible] [illegible]
گل اندام و گل فام و گل پیرہن

Marfat.com

پلا ساقیا آب آتش اثر
کہ جل جائے گرمی سے دامان تر
صراحی نمط اشک باری کروں
تہہ دل سے فریاد و زاری کروں
بنے قصر سے خانہ بیت الحرام
کروں دور مستانہ ، مانند جام
میں دل کھول کر بلبلاؤں ذرا
میں رو رو کے طوفاں دکھاؤں ذرا
نہ روکوں دل و جان غم دیدہ کو
جگاؤں اثر ھائے خوابیدہ کو
کرے خاک بیزی دعاے سحر
ملے خاک میں سب صفاے سحر
فلک رس ھو[1] غوغا مناجات کا
کروں التماس اپنی حاجات کا
الٰہی مجھے دل دے اور دل کو داغ
جلے صبح محشر تلک یہ چراغ
رہے شعلہ زن آتش دل فروز
کرے گرم جوشی تپ سینہ سوز
مری چشم دریا بہاتی رہے
مری آگ عالم جلاتی رہی
مری وحشتیں چین لینے نہ دیں
مری حسرتیں جان دینے نہ دیں

---

۱ - نسخۂ طبع اول و دوم (صفحہ ۴۴۷ ، حاشیہ صفحہ ۲۸۳) میں "ھو" اور نسخہ طبع ششم (صفحہ ۴۱۳) میں "ہے" - (مرتب)

Marfat.com

ٹھہرنے نہ دے ایک جا اضطرار
رکھے جاں کو بے طاقتی بے قرار
مرے دل کو تسکیں نہ آئے کہیں
مری بے قراری نہ جائے کہیں
قلق سے مرا زخم ناسور ہو
مئے لالہ گوں زور انگور ہو
مرا ولولہ خوں تراوی کرے
نہانی خلش سینہ کاوی کرے
جو دم لے فغاں کو سلامت کروں
رکے دم تو کیا کیا قیامت کروں
دکھائے مزے مجھ کو شور جنوں
پری طلعتوں کا نظارہ کروں
اڑائیں مری خاک رسوائیاں
رہیں سر بہ جوش تماشائیاں
بنوؤں میں باندھیں اس حال کو
ہو شیشہ بھی آدینہ اطفال کو
مرے پند کو مجھ سے ڈرتے رہیں
احبا [illegible] ڈرتے رہیں
سلاسل پہ زور آزماتا رہوں
سدا بیڑیاں میں تڑاتا رہوں
گرفتار ہر بند آفات میں
رہے طوق گردن میں ، [illegible] ہات میں
ڈریں سر پٹکنے سے [illegible]
بنا کر رہوں [illegible]

Marfat.com

نہ اُلجھے کبھی خار داماں کے ساتھ
جگر چاک ہووے گریباں کے ساتھ
کبھی ہرزہ گردی ٹھکانے لگے
کسی شوخ کو رحم آنے لگے
رہیں مر کے بھی وحشتیں برقرار
قیامت کو اٹھوں تو دیوانہ وار
یوں ہی سوے جیب و کفن ہاتھ جائے
مری ہرزہ گردی مرے ساتھ جائے
کرے دفن اتنا نہ ہووے کوئی
مری بیکسی کو نہ رووے کوئی
بئے گور پاؤں نہ پھیلاؤں میں
کسی دشت میں مر کے رہ جاؤں میں
جو نہلائے تو سیل دریا مجھے
کفن دے تو دامان صحرا مجھے
جنازہ اٹھائے تو روز نشور
کسی دوش کا بار ہوں کیا ضرور
نہ چھوڑیں مرا ساتھ شب ہائے تار
لیے جاؤں یہ تیرگی تا مزار
سدا جاں کنی میں گزرتی رہے
مری زندگی مجھ پہ مرتی رہے
مرے منھ پہ سرخی نہ جھلکے کبھو
نہ ہوں زرد رنگوں میں ، میں زرد رو
ہوا دار افغاں ہو باد سحر
ہنسے زخم گل پر شگاف جگر

Marfat.com

گزر جائے خوش زندگی غم کے ساتھ
رہے آہ و نالہ مرے دم کے ساتھ
مری آس حرماں بندھایا کرے
تمنا کی حسرت نہ آیا کرے

مصیبت میں جان بلاکش رہے
دل و جذب دل میں کشاکش رہے
کرے سختیاں سنگ کہسارِ غم
مجھے سر اٹھانے نہ دے بارِ غم

دوا سے اثر کو علاقہ نہ ہو
کبھی دردِ دل سے افاقہ نہ ہو
رکھے سخت بے طاقتی مضمحل
نہ چھوڑے ذرا مجھ میں جاں ضعفِ دل

دبائے مجھے ناتوانی مری
نہ کام آئے کچھ سخت جانی مری
کھجایا کروں ناخنِ غم سے دل
تھلکتا[1] رہے دستِ ماتم سے دل

نہ تابِ تپش ہو تو آرام آئے
دمِ آخریں فکرِ انجام آئے
لبِ زخم سے خوں ٹپکتا رہے
نمک شورِ الفت چھڑکتا رہے

بغرے ساغرِ چشم تلخابِ دل
پلائے مئے نابِ خونابِ دل ہوں

---

۱ - نسخہ طبع اول و دوم میں "[illegible]" و[illegible] نسخہ [illegible]
(صفحہ ۱۵م) میں "تھلکتا" اور ان کے حاشیہ "[illegible]" بھی ہے - (مرتب)

نشے میں محبت کے سرشار ہوں
خراب نگہ ہاے خمّار ہوں
فغاں ہے مرا شور رندانہ وش
یہی بےخودی بس کہ آجائے غش
لگی چپ پر اس پر بھی کیا کیا کہوں
رہے جب تلک دم بلکتا رہوں
قلق سے سدا تلملایا کروں
سنے کون پر بلبلایا کروں
رکھے گرم افغاں امید اثر
رہیں اجابت دعاے سحر
جہاں میں مرے عشق کی دھوم ہو
یہاں تک کہ دلبر کو معلوم ہو
مرا نام بدنام کیا کیا نہ ہو
جہاں سنیے میرا ہی افسانہ ہو
ہر اک کوچے میں غل مچاتا پھروں
میں خود خاک اپنی اڑاتا پھروں
جو چھیڑے کوئی تو قیامت کروں
ملامت گروں کو ملامت کروں
سدا اہل تدبیر سے جنگ ہو
ادھر کف میں بیڑی ادھر سنگ ہو
مری واپسی بے نوائی کرے
مری گم رہی رہ نمائی کرے
رہوں ہرزہ گرد بیابان شوق
سر خار پامال جولان شوق

Marfat.com

بہ جز بے پروی دم نہ لیں آبلے
کف پا سے آنکھیں ملیں آبلے

ہوائے تپیدن اڑائے مجھے
مری بے پری پر لگائے مجھے

مرا دم بھریں مضطرب زاریاں
مرے نام پر جان دیں خواریاں

میں دیوانہ و دل فراست شعار
میں ناکام و سرگرمی کاروبار

پھروں اپنے احوال میں شاد شاد
ہو یاس آرزو ، نامرادی مراد

نگہ ہائے حسرت سے دیکھوں جدھر
وہ رو دے مرے حال کو دیکھ کر

کروں کر میں بد طالعی کا گلہ
کسی کو نہ ہو سننے کا حوصلہ

قلق سے مرے سب یہ بے تاب ہوں
کہ بیگانے مانند احباب ہوں

ترحم سے ہر پیرہن ہو قبا
ملیں مجھ سے اغیار ، جوں اقربا

یہ وہ غیر جن کے نہیں دل میں جاہ
نہ وہ غیر جو اس سے رکھتے ہیں راہ

یہ وہ اقربا جو ہیں بیگانہ وار
نہ وہ اقربا جو ہیں اس پر نثار

ستم کر بھی سمجھائیں اس شوخ کو
ذرا راہ پر لائیں اس شوخ کو

Marfat.com

کرے میری تدبیر بے چارگی
زمانہ بدل جائے یک بارگی
مرا دور آ جائے تو سیر ہو
کہ پامال جان و دل غیر ہو
مرے بن ملے آس سے ٹھہرا نہ جائے
مرے پاس آئے تو گھبرا نہ جائے
نہ لے پھر مرے گھر سے جانے کا نام
چلے میرے کہنے پہ وہ خوش خرام
نہ ہو صبر پھر بے قراری کو دیکھ
کرے دل دہی جاں نثاری کو دیکھ
نہ بے ہم یہ جور و جفا ہوسکے
نہ یوں امتحان وفا ہوسکے
مری حالت زار دیکھی نہ جائے
مری چشم خوں بار دیکھی نہ جائے
جو نیل تمنا میں تاخیر ہو
مکافات حسرت کی تدبیر ہو
شب و روز ہوں گردشیں جام کی
تلافی کرے رفتہ ایام کی
پلائے مجھے اپنی جھوٹی شراب
کرے ایسے ناکام کو کامیاب
ہنسوں میں رلائے رقیبوں کو وہ
مری طرح روئے نصیبوں کو وہ
نہ پروا کہ ہے منہ دکھانا کبھی
ترستے رہیں دیکھنے کو سبھی

Marfat.com

شرارت کرے آتش افروزیاں
جلانے کو ہوں میرے دل سوزیاں

مری ہر طرح جاں نوازی کرے
بلا سے کوئی پھر جیے یا مرے

نہ ہو تنگ گر بھینچ ڈالا کروں
نہ ملنے کا بدلا نکالا کروں

سدا دل بری ، دل ستانی کرے
عنایت کرے مہربانی کرے

کبھی مجھ سے ہرگز کنارا نہ ہو
نہ ہو بوالہوس کا گزارا نہ ہو

لگے جی نہ میرے مکاں کے سوا
نہ ٹھہرے کہیں جان ، یاں کے سوا

مزا میرے ہی ساتھ کھانے میں آئے
اگر یوں نعیم جناں ہوا نہ بھائے[1]

لگے ذکر کیا ہے پلک سے پلک
نہ ہو میرے بازو پہ سر جب تلک

مرے پاس آ لیٹے جوں[2] شام آئے
مرے ساتھ سونے میں آرام آئے

شکر ریز رغبت مذاق طلب
ملائے ہی رکھیے ، مرے لب سے لب

---

۱ - مصرع ثانی طبع اول و دوم (صفحہ ۱۵۳ ، ۲۱۷) میں : "اگر یوں نعیم جناں ہو بہانے" ہے لیکن طبع سوم (صفحہ ۱۷۱) میں اس طرح ہے : "اگر یوں نعیم جناں ہو نہ بھائے" - (مرتب)

۲ - نسخۂ طبع اول و دوم میں "جوں" اور طبع سوم (صفحہ ۲۱۷) میں "جو" ہے - (مرتب)

Marfat.com

جو اٹھوں تو اٹھ جائے وہ پاس سے
نہ پھرنے دے گرد اپنے وسواس سے

محبت میں بھی جان دینے نہ دے
بلائیں اگر لوں تو لینے نہ دے

کرے معتمد ساتھ جاؤں جہاں
پس امتحاں بھی رہے بدگماں

میں[1] قابو میں تو بھی وہ بے اختیار
وفا پر وفا کا نہ ہو اعتبار

رکھے مجھ کو، جیسا میں اس کو عزیز
نہ معشوق و عاشق میں ہو کچھ تمیز

مہیا ہوں عشرت کے سامان سب
نکالے مرے دل کے ارمان سب

بس اب، چپ کہ مومن دعا ہو چکی
بہت زاری و التجا ہو چکی

ہر اک شعر میں جلوہ گر ہے قبول
تضرع سے بعد اثر کیا حصول

دل سامعیں محو تاثیر ہے
دعا ہے کہ افسون تسخیر ہے

مبارک وصال تمنائے وصل
تجلی مہ[2] رو و شب ہائے وصل

---

۱ - نسخۂ اول و دوم نول کشور میں "میں" اور نسخۂ طبع ششم (صفحہ ۴۱۷) میں "جو" ہے - (مرتب)

۲ - نسخۂ طبع اول (صفحہ ۴۵۱) میں "مہ و رو و" ہے، لیکن طبع دوم اور ششم (صفحہ ۲۸۷، ۴۱۷) میں "مہ رو و" درست ہے - (مرتب)

Marfat.com

مثنوی

بہ مضمون جہاد

پلا مجھ کو ساقی شراب طہور
کہ اعضا شکن ہے خمار فجور

کوئی جرعہ دے دیں فزا جام کا
کہ آ جائے بس نشہ اسلام کا

بہ رنگ سے ایماں کو آ جائے جوش
نہ اپنا رہے اور نہ دنیا کا ہوش

عناد نہفتہ کو ظاہر کروں
دم تیغ سے قتل کافر کروں

پئے تشنہ کامی سبو در سبو
پیوں شوق سے ملحدوں کا لہو

یہی اب تو کچھ آ گیا ہے خیال
کہ گردن کشوں کو کروں پائمال

بہت کوشش و جاں نثاری کروں
کہ شرع پیمبر کو جاری کروں

دکھا دوں بس انجام الحاد کا
نہ چھوڑوں کہیں نام الحاد کا

Marfat.com

نہ کیوں کر ہوں اس کام میں نا شکیب
ظہور امام زماں ہے قریب

وہ خضر طریق رسول خدا
کہ جو پیرو اُس کا ہے سو پیشوا

وہ نور مجسّم وہ ظلّ اللہ
کہ سایے سے جس کے خجل مہر و ماہ

زہے سید احمد قبول خدا
سر آستان رسول خدا

نکو گوہری کا نہ پوچھو شرف
علی و حسین و حسن کا خلف

رہے حشر تک زندہ وہ نیک ذات
ہے کفار کی موت اُس کی حیات

خدا نے مجاہد بنایا اُسے
سر قتل کفار آیا اُسے

دم اُس دست و بازو پہ دیوے اجل
لب تیغ کے بوسے لیوے اجل

جلو میں ہمیشہ دواں ہو ظفر
رکاب اُس کی پکڑے رواں ہو ظفر

کہوں کیا لوائے امامت کا اوج
کہ ہیں غوث و ابدال سب اہل فوج

خبردار ہو جاؤ اے اہل دل
کہ رحمت برستی ہے اب متصل

ہوا مجتمع لشکر اسلام کا
اگر ہوسکے وقت ہے کام کا

Marfat.com

ضرور ایسے مجمع میں ہونا شریک
کہ خوش تم سے ہو وحدہٗ لا شریک

جو داخل سپاہ خدا میں ہوا
فدا جی سے راہ خدا میں ہوا

حبیب حبیب خداوند ہے
خداوند اس سے رضامند ہے

امام زمانہ کی یاری کرو
خدا کے لیے جاں نثاری کرو

سمجھ لو جو کچھ بھی ہے تم کو تمیز
نہ جان آفریں سے کرو جاں عزیز

کسی کو نہیں ہے اجل کی خبر
کہ آ جائے بیٹھے ہوئے اپنے گھر

تو مقدور کس کا کہ آنے نہ دے
تن خستہ سے جاں کو جانے نہ دے

تو بہتر یہی ہے کہ جاں دے آئے
پس مرگ تربت میں آرام آئے

قیامت کو اٹھو تو تم بامراد
لب "الحمد" لو اور دل شاد شاد

عجب وقت ہے یہ جو ہمت کرو
حیات ابد ہے گر اس دم مرو

جو ہے عمر باقی تو غازی ہو تم
سزاوار گردن فرازی ہو تم

یہ ملک جہاں ہے تمہارے لیے
نعیم جناں ہے تمہارے لیے

Marfat.com

شراکت یہاں کی ہے طالع کا اوج
کہ ایسا امام اور ایسی ہے فوج

سعادت ہے جو جاں فشانی کرے
یہاں اور واں کامرانی کرے

الٰہی مجھے بھی شہادت نصیب
یہ افضل سے افضل عبادت نصیب

الٰہی اگرچہ ہوں میں تیرہ کار
پہ تیرے کرم کا ہوں امیدوار

تو اپنی عنایت سے توفیق دے
عروج شہید اور صدیق دے

کرم کر نکال اب یہاں سے مجھے
ملا دے امام زماں سے مجھے

یہ دعوت ہو مقبول درگاہ میں
مری جاں فدا ہو تری راہ میں

میں گنج شہیداں میں مسرور ہوں
اسی فوج کے ساتھ محشور ہوں

Marfat.com

نامۂ مومن جاں باز

بہ جانب محبوبۂ دل نواز

اے چارہ گر مریض بے تاب
اے نور فزائے چشم بے خواب

مرہم نہ زخم ہائے عاشق
درد عاشق ، دوائے عاشق

اے نبض شناس جان مضطر
ناسور زدائے دیدۂ تر

اے مایۂ لطف زندگانی
جاں بخش وفائے جاودانی

اے جان وفا شعار مومن
درمان دل فگار مومن

دھیان آپ کا ان دنوں کدھر ہے
کچھ حال کی میرے بھی خبر ہے

بیمار ہوں اور قریب مردن
ہر دم ہے عذاب جاں سپردن

ہے گرم ادائے دل فریبی
جاں سوز حرارت غریبی

Marfat.com

اک آگ سی لگ رہی ہے تن میں
شعلے سے بھڑکتے ہیں بدن میں
بستر کئی بار سب جلایا
اس آگ نے خاک میں ملایا
گر یوں ہی جلا کیا میں ناکام
تو فرش زمیں ہے اور آرام
کیا عضو گدازیاں کہوں میں
انگشت نمائے شمع ہوں میں
بے تاب طبیب دور سے ہیں
ہمسایوں کے گھر تنور سے ہیں
سرکش ہیں زبانہ ہائے بے ہم
کوچہ ہے تمام دخمۂ جم
کتنے ہی مجوس جل گئے ہیں
کتنوں ہی کے پاؤں تل گئے ہیں
کر آئے تو دور دور سے ہیں
پر پاس تو ناصبور سے ہیں
گرمی یہی گر ہے کوئی دن یاں
ہو جائیں گے برہمن مسلماں
پروانہ ہے گرچہ دل سے مجھ پر
پر جلتے ہیں یاں طبیب کے پر
پاس آنے کی تاب کاہے کو ہے
جل جانے کی تاب کاہے کو ہے
سب جوش عرق سے گھل گیا جسم
ہر عضو میں کیا رہا بہ جز اسم

Marfat.com

بحر ظلمات موج زن ہے
دریائے فرات موج زن ہے
ہے شرم سے نیل پانی پانی
موج عمّاں نے چین مانی
سب پاس کے گھر گسستہ پیوند
طوفاں زدہ کشتیوں کی مانند
جوش خفقاں سے دل کا یہ حال
ہر شعلۂ سینہ برق تمثال
برہم زدہ صدر تا بر و دوش
تا مغز عظام ''عہن منفوش''
اعصاب رہین سر بہ سر پیچ
جیسی تری زلف پیچ در پیچ
یوں اوردۂ بہ خوں طپیدہ
جیسے رگ گردن بریدہ
کیا کیجیے صداع کی شکایت
اس درد میں ہے اس قدر سرایت
از بس کہ خلل کر دیا ہے
صندل کو بھی درد سر دیا ہے
کیا چارہ کروں کہ غیرتیں ہیں
تشخیص مرض میں حیرتیں ہیں

اوردہ ۔ (بہ فتح ہمزہ و کسر را) رگ ہائے سر جمجمہ و رگ ہائے کہ خون را بہ قلب بر می گرداند ۔ جمع ''اورادہ'' ۔ (فرہنگ عمید ، صفحہ ۲۰۰) ۔ (مرتب)

Marfat.com

اپنی سی تو سوچتے ہیں سب کچھ
آتا نہیں دھیان میں سبب[۱] کچھ

خود ہوگئے اس الم میں بیمار
بے علم ہو کیا علاج و تیمار

علت مجھے یا ہے تم کو معلوم
جو کچھ کہ ہوا ، ہے تم کو معلوم

یعنی از بس محرّم آیا
ہنگام وفور ماتم آیا

تھا غم ترا دل کو ناگوارا
اس فکر نے مجھ کو جان مارا

ہر چند غم امام ہووے
پر تجھ کو نہ غم سے کام ہووے

ہر شب تجھے عشرت دل افروز
ہر روز ہو تیرے گھر میں نو روز

ہر شام طرب سعید تجھ کو
ہر صبح ہو صبح عید تجھ کو

ہوں میں بھی شریک محفل سور
تو مجھ سے رہے میں تجھ سے مسرور

---

[۱] طبع اول و دوم (صفحہ ۲۸۲ ، ۱۷۹) میں ''سبب'' ہے اور طبع ششم (صفحہ ۴۰۲) میں ''یہ اب'' ہے ۔ (مرتب)

Marfat.com

نامۂ باسوز و گداز

بہ سمت معشوقۂ طنّاز

اے گل گلستان رعنائی
نو بہار ریاض زیبائی

اے مہ آسمان حسن و جمال
بے نظیر جہان وہم و خیال

اے در شاهوار ناسفتہ
گوهر آب دار ناسفتہ

اے گل تا بہ سر نیامدہ‌ای
اے نہال بہ بر نیامدہ‌ای

غنچۂ با صبا بہ خوشیدہ
رنج گل چیں هنوز نا دیدہ

اے بت رو بہ دهر ننہادہ
در کف کافرے نیفتادہ

اے دل و دیں بہ‌یک نگہ بردہ
خون بے چارہ موسنے خوردہ

اے تغافل شعار بے پروا
حال معلوم کیا تجھے میرا

Marfat.com

تجھ کو واں لاف کبریائی ہے
یاں بلا دین و دل پہ آئی ہے

تجھ کو دعویٰ ہے بے نیازی کا
حوصلہ کس کو پاک بازی کا

ہے تجھے پاک دامنی کا خیال
مارے ڈالے ہے مجھ کو شوق وصال

کیوں یہ دعوائے لن ترانی ہے
آخر اک دن قیامت آنی ہے

مومن ناتواں پہ ناز نہ کر
ہے خدا بھی تو احتراز نہ کر

کس لیے تجھ کو مجھ سے کام نہیں
خون کرنا مگر حرام نہیں

شرط دیں ہے جو پاک دامانی
تو ستم بھی ہے نا مسلمانی

دیکھ اک بے گناہ مرتا ہے
جان تجھ پر نثار کرتا ہے

مجھ سے عاشق کی یوں دل آزاری
ہووے فی النار ایسی دیں داری

شعلے کی طرح ہاتھ ملتا ہوں
بیم دوزخ سے تیری جلتا ہوں

تجھ کو ڈر سوزش الیم سے کیا
حور کو آتش جحیم سے کیا

عذر بے ہودہ دل پسند نہیں
باب توبہ ہنوز بند نہیں

Marfat.com

ایسے نازک کو کون دے ھے سزا
نوجوانی کا تم اٹھاؤ مزا

ھے بہ فتوائے اھل ذوق حرام
تجھ سے شیریں دھن کو تلخی کام

ھیں یہ دن لطف زندگانی کے
پھر کہاں ولولے جوانی کے

بے مزا کر نہ عاقبت بینی
نہ رھے گی لبوں میں شیرینی

جب کچوں کو نہ سخت پاؤ گے
سخت جانی سے تنگ آؤ گے

پھر یہ موسم جو یاد آئے گا
شوق کچھ اور گل کھلائے گا

ان دنوں کی جو آئے گی حسرت
کیجیے گا گناہ بے لذت

فائدہ پھر ھوس سے کیا تم کرو
مجھ سا مشتاق مل چکا تم کو

میری باتیں نہیں تمہیں معلوم
ورنہ کاھے کو یوں رھوں محروم

میں وفا دار ھوں وفا کی قسم
تیری حسرت فزا جفا کی قسم

بے وفا بندۂ خدا گر ھوں
لیک تجھ سے پھروں تو کافر ھوں

تو جو ھے ھاشمی نسب اے جان
ھے محبت تری مرا ایمان

Marfat.com

Marfat.com

غلط نامہ

صفحہ	شعر	غلط	صحیح
۴۷ -		حاشیہ ۴	حاشیہ ۱
۵۰ -	۱۰ -	''روز باحوردن''	''روز باحور''
۶۲ -	۱۱	بڑے	پڑے
۶۵ -	۱۲	دوبارہ	دوپارہ
۶۸ -	(حاشیہ ۱)	طبع	طبع اول
۶۹ -	(حاشیہ ۱)	۱۹۴۱ع	۱۹۳۱ع
۸۸ -	(حاشیہ ۱)	دی ھے	''دعا ھے''
۹۰ -	۱	کردے	کردیے
۹۲ -	۶	کاہ	گاہ
۹۷ -	۶	شوق	شوخ
۹۸ -	۱	ازھد	زاھد
۱۰۷ -	۵	جو۱	جو۲
۱۲۵ -	۶	ناز	نار
۱۲۸ -	۶	یہ	بہ
۱۳۶ -	(حاشیہ ۲)	''نوا''	''نو''
۱۳۸ -	(حاشیہ ۲)	بیک	پیک

Marfat.com

۱۵۵ -	۴	هوس	هوش
۱۶۰ -	۱۰	خوں	خون
۱۶۳ -	۱۲	رکم	کم
۱۶۳ -	۱۲	ات	رات
۱۹۰ -	۸	سنجی	سنی
۱۹۲ -	۷	عیش و وصال	عیش وصال
۲۰۵ -	۳	جوں	جوں'
۲۱۱ -	۱۰	ناگورا	ناگوارا
۲۱۴ -	۴	گو	گر
۲۶۲ -	۱۲	جلے	چلے
۲۷۱ -	۱۲	کتّو	کُو
۲۹۷ -	(حاشیہ ۳)	روز تقاضا	زور تقاضا
۳۰۷ -	۱۲	لولولک	لولک
۳۲۷ -	۱	اجنتاب	اجتناب
۳۷۲ -	۱	نیّز	نیّر
۳۸۳ -	۵	گا	کا
۴۱۵ -	۵	تیرا	تیرے

Marfat.com